قرآنی سائنس

حصّہ دُوم

پروفیسر ڈاکٹر
علامہ نصیر الدّین نصیر ہونزائی
(ستارۂ امتیاز)

قرآنی سائنس

حصہ دُوم

یکے از تصنیفات

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

ISW
LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دانشگاہِ خانۂ حکمت پاکستان

INSTITUTE FOR SPIRITUAL WISDOM (I.S.W.) U.S.A.

www.monoreality.org

ISW
LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ISBN 190344040-8

Published by:
International Book House Gilgit

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱	آغازِ کتاب	۱
۲	اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی	۲
۳	قرآنی سائنس	۳
۵	جُثّۂ ابداعیہ = نورِ مُجسّم	۴
۷	ایک انتہائی عظیم سوال	۵
۹	قرآنی حکمتوں کے اشارات	۶
۱۱	خواتینِ قرآن	۷
۱۳	عالمِ شخصی میں امامِ مبینؑ کا نورانی ظہور	۸
۱۵	شاہنشاہِ جنّات = صاحبِ جُثّۂ ابداعیہ	۹
۱۸	سورۂ شوریٰ کی دو آخری آیتیں	۱۰
۱۹	عالمِ شخصی وسیلۂ معرفت	۱۱
۲۰	خزائنِ الٰہی کا قانون	۱۲
۲۲	لفظِ مُلوک = سلاطین کی تحقیق	۱۳
۲۴	رسولِ خدا کا ایک اساسی ارشادِ مبارک	۱۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۵	بہشت کی شاہنشاہی	۲۶
۱۶	جُثۂ ابداعیہ کے ظہورات ومعجزات اور امثال واسماء	۲۸
۱۷	عالمِ شخصی کا قانونِ قیامت	۳۰
۱۸	عالمِ شخصی کی معرفت سے متعلق ضروری سوالات	۳۲
۱۹	ایک نہایت بابرکت اعتکاف = چلہ	۳۴
۲۰	حضرتِ مولانا علیؑ کا ایک فرمانِ اقدس	۳۶
۲۱	قرآنِ حکیم میں مضمونِ بشارت	۳۷
۲۲	کُلیّۂ امکانیہ (Universal Law of Possibility)	۳۹
۲۳	زندگی نُماموت اور حقیقی زندگی	۴۱
۲۴	روحانی قیامت	۴۲
۲۵	ایامِ طفلی کی ایک شیرین یاد	۴۴
۲۶	سورۂ قدر	۴۶
۲۷	ایک انتہائی اہم سائنسی مضمون بشکریۂ اخبارِ جنگ کراچی ہفتہ ۱۴، اکتوبر ۲۰۰۰ء	۴۷
۲۸	امامِ آلِ محمدؐ (نظم)	۴۹
۲۹	امامِ آلِ محمدؐ	۵۱
۳۰	قرآنِ پاک کی وحدت وسالمیت	۵۳
۳۱	قرآنی بہشت	۵۴

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۲	روشن خیالی = روشن ضمیری	۵۵
۳۳	لفظِ غریب کی حکمت	۵۶
۳۴	اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم	۵۷
۳۵	چلۂ اسیری کے بے شمار فوائد	۵۹
۳۶	الٓمّٓ	۶۰
۳۷	عقلِ کُلّی اور نفسِ کُلّی کے چند اسمار	۶۲
۳۸	بہشتِ برین کی سلطنت	۶۳
۳۹	آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کی عظیم سلطنت	۶۵
۴۰	پاکیزہ قول اور نیک کام کی حکمت	۶۶
۴۱	عالمِ شخصی کی تخلیق اور پانی پر عرش کا ظہور	۶۷
۴۲	پانی پر عرش بھری ہوئی کشتی بھی ہے	۶۹
۴۳	معرفتِ آیات	۷۰
۴۴	ایک زندہ نُما مُردہ شخص	۷۲
۴۵	جانورانِ انسان نُما، قسط: ۱	۷۴
۴۶	نورِ مُجسّم اور کتابِ مُبین (۵: ۱۵)	۷۶
۴۷	اہلُ الذکر ائمۂ آلِ محمّد صلعم	۷۷
۴۸	آیاتِ نور کی وحدت و سالمیت	۷۸
۴۹	اللہ تعالیٰ کے خاص اور عظیم معجزات	۷۹

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۰	اللہ تعالیٰ کا پاک دیدار = ملاقات	۸۱
۵۱	عالمِ خیال	۸۳
۵۲	ایمانی روح کا فرشتہ ہو جانا	۸۵
۵۳	حقیقی مومن کا نورانی خواب	۸۶
۵۴	دوستانِ خدا	۸۷
۵۵	صاحبانِ امر	۸۹
۵۶	اسمِ اعظم اور امامؑ کا نور	۹۱
۵۷	ہر زمانے میں قیامت کا برپا ہو جانا اور دینِ حق کا تمام ادیان پر غالب آنا	۹۳
۵۸	آیۂ استخلاف کے بعض اسرار	۹۵
۵۹	ایک میں سب ہیں (بُروشسکی نظم)	۹۸
۶۰	ایک بُروشسکی نظم بعنوانِ "ایک میں سب ہیں" کا ترجمہ	۱۰۰
۶۱	ایک بڑا عجیب و غریب نورانی خواب	۱۰۵
۶۲	علیؑ آنحضرتؐ کا بھائی، وزیر، وصی، وارث اور ولی تھا	۱۰۷
۶۳	خانۂ خدا میں اسمِ اعظم کا معجزہ	۱۰۹
۶۴	قرآنِ حکیم کے خطاب کی گہری حکمتیں	۱۱۰

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۶۵	علاّمہ نصیر کی بُروشسکی شاعری میں حقائق و معارف	۱۱۱
۶۶	میوہ ہائے بہشت جیسے سوالات و جوابات	۱۱۲
۶۷	ترجمۂ سورۃ الشقاق (۸۴)	۱۱۳
۶۸	گنجِ مخفی کا نورانی راستہ	۱۱۵
۶۹	میوہ ہائے بہشت جیسے شیرین و پُرمغز سوالات و جوابات	۱۱۶
۷۰	اشیائے کائنات کی سہ گونہ عبادات	۱۱۸
۷۱	دورِ اعظم کی تحقیق	۱۱۹
۷۲	روحانی قیامت میں قرآنِ حکیم کی متحرک اور زندہ تاویل پوشیدہ ہے	۱۲۰
۷۳	کتابِ مکنون کے عظیم و اعلیٰ اسرار	۱۲۱
۷۴	رحمتِ عالمین کے اسرارِ عظیم	۱۲۳
۷۵	روحانی قیامت	۱۲۴
۷۶	نفسانی موت قبل از جسمانی موت	۱۲۶
۷۷	ائمۂ آلِ محمدؐ اور ان کے روحانی اور جسمانی لشکر کا ذکرِ جمیل	۱۲۸
۷۸	حدیثِ معراج = علیؑ آسمانِ چہارم میں	۱۲۹
۷۹	تسخیرِ کائنات اور اللہ کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتیں	۱۳۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۰	علیؑ کے پُر نور عالمِ شخصی میں قرآنی معجزات	۱۳۱
۸۱	دعائے ابراہیمؑ واسماعیلؑ	۱۳۳
۸۲	سب سے عظیم حیران کن راز	۱۳۵
۸۳	مائدۂ عیسیٰؑ، مجموعۂ معجزاتِ عالمِ شخصی	۱۳۷
۸۴	امثالُ القرآن	۱۳۹
۸۵	بہشت عطائے الٰہی ہے جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا	۱۴۱
۸۶	مختلف سوالات، قسط : ۱	۱۴۲
۸۷	〃 〃 ، قسط : ۲	۱۴۳
۸۸	〃 〃 ، قسط : ۳	۱۴۵
۸۹	〃 〃 ، قسط : ۴	۱۴۶
۹۰	〃 〃 ، قسط : ۵	۱۴۷
۹۱	〃 〃 ، قسط : ۶	۱۴۸
۹۲	جوہرِ سورۂ حدید	۱۵۰
۹۳	ایامُ اللہ = خدا کے سات دن (۵:۱۴)	۱۵۱
۹۴	بحرِ علم پر عرش	۱۵۲
۹۵	حُجّتِ قائمؑ اور حضرتِ قائم علینا سلامہ	۱۵۳
۹۶	لسانی اور قلبی مناجات	۱۵۴
۹۷	قرآنِ حکیم میں ہر چیز کا بیان ہے	۱۵۶

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۹۸	وِزڈم آف ہولی بریج بلڈنگ، قسط:۱ (Wisdom of Holy Bridge Building)	۱۵۸
۹۹	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۲	۱۶۰
۱۰۰	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۳	۱۶۲
۱۰۱	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۴	۱۶۴
۱۰۲	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۵	۱۶۶
۱۰۳	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۶	۱۶۸
۱۰۴	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۷	۱۶۹
۱۰۵	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۸	۱۷۰
۱۰۶	〃 〃 〃 〃 ،قسط:۹	۱۷۲
۱۰۷	دارُالسلام یہ سلامتی کا گھر	۱۷۳
۱۰۸	ما آمدہ نیستیم این سایۂ ماست	۱۷۵
۱۰۹	عوالمِ شخصی میں انبیا و اولیاء کا نورِ واحد	۱۷۶
۱۱۰	ایک فرشتۂ ارضی کا حیرت انگیز نورانی خواب	۱۷۸
۱۱۱	قرآن میں امام المتقین کے لئے ایک خاص دعا	۱۷۹
۱۱۲	اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کا اصل راز	۱۸۱
۱۱۳	حاملانِ عرش کی دعائے مغفرت	۱۸۳
۱۱۴	خدا نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان میں بھیجا	۱۸۵
۱۱۵	حضرتِ ایوب علیہ السلام کی خاص قرآنی دعا	۱۸۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۱۶	ایک بہت ہی عجیب و غریب پُرحکمت مثال	۱۸۹
۱۱۷	موت قبل از موت اور اس کے نتائج	۱۹۱
۱۱۸	نورِ عشق اور نورِ علم	۱۹۲
۱۱۹	جانورانِ انسان نُما قسط: ۲	۱۹۳
۱۲۰	موت قبل از موت اور روحانی قیامت	۱۹۵
۱۲۱	عالمِ شخصی کی بہشت میں کتابِ مکنون	۱۹۷
۱۲۲	دائرہ درودِ شریف، قسط: ۱	۱۹۹
۱۲۳	〃 〃 ، قسط: ۲	۲۰۰
۱۲۴	قصّۂ حضرتِ طالوت علیہ السّلام	۲۰۱
۱۲۵	اللہ تعالیٰ کا خزینۃ الخزائن	۲۰۴
۱۲۶	حضرتِ داؤد علیہ السّلام، قسط: ۱	۲۰۵
۱۲۷	〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۲	۲۰۶
۱۲۸	〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۳	۲۰۸
۱۲۹	〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۴	۲۱۰
۱۳۰	〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۵	۲۱۲
۱۳۱	عارفانہ موت اور قیامت، قسط: ۱	۲۱۴
۱۳۲	〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۲	۲۱۶
۱۳۳	〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۳	۲۱۸

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۴	خانۂ کعبہ = بیتُ المعمور = اساس (امامؑ)	۲۲۰
۱۳۵	حظیرۂ قدس کے عظیم حکمتی اشارے قسط: ۱	۲۲۲
۱۳۶	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۲	۲۲۴
۱۳۷	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۳	۲۲۵
۱۳۸	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۴	۲۲۷
۱۳۹	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۵	۲۲۸
۱۴۰	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۶	۲۳۰
۱۴۱	اللہ تعالیٰ نے امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے ، قسط: ۱	۲۳۲
۱۴۲	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۲	۲۳۴
۱۴۳	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۳	۲۳۶
۱۴۴	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۴	۲۳۷
۱۴۵	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۵	۲۳۸
۱۴۶	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۶	۲۳۹
۱۴۷	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۷	۲۴۰
۱۴۸	دنیا پر آخرت کو ترجیح نہ دینا سب سے بڑی جہالت ہے	۲۴۱
۱۴۹	تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت قسط: ۱	۲۴۲
۱۵۰	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط: ۲	۲۴۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۵۱	تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت قسط:۳	۲۴۵
۱۵۲	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۴	۲۴۶
۱۵۳	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۵	۲۴۸
۱۵۴	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۶	۲۴۹
۱۵۵	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۷	۲۵۱
۱۵۶	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۸	۲۵۲
۱۵۷	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۹	۲۵۳
۱۵۸	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۱۰	۲۵۵
۱۵۹	تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے قسط:۱	۲۵۷
۱۶۰	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۲	۲۵۸
۱۶۱	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۳	۲۶۰
۱۶۲	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۴	۲۶۲
۱۶۳	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۵	۲۶۴
۱۶۴	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۶	۲۶۶
۱۶۵	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۷	۲۶۸
۱۶۶	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۸	۲۷۰
۱۶۷	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۹	۲۷۲
۱۶۸	〃 〃 〃 〃 〃 ،قسط:۱۰	۲۷۴

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲۷۶	تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے قسط:۱۱	۱۶۹
۲۷۸	〃 〃 〃 〃 〃 ، قسط:۱۲	۱۷۰
۲۸۰	انڈیکس	۱۷۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آغازِ کتاب

میں اکثر سوچتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عظیم علمی معجزات، بے پایان انعامات اور لاانتہا احسانات ونوازشات کا کما کانَ حقہٗ شکر اور سجدۂ شکرانہ کس طرح ادا کروں؟

یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ! تو اپنی رحمتِ بے نہایت سے ہمارے ہر حلقۂ چہل درویش کو مناجاتِ شکرگزاری کے لئے اعلیٰ توفیق وہدایت عنایت فرما! یا ربّ العزّت تیری بے شمار نعمتوں کا طوفان عالمگیر اور دائمی ہے۔

قرآنِ حکیم کا ارشادِ مبارک ہے:

وَتَوَكَّلۡ عَلَى الۡحَيِّ الَّذِىۡ لَا يَمُوۡتُ (۲۵ : ۵۸)۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

کراچی

جمعرات ۳۰ ستمبر ۲۰۰۴ء

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا ج وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (۲ : ۲۵۵)۔

اس کے لامحدود معنی میرے فہم وادراک سے بالاتر ہیں !

انتسابِ جدیدی: یہ دَور جس طرح ظاہراً مادی سائنس کا ہے، اسی طرح باطناً روحانی اور قرآنی سائنس کا ہے، میرے تجربے میں خواب ہو یا بیداری، اشخاص کے قرآنی ناموں میں اشارتیں اور بشارتیں موجود ہیں، میرے بیحد عزیز فتح علی کے پیارے نام میں دونوں لفظ اتفاقاً قرآنی اور بڑے نیک شگون والے ہیں، چنانچہ فتح علی اور گُل شکر جسماً انسان اور روحاً فرشتے ہیں۔ ان کی بے شمار خدمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے خاندان کو نورِ علم وحکمت کی لازوال نعمت سے نوازا ہے، اس باسعادت خاندان کے ارضی فرشتے یہ ہیں : فتح علی، گُل شکر، ان کی دخترِ نیک اختر ڈاکٹر فاطمہ، ان کا فرزندِ اکبر نزار علی، اہلیہ شازیہ نزار، بیٹی دُرِّ ثمین نزار، بیٹا فقیر محمّد نزار نیکنام، رحیم ابنِ فتح علی اور ان کی بیگم گوہرِ فاطمہ۔

نصیر الدین نصیر (حُبِّ علی) ہونزائی (ایس آئی)

کراچی

جمعرات ۳۰ ستمبر ۲۰۰۴ء

قرآنی سائنس

کائناتِ اصغر = عالمِ شخصی میں اللہ جلّ شانہ‘ نے ایک بڑی عجیب و غریب اور ایک نہایت مقدّس و مبارک زمین بنائی ہے، جو اس دنیا کے تمام عوالمِ شخصی کے لئے باعثِ برکت ہے، یقیناً اس کے عجائب و غرائب بے شمار ہیں، اس کے بہت سے مشارق و مغارب ہیں، جن سے ہمیشہ علم و حکمت اور اسرارِ معرفت کے انوار طلوع و غروب ہوتے رہتے ہیں، اس کے ہر نور کے طلوع میں بھی اشارہ ہے اور غروب میں بھی، یہ چند تعریفی اشارات حظیرۂ قدس سے متعلق ہیں، آپ قرآنِ حکیم میں ان آیاتِ کریمہ کو معلوم کریں جو حظیرۂ قدس کی شان میں ہیں، ان آیاتِ مبارکہ کی چند مثالیں:۔

مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا (۷ : ۱۳۷)۔

الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ (۵ : ۲۱)۔

الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ (۲۱ : ۷۱)۔

اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (۲۰ : ۱۲)۔

ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ (۲۳ : ۵۰)۔

مَكَانًا عَلِيًّا (۱۹ : ۵۷)۔

الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ (۱۹ : ۵۲)۔

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ (۶۹ : ۲۲)۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for united humanity

عِلّیّیْنَ (۸۳ : ۱۸)۔
وَکُلَّ شَیءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ (۳۶ : ۱۲)۔
وَکُلَّ شَیءٍ اَحْصَیْنٰہُ کِتٰبًا (۷۸ : ۲۹)۔
وَاَحْصٰی کُلَّ شَیءٍ عَدَداً (۷۲ : ۲۸)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
روزجمعہ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۰ء

جُثّۂ ابداعیّہ = نُورِ مُجسّم

سوال: جثّۂ ابداعیّہ کو آپ نے شاہِ جنّات کہا ہے، کیوں؟

جواب: کیونکہ عظیم بھید حجاب چاہتے ہیں۔

سوال: دروازہ سے کیوں آیا؟

جواب: کیونکہ اس کی یہ شان نہیں کہ دیوار سے آئے۔

سوال: کیا اس کا اوّلین معجزہ یہ ہے کہ ہر قسم کا بند دروازہ برقی سُرعت سے خود بخود کھل کر خود ہی بند بھی ہو جاتا ہے؟ اس میں کیا راز ہے؟

جواب: اس میں کئی عظیم راز ہیں، اور ایک عظیم راز یہ بھی ہے کہ اس میں نورانی برق کا بڑا زبردست کرنٹ موجود ہے، یہ چاہے تو کسی بڑے فولادی دروازے کو پارہ پارہ کرے، یہ چاہے تو یو۔ الیف۔ او بن کے فضا میں پرواز کرے۔

سوال وجواب سے معرفت کا مقصد پورا نہیں ہوگا، اس لئے تم بدرجۂ انتہا عالی ہمت بنو، اور جسمانی موت سے قبل نفسانی موت کا کامل ومکمل تجربہ حاصل کرو، تاکہ تم خود آفاق والنفس میں معجزاتِ معرفت کا مشاہدہ کر سکو گے۔

حضرتِ آدمؑ سب سے اوّلین صاحبِ جُثّۂ ابداعیّہ تھا، پھر ہر زمانے میں آدمؑ کے جانشین کے پاس یہ سب سے بڑا معجزہ تھا، اور معرفتِ

کُلی وہ عجیب اور عظیم مرتبہ ہے جس میں تمام معجزات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

اگرچہ مومنِ سالک بارہا موت سے گزرتا جاتا ہے، لیکن سب سے اعلیٰ موت وہاں ہے جہاں اس کو نورِ مُجسّم کا دیدار ہوتا ہے، اس کے بعد اس کو ایک نورانی بیٹے کی خوشخبری ملتی ہے، اور یہ سب سے عظیم اور سب سے عجیب راز ہے کہ وہ بیٹا کون ہے؟ میں یہاں وہ نہیں بتا سکتا، اگر خدا نے چاہا تو ممکن ہے۔

کیا وہ نورانی بیٹا حظیرۂ قدس کی وحدت میں بیٹا بھی ہے اور خود باپ کے علاوہ اور بہت کچھ ہے یعنی مونوریالٹی؟ اور جنّت میں کونسی نعمت غیر ممکن ہے؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۱، ستمبر ۲۰۰۰ء

ایک انتہائی عظیم سوال

سورۂ آلِ عمران (۳ : ۱۲۵) میں ایک مبارک و مقدس اور پُراز حکمت لفظ کا ترجمہ ہے: صاحبِ نشان فرشتے، اس میں ہمارے بے حد عزیز شاگردوں کو حکمتِ قرآن سے جو عشق ہے اس کی خاطر سے سوال ہے کہ صاحبِ نشان فرشتے کیسے ہوتے ہیں؟ اور ان کا وہ نشان کیا ہوتا ہے؟ کیا یہ جنگِ بدر کا قصّہ ہے؟ آیا اس جنگ میں لشکرِ اسلام کے ہر فرد نے یا بعض نے ان صاحبِ نشان فرشتوں کو دیکھا تھا؟

جوابات: صاحبِ نشان فرشتے علامتی طور پر کچھ ہتھیار کے ساتھ نظر آتے ہیں، اس میں اللہ کی مدد اور فتح و کامیابی کی بشارت ہے، ظاہری جہاد میں مدد کے لئے آئے ہوئے نشان والے فرشتوں کو صرف خاص مومنین دیکھ سکتے ہیں، اور عالمِ شخصی کی جنگ میں عارف ہر قسم کے فرشتوں کو دیکھ سکتا ہے، نازل ہونے والے فرشتے آسمانی ہوتے ہیں، وہ علامتی اسلحہ کے بغیر ہوتے ہیں، جنگی نشان والے فرشتے حدودِ دین ہیں جو زمین پر ہوتے ہیں، ان کے پاس زمانے کے مطابق علامتی اسلحہ ہوتے ہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح مندی اور کامیابی کی بشارت اور اطمینان ہو۔

اگر ایک آدمی ایک عالمِ شخصی ہو سکتا ہے تو ایک فرشتہ بھی ایک

مَلکی قلعہ یا ایک عالمِ مَلکُوت بھی ہو سکتا ہے، جس میں بے شمار فرشتے ہوتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۱۲۔ ستمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنی حکمتوں کے اِشارات

درحقیقت دانالوگ (صاحبانِ عقل) وہی حضرات ہیں، جو حقیقی معنوں میں قرآنِ حکیم کی آیاتِ مبارکہ میں غور وفکر کرتے ہیں، اور قرآن عزیز کی عظیم حکمتوں کے اشارات کو بجاطور پر سمجھ لیتے ہیں، جیساکہ اس پسندیدہ شعر کا مطلب ہے:۔

بحرِ قرآن بحرِ گوہر زا ہے عُقلاء کے لئے
تاکہ ہر عاقل یہاں سے اپنے دامن کو بھرے

تشریح: قرآن کا سمندر موتیوں کو جنم دینے والا سمندر ہے، تاکہ ہر عاقل ودانا شخص یہاں کے علم وحکمت کے موتیوں سے اپنے دامن کو بھر لے۔

یقیناً قرآنی غور وفکر اور حکمتی اشارات میں انمول جواہرات ہیں، نورِ قرآن سے اگر عشق ہو تو ان شاء اللہ کنزِ قرآن مل سکتا ہے، جو کام منشائے الٰہی کے مطابق ہے وہ قوتِ الٰہی سے ہو کر رہے گا، آپ حقیقی ایمان، کثرتِ ذکر اور علم و معرفت سے خداوند قُدّوس کو اپنا وکیل قرار دیں۔

قرآن کی سب سے اعلیٰ خدمت اس کے علم وحکمت کی روشنی کو پھیلانا ہے، کیونکہ عصرِ حاضر کا انسان مادّی ترقی کے طوفان میں خدائے واحدِ قہّار کو فراموش کر بیٹھا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ انسان کے اعمال سے باخبر ہے۔

تا نہ بُردی رنجہا را کی بیابی گنج را
عاقلان از فکرِ قرآن گنج ہا را یافتند

ترجمہ: جب تک تو بہت سی مشقتیں نہ اٹھائے، تجھے خزانہ کس طرح مل سکتا ہے؟ حالانکہ دانا لوگوں نے قرآنی فکر سے خزانے حاصل کر لئے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
بدھ ۱۳ ستمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

خواتینِ قرآن

ہم نے خواتینِ قرآن کے بعض فضائل بیان کرنے کا ایک مختصر سلسلہ شروع کیا تھا، جو دورۂ مغرب کی وجہ سے جاری نہ رہ سکا، مگر آج سورۂ بقرہ (۲ : ۲۵) کی وجہ سے پھر وہ مضمون یاد آیا، وہ آیۂ شریفہ یہ ہے:۔

وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ۔

ترجمہ: ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ اس کے بڑے اہم اور بنیادی سوالات یہ ہیں:۔

۱۔ حورانِ بہشتی خواتینِ قرآن میں شامل ہیں یا نہیں؟

۲۔ ان کی پاکیزگی کی کیا تعریف ہو سکتی ہے؟

۳۔ کیا بہشت میں صرف بیوی ہر طرح سے پاک و پاکیزہ ہو سکتی ہے یا اس کا شوہر بھی؟

۴۔ آیا مومنین و مومنات کی ساری پاکیزگی صرف بہشت میں جا کر ہوتی ہے یا دنیا میں بھی؟

جوابات: میرے خیال میں حورانِ بہشتی بھی خواتینِ قرآن میں شامل ہو سکتی ہیں، ان کی پاکیزگی میں اوّل جسمِ لطیف ہے، دُوم رُوح پاک ہے، اور سوم پاکیزہ عقل ہے، کیونکہ ہر انسان جسم و جان اور عقل کا مجموعہ ہے، اس لئے پاکیزگی

تین قسم کی ہوتی ہے، جو جسمانی، روحانی اور عقلی ہے، اور اسی میں اخلاقی پاکیزگی بھی ہے۔

حُورانِ بہشتی کو بعض علماء نے جنّت کی پری عورتیں کہا ہے جو دُرست ترجمہ ہے، بہشت کا قانون یہ ہے کہ ہر قسم کی پاکیزگی اور حسن و جمال میں وہاں میاں بیوی بالکل برابر اور ہم پلّہ ہوتے ہیں، مومنین و مومنات دنیا ہی میں ہر طرح سے بہشت کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۱۴۔ ستمبر ۲۰۰۰ء

عالمِ شخصی میں امامِ مبینؑ کا نُورانی ظہور

اللہ تعالیٰ کی پاک حکمت بڑی عجیب و غریب اور چشمۂ آبِ حیات کی طرح ہے، اس ذاتِ پاک نے ہر عظیم شئ کو ایک مناسب اور اعلیٰ مقام عطا کیا ہے، چنانچہ اس کریم کارساز اور رحیم بندہ نواز نے اہلِ ایمان کو سمجھانے کے لئے امامِ مبینؑ کے ذکرِ جمیل کو قلبِ قرآن میں رکھا ہے، تاکہ ہر عاقل و دانا اس خداوندی حکمت میں خوب سے خوب تر غور و فکر کرے۔

آپ تمام عزیزان عالمِ شخصی کے بارے میں بہت سی باتیں جان چکے ہیں، مِن جُملہ ایک روشن حقیقت یہ بھی ہے، بلکہ یہی سب سے اہم ہے کہ امامِ مبینؑ کا نورانی ظہور عالمِ شخصی میں ہوتا ہے، جیسا کہ اسکے ظہور کا حق ہے جسکی برکت سے اہلِ معرفت کو خزائنِ اسرار حاصل ہوتے ہیں، اور کُلّیّۂ امامِ مبینؑ (۳۶: ۱۲) کی جو جو صفات اور جیسی جیسی تعریفات ہیں ان سب کا بخوبی علم ہو جاتا ہے۔

اس آیۂ شریفہ کے آغاز میں یہ ذکر ہے کہ خداوندِ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرتا ہے، سوال ہے کہ مضمونِ آیت کی مناسبت سے یہ مُردے کون سے ہیں؟ حق بات تو یہ ہے کہ یہ زندہ نُما مُردے ہیں، یعنی عام انسانی روح سے زندہ تو ہیں مگر حقیقی روح نہ ہونے کی وجہ سے مُردے ہیں، پس خدا ایسے لوگوں کو روحِ مقدس میں زندہ کر دیتا ہے، تاکہ وہ امامِ مبینؑ میں اپنے آپ کو اور اپنے رب کو پہچان

لیں، ورنہ دوسرے مُردوں کی قیامت ہو چکی ہے، لہٰذا ان کو خداشناسی کی مہلت نہیں ہے، حدیثِ شریف کا ترجمہ یہ ہے: جو شخص مرگیا تو اس کی قیامت برپا ہوگئی، اگر یہ موتِ نفسانی کے بعد زندہ کرنے کا ذکر ہے تو فھُوَ المُراد، کہ اب ہر ایسے شخص پر دروازۂ معرفت کھول دیا جائے گا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
یوم الجمعہ ۱۵ ستمبر ۲۰۰۰ء

شاہنشاہِ جنّات - صاحبِ جُثّۂ ابداعیہ

قید خانے میں اتفاق سے آخری چلّہ ہو گیا، جس میں بے شمار عجائب و غرائب کا مشاہدہ ہوا، جن کا بالترتیب بیان میرے لئے غیر ممکن ہے، ایک دفعہ رات کے پہلے حصّے میں دروازہ غیر معمولی طور پر دھماکے کے ساتھ کھل گیا اور اُسی آن وہ بند بھی ہو گیا، اور شاہنشاہِ جنّات میرے سامنے تشریف فرما ہو گیا، ایک ہاتھ میں رائفل سنگین کے ساتھ اور دوسرے میں ٹارچ، شاید یہ اس حقیقت کی طرف اشارہ تھا کہ وہ حاملِ نور بھی ہے اور صاحبِ جنگ بھی، میری حالت خوف و حیرت کی وجہ سے دگرگون ہوئی تھی اور میں عجیب قسم کی موت کا شکار ہو رہا تھا، مگر کتنی اعلیٰ موت تھی، الحمد للہ۔

گر عشق نبودی سخنِ عشق نہ بودی
چندین سخنِ خوب کہ گفتی کہ شنودی

ترجمہ: اگر عشق نہ ہوتا اور عشق کا بیان نہ ہوتا، تو اتنی عمدہ باتیں کون کہتا اور کون سنتا۔

زندانے اُیم یاد بجے مُو بیلٹے تِل آلجم
جنّت مُکا آر دِین بِنی زِندانُ لوئیدم

قرآنِ حکیم میں بارہا جُثّۂ ابداعیہ کا ذکر آیا ہے، اور وہ تذکرہ

مختلف مثالوں میں ہے، ان میں سے ایک مثال یَسْعیٰ نُوْرُھُمْ (۱۲:۵۷؛ ۸:۶۶) ۔ مومنین و مومنات کا نور دوڑ رہا ہوگا، یہ معجزہ ظاہر میں جُثّۂ ابداعیّہ ہے۔

فرعون کے محل میں موسیٰؑ کو قتل کرنے کے لئے جو میٹنگ ہو رہی تھی، اس سے موسیٰؑ کو کس نے آگاہ کیا تھا؟ جُثّۂ ابداعیّہ نے، جو شہر سے باہر بیابان میں رہتا تھا، مگر خُفیہ طور پر فرعون کے محل میں بھی آیا تھا (۲۰:۲۸)۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ جنّات نہیں ہیں، وہ قرآن اور روحانیت سے بالکل نابلد ہیں، ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ زمین کے دو حصّے ہیں، کہ اس کا ایک حصّہ آباد ہے جس میں بنی آدم رہتے ہیں اور دوسرا غیر آباد حصّہ ہے جس میں جنّات بستے ہیں، اگر آپ سوال کرتے ہیں کہ اِنس و جنّ میں کیا رشتہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انسان اب جسمِ کثیف رکھتا ہے مگر جنّ جسمِ لطیف ہے، جنّات بعض اچھے ہیں اور بعض بُرے ہیں، جو نیک جنّات ہیں وہ فرشتے بھی ہیں اور جو بُرے جنّات ہیں وہ شیاطین بھی ہیں اور جو انسان ہر طرح سے نیک ہو وہ لطیف ہو کر نیک جنّ اور فرشتہ ہو جائے گا۔

اگر آپ کو لفظِ جنّ سے ڈر ہے یا نفرت ہے، تو اسکی وجہ لاعلمی کے سوا کچھ بھی نہیں، خدا کے واسطے جنّ کو پری قوم سمجھو، اور یہ بات خوب یاد رکھو کہ نہ صرف پری قوم کی عورتیں ہی لطیف اور انتہائی خوبصورت ہوا کرتی ہیں، بلکہ اس قوم کے مرد بھی لطیف اور بدرجۂ انتہا حسین و جمیل ہوتے ہیں، پس اکثر لوگ جس طرح جنّ کا تصوّر کرتے ہیں وہ بالکل غلط اور گمراہ کُن ہے، اس کی وجہ وہ بے حقیقت کہانیاں ہیں جو زمانۂ قدیم سے عوام الناس میں چلی آئی ہیں۔

قرآنِ حکیم کی اعلیٰ سطحی حکمت یہ بتاتی ہے کہ خدا ضد سے ضد کو پیدا کرتا ہے،

پس انسان جو کثیف ہے اس سے لطیف کو پیدا کرتا ہے، یعنی فرشتہ، حور، پری مرد یا عورت، نیک جنّ وغیرہ۔ حضرتِ آدمؑ سے قبل اس زمین پر جنّات رہتے تھے (بحوالۂ کتاب دعائم الاسلام، حصۂ اوّل، عربی، ص ۲۹۱)۔

آپ کو اس بھید کے جاننے سے از حد خوشی ہو سکتی ہے کہ حدودِ جسمانی نہ صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں، بلکہ جنّات سے بھی ہوتے ہیں، اس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو کہ حضرتِ رحمتِ عالمؐ کے حدود جنّات میں سے بھی تھے، سورۂ احقاف (۴۶: ۲۹-۳۱) نیز سورۂ جنّ (۷۲: ۱-۱۵) میں غور کریں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

یوم الاحد ۱۷، ستمبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سورۂ شوریٰ کی دو آخری آیتیں

سورۂ شوریٰ کی دو آخری آیتوں (۴۲: ۵۱-۵۲) کو قانونِ حکمت کے مطابق بار بار غور سے پڑھیں، ان میں سے پہلی آیت کے رازوں کو جاننے کیلئے یہ سوالات بنائیں:۔

کسی بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ خدا اس سے بات کرے مگر وحی (اشارہ) کے ذریعے سے، اس میں دیدار یا ملاقات ہے یا نہیں؟ جبکہ یہ وحی صرف اشارہ کے معنی میں ہے، اور فرشتہ والی وحی (اصطلاحی وحی) کا ذکر بعد میں آیا ہے، اگر خدا کسی بشر کو صرف دیدار عطا فرماتا ہے اور اس سے کلام نہیں کرتا تو کیا اس پاک دیدار میں صدہا اشارے نہیں ہیں؟ بشارتیں نہیں ہیں؟ تمام فیصلے نہیں ہیں؟ سینکڑوں سوالات کے لئے جوابات نہیں ہیں؟ کیا اللہ کا براہِ راست اشارہ کلام نہیں ہے؟ الغرض دیدار کے خزانے میں کس چیز کی کمی ہے۔

وحی کے لفظی معنی کے لئے دیکھو سورۂ مریم (۱۹: ۱۱)

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۸، ستمبر ۲۰۰۰ء

عالمِ شخصی وسیلۂ معرفت

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ کے اس بابرکت ارشاد میں نَفْسَہٗ سے عالمِ شخصی مراد ہے، کیونکہ ہر عارف اپنے ربّ کو اپنے عالمِ شخصی کے وسیلے سے پہچان سکتا ہے، کیونکہ تمام مراتبِ معرفت عالمِ شخصی میں آتے ہیں اور جملہ صفاتِ الٰہیہ کے افعال کا ظہور بھی اسی میں ہو جاتا ہے۔

آپ لفظِ معرفت کو دیگر الفاظ کی طرح ایک عام لفظ نہ سمجھیں، کیونکہ معرفت کے معنی تمام معنوں پر محیط ہیں، اسی وجہ سے کہا گیا تھا کہ عالمِ شخصی میں عالمِ اکبر سمایا ہوا ہے اور کوئی چیز اس سے باہر نہیں ہے۔

عالمِ شخصی کا تعلق چار عالم سے ہے: عالمِ بیداری، عالمِ خیال، عالمِ خواب اور عالمِ روحانیت، نیز اس کے لئے چار عظیم عالم اور ہیں، وہ ہیں، عالمِ ناسوت، عالمِ ملکوت، عالمِ جبروت اور عالمِ لاہوت اور عالمِ شخصی کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ممکن بنا دیا ہے کہ وہ کائناتی بہشت بن جائے، اگر خدا کے فضل و کرم سے عالمِ شخصی کائناتی زندہ بہشت ہو جاتا ہے، تو یہ سب سے بڑی کامیابی ہے۔

عالمِ شخصی کے عجائب و غرائب کو احاطۂ تحریر میں لانا غیر ممکن ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

منگل ۱۹، ستمبر ۲۰۰۰ء

خزائنِ الٰہی کا قانون

سورۂ حجر (۱۵) کی آیت ۲۱ کو میں قانونِ خزائنِ الٰہی کے نام سے یاد کرتا ہوں، اور میرا ایمان و یقین ہے کہ یہ آیۂ مبارکہ قرآنِ حکیم کی عظیم نمائندہ آیاتِ کریمہ میں سے ہے۔

قرآنِ عزیز علم و حکمت کی سب سے عظیم کائنات ہے، جی ہاں اللہ جلّ شانہٗ ہر کائنات کا القابض بھی ہے اور الباسط بھی، پس خداوندِ عالم جو قادرِ مطلق ہے، اس نے اگرچہ قرآن سب کے لئے پھیلا کر رکھا ہے، تاہم اس نے بمقتضائے حکمت بعض آیاتِ مبارکہ میں قرآن کو لپیٹ کر بھی رکھا ہے، تاکہ ہر عارف کو القابض اور الباسط کے معجزات کی حقیقی معرفت قرآن ہی سے حاصل ہو۔

خزائنِ الٰہی میں سب سے پہلے کلمۂ باری ہے، یعنی حق تعالیٰ کا وہ فرمان جس میں وہ سبحانہٗ و تعالیٰ کسی چیز سے فرماتا ہے، کُن: ہو جا، یا صرف اس چیز کے ہو جانے کے لئے ارادہ ہی فرماتا ہے، تو وہ چیز ہو جاتی ہے، آپ اندازہ کریں کہ کیا اللہ کا یہ خزانہ کبھی ختم ہو سکتا ہے؟ یا کبھی کم ہو سکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں، آیا قلمِ اعلیٰ کا خزانہ کبھی کم ہوتا ہے؟ نہیں، اللہ تعالیٰ کا کوئی خزانہ کبھی کم ہونے والا نہیں، پس خزائنِ الٰہی کی کوئی چیز لوگوں کی انفرادی اور اجتماعی قابلیت کے مطابق نازل ہوتی ہے، جب جب لوگ قرآن

کی بتائی ہوئی ہدایات اور شرطوں کے مطابق عمل کرتے ہیں تو فوراً ہی اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہونے لگتی ہیں، پس دنیا میں ظاہراً و باطناً ہر نعمت خزائنِ الٰہی سے نازل ہوتی ہے، اور خوب یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کو اور کُل چیزوں کو امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے، الحمدُ للّٰہ ربّ العٰلمین۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۲۱۔ ستمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

لفظِ مُلوک = سلاطین کی تحقیق

سورۂ مائدہ (۵ : ۲۰) میں بنی اسرائیل کو مُلوک = شاہان کہا گیا ہے یعنی خدا نے ان کو سلاطین بنایا تھا، دراصل یہ ایک رازِ باطن ہے، جس کو جاننے کی ضرورت ہے، کیونکہ یہ بات ظاہر میں ایسی نہیں ہے۔

بحکمِ قرآن آلِ ابراہیمؑ کا ہر امام اور آلِ محمدؐ کا ہر امام خدا کی طرف سے اپنے زمانے کا روحانی بادشاہ = مَلِك ہوا ہے، اور مومنین و مومنات میں سے جو جو اپنے امامؑ میں فنا ہو جاتے ہیں، وہ سب کے سب اپنے اپنے عالمِ شخصی اور بہشت کے بادشاہ ہوتے ہیں، کیونکہ امامِ زمانؑ کے معجزات میں سے ایک بڑا عجیب معجزہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے نور اور نورانیت میں ایک معجزاتی سانچا ہے، پس جو بھی اس میں فنا ہو جائے وہ بہشت کا بادشاہ ہو جاتا ہے، اور یہ لفظِ مُلوک کی تحقیق ہے، اور یہ ایک ایسی روشن حقیقت ہے کہ اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں۔

سورۂ ذاریات (۵۱ : ۲۰-۲۱) میں غور و فکر سے دیکھو: اہلِ یقین کے لئے نہ صرف زمین میں قدرتِ خدا کی بہت سی نشانیاں ہیں بلکہ ان کی جانوں میں بھی ہیں، اور زمین کی نشانیوں میں سے ایک نشان قانونِ فنا ہے کہ ایک چیز دوسری چیز میں فنا ہو کر ترقی کرتی ہے، مٹی کو دیکھو جو جماد ہے وہ نبات میں فنا ہو کر روحِ

نباتی کو حاصل کرلیتی ہے، اور نبات حیوان میں فنا ہو کر روحِ حیوانی میں زندہ ہونے لگتی ہے، اسی طرح حیوان کی ترقی بھی قانونِ فنا ہی میں ہے، اور یہ بات یہاں پر ختم نہیں ہوتی ہے، بلکہ ہر عام انسان کو بھی انسانِ کامل میں فنا ہو جانا ہے، جس طرح فنا ہو جانے کا حق ہے، یہی قانونِ فنا ہے جس کی وجہ سے اہلِ ایمان فنا فی الامامؑ ہو کر مُلوک وسلاطین ہو جاتے ہیں۔ الحمدُ لِلّٰہِ علیٰ مَنّہٖ واحسانِہٖ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۲۱، ستمبر ۲۰۰۰ء

رسولِ خداؐ کا ایک اساسی ارشادِ مبارک

آنحضرتؐ نے بنی عبد المطلب سے فرمایا: یابنی عبد المُطّلب اطیعُونی تکونوا مُلُوکَ الارض وحُکّامھا (دیکھو: کتاب دعائم الاسلام، عربی، جلدِ ثانی، ص ۱۵)۔

ترجمہ: اے بنی عبد المطلب تم سب میری اطاعت کرو تاکہ تم زمین کے مُلُوک (سلاطین) اور حکمران ہو جاؤ گے۔

پیغمبرِ اکرمؐ کی اس کُلّی اور حقیقی اطاعت کے نتیجے میں اہلِ ایمان کو جو عظیم بادشاہی ممکن تھی وہ ظاہر میں بھی ہو سکتی تھی اور باطن میں بھی، آپ قرآنِ حکیم کو چشمِ بصیرت سے پڑھیں، قرآن میں ہر مضمون اور ہر بیان موجود ہے، آپ احادیثِ قدسی کو کیسے فراموش کر سکتے ہیں۔

جو شخص دنیا میں چشمِ معرفت سے اندھا ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا (۱۷: ۷۲) کیا اس حکمِ خداوندی سے ہادیٔ برحقؑ کی معرفت ضروری بلکہ از بس ضروری نہیں لگتی ہے؟ کیا بہشت اور اسکی نعمتوں کی پہچان ضروری نہیں ہے؟ اور اس کی عظیم بادشاہی کی معرفت؟ اگر تم اپنے عالمِ شخصی کی معرفت حاصل کر لیتے ہو تو کیا پھر بھی کوئی ضروری معرفت اس دائرے سے باہر رہے گی؟ نہیں نہیں، ہرگز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کی آسانی کی خاطر کُل اشیاء کو امامِ مبینؑ میں گھیر کر اور گن کر رکھا ہے (۱۲:۳۶)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ
ہفتہ ۲۳۔ ستمبر ۲۰۰۰ء

ISWLS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت کی شاہنشاہی

جن باسعادت لوگوں نے آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کی عظیم روحانی سلطنت (۴: ۵۴) کو پہچان لیا، انہوں نے یقیناً بہشت کی بہت بڑی شاہنشاہی (۷۶: ۲۰) کو پہچان لیا، پس ایسے سب لوگ بہشت کے مختلف ممالک کے بادشاہ ہوں گے، پس وہ بڑے مبارک لوگ ہیں۔

اگر آپ نے آیتِ استخلاف کو خوب غور سے نہیں پڑھا ہے تو اب خوب غور سے پڑھیں (۲۴: ۵۵) اللہ نے اس آیت میں جن لوگوں کو خلیفہ بنانے کا وعدہ فرمایا ہے وہ ان کو بہشت کی وسیع زمین پر خلیفہ = بادشاہ بنائے گا، مگر خلافت اور بادشاہت کے لئے لوگوں کا ہونا لازمی ہے، جی ہاں دنیا کی تمام قومیں وہاں ہوں گی اور ہر خلیفہ (بادشاہ) اپنے لوگوں کو دینِ حق کی دعوت کرے گا۔

میرا یقین ہے کہ میں نے جو کچھ یہاں لکھا وہ آیتِ استخلاف کی تھوڑی سی وضاحت ہے، حالانکہ اس میں اور بھی بڑی بڑی حکمتیں ہیں۔

جو لوگ حقیقی معنوں میں رسولِ خداؐ کی اطاعت کریں وہ یقیناً بادشاہ (خلیفہ) ہوں گے اس کی بڑی گنجائش بہشت میں ہے، کیونکہ بہشت میں بڑے

بڑے درجات ہیں، قرآنی حکمت کا فرمانا ہے کہ اللہ سب لوگوں کو جنّت میں جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کو دینِ حق سکھانے کا ارادہ رکھتا ہے، کیونکہ ساری مخلوق گویا اس کی عیال ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جُثّۂ ابداعیّہ کے ظہُورات و معجزات اور امثال و اسماء

جُثّۂ ابداعیّہ سب سے پہلے حضرتِ آدم خلیفۃُ اللہؑ کو عطا ہوا تھا، یہ دراصل نورِ مُجسّم ہے اس لئے یہ مرئی بھی ہے اور غیر مرئی بھی، یہ حاضر بھی ہو جاتا ہے اور اسی حال میں محجوب بھی ہو جاتا ہے۔

یہ مَلَک بھی ہے اور مَلِک بھی، یہ شاہِ جنّ بھی ہے شاہنشاہ بھی، یہ روحانی لشکر کا قلعہ (محراب) بھی ہے، یہ ایک مگر ہزار اور بے شمار ہے، کیونکہ یہ سب کی وحدتِ مُجسّم ہے جبکہ یہ مجموعۂ کائنات ہے۔

یہ انسانِ کامل کی زندہ نورانی تصویر ہے اور ایسی معجزاتی تصویریں ہزاروں کی تعداد میں بھی ممکن ہیں، ہم نے اس کو جسمِ لطیف بھی کہا ہے، یہ قالبِ نورانی ہے، یہ لباسِ بہشت ہے، حضرتِ داؤدؑ خلیفۃُ اللہ امام تھا، لہٰذا اُس کے نور اور نورانیت کے سانچے میں مومنین ڈھل ڈھل کر جُثّۂ ابداعیّہ ہو جاتے تھے، اور یہی معجزہ حضرتِ عیسیٰؑ بھی کرتے تھے، قرآن میں دیکھو۔

قبضِ روحِ عارف کی مُدّت سات رات آٹھ دن ہے (۶۹ : ۷) اس وقت تقریباً ستّر ہزار اجسامِ لطیف بنائے جاتے ہیں، تفصیلات اور معلومات کے لئے آپ میری کتابوں کو پڑھیں۔

جُثّۂ ابداعیّہ جب نورِ مجسّم ہے تو آپ کو قرآن میں دیکھنا اور

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سوچنا ہوگا کہ نور کے باب میں کیا کیا ارشادات ہیں؟ اور اس کی کیا کیا نسبتیں ہیں؟ نور کی چار نسبتیں ہیں، نورِ خدا کا ہے، رسولؐ کا ہے، امامِ زمانؑ کا ہے، اور پھر حقیقی اطاعت کے نتیجے میں مومنین و مومنات کا بھی ہے، ان سب کے لئے ہزاروں مبارکبادیاں ہوں! آمین ثمّ آمین!

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائیؔ
اتوار ۲۴۔ ستمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عالمِ شخصی کا قانونِ قیامت

جو مومنینِ بایقین عالمِ شخصی کے قانونِ قیامت کو جانتے ہیں وہ بڑے نیک بخت ہیں، کیونکہ قیامت ہمیشہ سے عالمِ شخصی کی روحانیت میں برپا ہوتی چلی آئی ہے اور ربُّ العزت کے احسانِ عظیم کو دیکھیں کہ قانونِ تاویل خود قانونِ قیامت ہے، جو قانونِ عالمِ شخصی بھی ہے، ایسے میں بفضلِ خدا قرآنی تاویل کے ابواب حضرتِ مؤوّل علیہ السّلام کی یاری سے مفتوح ہو جاتے ہیں۔

اس کی ایک عمدہ مثال: سورۂ مریم (۱۹: ۹۳) میں دیکھو، ترجمہ: آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب رحمان کے حضور بندوں (غلاموں) کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں، ان سب کو اس نے (امامِ مبینؑ میں) گھیر لیا ہے اور ان کو ایک خاص عدد میں (یعنی عددِ واحد میں) شمار کر رکھا ہے۔ یعنی نفسِ واحدہ کے ساتھ ایک کر دیا ہے۔

حضرتِ آدم کا تمام قصّہ عالمِ شخصی کے قانونِ قیامت کے مطابق ہے، سجدہ کرتے ہوئے جتنے بھی فرشتے آدمؑ کے عالمِ شخصی میں گر چکے تھے وہ واپس نہیں گئے تھے، بلکہ وہ حظیرۂ قدس میں جا کر آدمؑ کے ساتھ ایک ہو گئے تھے، کیونکہ وہ عالمِ وحدت ہے، چنانچہ قصّۂ آدمؑ ہی میں آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب کی ایک ساتھ قیامت قائم ہو جانے کی تاویل بنتی ہے۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

اگر کسی مومنِ سالک پر بفضلِ خدا روحانی قیامت واقع ہوتی ہے تو اس کی ہر ہر چیز اس کے نامۂ اعمال میں ہمیشہ کے لئے زندہ رہتی ہے، تو پھر کس طرح آدمؑ کی قیامت میں آئے ہوئے فرشتے واپس جا سکتے تھے، جبکہ قیامت میں تسخیرِ کائنات بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنین کے کسی نیک عمل کو کبھی ضائع نہیں کرتا ہے تسخیرِ کائنات کا مطلب ہے آسمان و زمین اور اس کی ہر چیز کا عالمِ شخصی میں شامل ہونا۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
پیر ۲۵ ستمبر ۲۰۰۰ء

عالمِ شخصی کی معرفت متعلق ضروری سوالات

کیا یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضرتِ ابوالبشر (آدمؑ) کو خود شناسی اور خداشناسی کا علم و عرفان عطا کیا تھا؟ کیا خدائے پاک و برتر نے آدمؑ کو اسمِ اعظم کا انتہائی عظیم راز بتادیا تھا؟ آیا تب سے انبیاءؑ واولیاءؑ میں یہی بات سُنّتِ الٰہی کی حیثیت سے چلی آئی ہے؟ آیا یہ بات درست ہے، کہ خدا جو القابض اور الباسط ہے وہ تمام اسماء، اذکار او رعبادات کو اپنے پاک اسمِ اعظم میں جمع کردیتا ہے؟ کیا خلافتِ آدمؑ کا سب سے بڑا راز بھی اسمِ اعظم ہی میں تھا؟

خدائے واحد کا واحد راستہ صراطِ مستقیم ہے جو انبیاء واولیاء علیہم السّلام کا راستہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے تمام بندوں کے لئے بھی یہی راستہ مقرر فرمایا، پس ہر مومنِ سالک جو سَیر الی اللہ اور آخری فنا میں کامیاب ہوجاتا ہے اس کو سب سے اوّل حضرتِ آدم خلیفۃ اللہ علیہ السّلام کی معرفت حاصل ہوتی ہے، اور وہاں کی تمام اٹل باتیں اللہ تعالیٰ کی سنّت ہیں، جن میں کوئی تبدیلی نہیں آتی ہے، یہی ایک کامل معرفت سب کی نمائندہ معرفت ہے، اور عارف کی اپنی معرفت اور حضرتِ ربّ کی معرفت بھی اسی میں ہوتی ہے۔

پس تمام عزیزوں کو میرا ضروری مشورہ یہ ہے کہ عالمِ شخصی سے متعلق جتنا علم کتابوں میں بکھرا ہوا ہے، اس سب کو ایک بار اپنے ذہن میں یکجا کر لیں، تاکہ اس سے عین الیقین کا مرتبہ آسان ہو سکے، ہمارے یہاں وہ مضمون جس پر سب سے زیادہ لکھا گیا ہے، وہ عالمِ شخصی ہے، یہ مضمون سب سے مرکزی اور سب سے اعلیٰ ہے۔

اے دورِ قائم کے مومنین و مومنات! تمہارے علمی فرائض پہلے سے بہت زیادہ ہیں، کیونکہ تم حضرتِ قائم القیامت کے علمی لشکر ہو، اور ہر دانا کے نزدیک یہ مرتبہ نہایت اعلیٰ و ارفع ہے، کیونکہ باطن میں ایک بڑی عجیب علمی جنگ ہے، جس میں تمام کائنات کو فتح کر لینا ہے۔

ن ن ۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۲۷، ستمبر ۲۰۰۰ء

ایک نہایت بابرکت اعتکاف = چلّہ

تقریباً چالیس دن تک اعتکاف یا چلّہ اور ترکِ خواب و خور کے بعد جسم میں بڑا انقلاب آیا، اُس اثنا میں غذائے روحانی عطا ہو رہی تھی، جس کا میں نے دوستوں کو زبانی اور تحریری ذکر کیا ہے، جو طرح طرح کی خوشبوؤں کی صورت میں سونگھا دی جاتی تھی، اور یہ کام عالمِ ذرّ کے جنّات انجام دیتے ہیں، یہ جنّات انتہائی چھوٹے چھوٹے ذرّات کی شکل میں ہیں، اور ان کی پرواز کی رفتار برق سے بھی زیادہ تیز ہے، وہ آپ کو دنیا کے کسی بھی حصّے سے پھولوں، پھلوں، جڑی بوٹیوں اور درختوں کے خوشبودار پتّوں کی خوشبو فوراً ہی لے آسکتے ہیں، جس سے آپ کے اندر ایک قسم کا جسمِ لطیف پیدا ہوتا ہے۔

خوشبو رُوح نہیں بلکہ جسم ہے، اس سے جسم کی غذا ہو جاتی ہے، خصوصاً ایسے جسم کی غذا ہوتی ہے جو کثیف سے لطیف ہو رہا ہو، یہی وجہ ہے کہ جنّ و پری پہاڑوں اور دشت و بیابان میں رہتے ہیں، کیونکہ ان کو صاف ہوا سے اوکسیجن وغیرہ ملتی ہے، انبیاء و اولیاء علیہم السّلام نے بہت پہلے ایسے بے شمار معجزات کا تجربہ کر لیا تھا۔

خدا کی خدائی میں ایک ساتھ دو عالم ہیں: عالمِ خلق اور عالمِ امر، ان دونوں میں بڑا فرق ہے، وہ یہ کہ عالمِ خلق میں چیزیں دیر سے تیار ہوتی ہیں، مگر

عالمِ امر میں اللہ کے "ہو جا"، فرمانے سے، یا صرف ایسا ارادہ فرمانے سے مطلوبہ چیز فوراً ہی سامنے آتی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ عالمِ امر میں تمام چیزیں ابداعی طور پر ہوتی ہیں پس ممکن ہے کہ قید خانے کی وہ تمام غذائیں جو طرح طرح کی خوشبوؤں کی صورت میں جنّات لایا کرتے تھے، دراصل ابداعی نعمتیں ہوں، اور یہ میری کمزوری تھی کہ ابداعی معجزات کو اچھی طرح سے نہیں سمجھ رہا تھا۔

چالیس دن تک میں نے گندم کی روٹی کی شکل تک نہیں دیکھی تھی، ایک دن ایک اجنبی آدمی گندم کی ایک خوبصورت روٹی تھالی میں لے کر آیا اور غائب ہو گیا، کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا، یاد نہیں روٹی تھالی میں توڑی ہوئی تھی یا میں نے خود ٹکڑے ٹکڑے کئے تھے، کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو روحانی نے منع فرمایا، لیکن بڑی عجیب بات ہے کہ میں اس معجزے سے شک اور یقین کی کشمکش میں رہا کہ یہ ابداعی معجزہ تھا، یا یہ دنیا کی روٹی تھی؟

لیکن یہ نکتہ خوب یاد رہے کہ بعض معجزے ناقابلِ یقین باتوں میں ہوتے ہیں، اور اگر کسی معجزے میں شک ہوتا ہے تو اس میں بھی حکمت ہے کہ اس میں لوگوں کی آزمائش ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۲۸۔ ستمبر ۲۰۰۰ء

حضرتِ مولانا علی علیہ السلام کا ایک فرمانِ اقدس

کتاب سرائر ص ۱۱۷ پر بروایتِ ابوذر جندب مولا علیؑ کا یہ بابرکت ارشاد درج ہے کہ مولا نے فرمایا: انا دینُ اللہِ حقّاً انا نفسُ اللہِ حقّاً لا یقولُها غیری ولا یدّعیها مُدّعٍ الّا کذّاباً وانا الّذی عظّمنی اللہُ فقال فی قسمہٖ (فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ۔ ۵۶ : ۷۵) وانا العلیُّ الکبیرُ (قرآن میں پانچ دفعہ آیا ہے) انا جنبُ اللہِ (۳۹ : ۵۶) وانا اُذُنُ اللہِ (۶۹ : ۱۲) انا وجہُ اللہِ (فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ ۲ : ۱۱۵) مولا نے فرمایا: اسمی فی القرآنِ حکیماً وفی التّوراۃِ کُلّاً وفی الانجیل حتماً وفی الزّبور بشراً وفی صحفِ ابراهیمَ اوّلاً وآخراً وانا بالغیبِ خبیرٌ وبما یکونُ علیمٌ وفی العالمِ قدیمٌ وفی السّمٰوٰتِ بصیرٌ وبما فی الارضین عارفٌ فتدبّروا ایُّها المؤمنون۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

ہفتہ ۳۰، ستمبر ۲۰۰۰ء

قرآنِ حکیم میں مضمونِ بُشارت

اے میرے بہت عزیز روحانی ساتھیو! قرآنی علم و حکمت میں تمام ضروری چیزوں کا بیان موجود ہے، اور جملہ ضروری مضامین میں لازمی طور پر مضمونِ بشارت بھی ہے، لیکن ہر دانا شخص کو بشارت کی تمام شرطوں اور قوانین کو جاننے کی ضرورت ہے، پس بشارت اجتماعی بھی ہے اور انفرادی بھی، قولی بھی ہے اور عملی بھی، کسی فرد کے لئے ذاتی بشارت نورانی خواب میں بھی ہے، اور سب سے بڑی خوش خبری کسی کی رُوحانی ترقی ہے، جو سب سے بڑی بشارت ہے، یہ اس مومن کیلئے عملی بشارت ہے۔

مذکورۂ بالا بشارتوں میں مشروط بشارت بھی ہے، آپ کو یہ بھی جاننا ہے کہ رسولِ اکرمؐ کا ایک اسمِ صفت بشیر ہے، یعنی بشارت دینے والا، اب یہاں ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کے اس بابرکت نام کے عملی معنی کو ہم کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ رسولؐ ہی بشیر ہیں، لہٰذا بشارت دینے کا ظاہری اور باطنی نظام آپؐ کے نور کے تحت ہے، آپ قرآنِ حکیم میں مضمونِ بشارت کو پڑھیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے، تاکہ آپ کے علم و حکمت اور معرفت میں اضافہ ہو۔

یہ حکمت ہمیشہ یاد رہے کہ عارف کی روحانی قیامت ہی جنّت کی کامل

خوشخبری ہے، کیونکہ یقینِ کامل کے لئے عملی بشارت چاہئے، پس قرآن میں جہاں جہاں بشارت کا مضمون ہے، وہاں ضرور عملی روحانیت کا تذکرہ ہے، آپ وہاں سے فائدہ اٹھائیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
اتوار یکم اکتوبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کُلّیّۂ امکانیّہ

Universal Law of Possibility

اوّمناآسن اپیٔ = ناشدنی نیست = کوئی چیز ان ہونی نہیں۔

قانونِ امکانیت = بہشت میں کوئی نعمت غیر ممکن نہیں، کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ تعالیٰ کے خزائن میں موجود نہ ہو (۱۵ : ۲۱)۔

اوّمُش او = لاابتدائی اور لاانتہائی کا نظریہ رکھ لے یعنی خدا کی خدائی ہمیشہ ہمیشہ ہے، بالفاظِ دیگر اللہ کی بادشاہی قدیم ہے، نہ صرف خدا کی ذات قدیم ہے، بلکہ اس کی ہر صفت بھی قدیم ہے:۔

صفات وذاتِ او ہر دو قدیم است

شدن واقف ازو سیرِ عظیم است

(حکیم پیر ناصر خسرو قس، روشنائی نامہ)

عطائے الٰہی کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوتا (۱۱ : ۱۰۸)۔ اور کبھی ختم نہ ہونے والے اور بے روک ٹوک ملنے والے بکثرت پھلوں اور اونچی نشست گاہوں میں ہوں گے (۵۶ : ۳۴)۔

یہ حکمتیں صفِ اوّل کے عاشقوں کے لئے ہیں، اگر کسی کو شک ہو تو وہ ان باتوں کو نہ پڑھے، ایسا شخص نور کا حقیقی عاشق نہیں، اگرچہ یہ چند الفاظ ہیں مگر یہ انمول جواہر ہیں۔

اے عزیزان! اپنے آپ کا جائزہ لو کہ آپ علم و حکمت کے کیسے عاشق ہیں؟ اگر آپ اپنے بعض ساتھیوں سے پیچھے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے؟

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۲، اکتوبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

زندگی نُما موت اور حقیقی زندگی

سورۂ مُلک (۶۷) کی آیۂ دوم کا ارشاد ہے:۔
اَلَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا (۶۷: ۲)۔ ترجمہ: خدا وہ ہے جس نے موت اور زندگی کو مخلوق کیا تاکہ تم سب کو علم میں بھی اور عمل میں بھی آزما کر یہ ظاہر کرے کہ تم میں بہترین شخص کون ہے؟ اس آیۂ کریمہ میں دو پُر حکمت سوال ہیں، ان کے الگ الگ جواب ازحد ضروری ہیں۔

سوال: دنیا میں یہ واقعہ سب کے سامنے ہے کہ پہلے زندگی ہوتی ہے اور اس کے بعد موت واقع ہوتی ہے، لیکن یہاں موت کی تخلیق پہلے ہے اور زندگی کی تخلیق بعد میں، چونکہ یہ قرآنِ حکیم کی آیت ہے اس لئے یہاں کوئی حکمت ضرور ہے، آپ بتائیں کہ وہ حکمت کیا ہے؟ **جواب:** یہ زندگی نما موت کا ذکر ہے جو حقیقی زندگی سے پہلے ہوتی ہے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر موت نیستی اور معدومی کا نام ہے تو یہ مخلوق کس طرح ہو سکتی ہے؟ **جواب:** نہیں یہ عدم اور نیستی نہیں بلکہ بہت ہی کم درجے کی زندگی ہے اس لئے یہ حقیقی زندگی کے مقابلے میں موت شمار ہوتی ہے، جس کو ہم نے زندگی نما موت کے عنوان میں بیان کیا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۲، نومبر ۲۰۰۰ء

روحانی قیامت

روحانی قیامت اپنے ساتھ علم و معرفت کے بے شمار معجزات کو لے کر آتی ہے، لیکن کوئی بیچارہ درویش جو قیامت کی چکّی میں پِس رہا تھا وہ کس طرح قصۂ قیامت کو کماکان حقّہٗ بیان کرسکتا ہے؟ اگر تم عاشق ہو تو اس میں سے ہر بات کو سن لو۔

شاید وہی رات تھی جس میں آتشِ سرد کے بہت سے اسرار ظاہر ہوئے تھے، یہ درویش جس کو ابھی ابھی بہت سے معجزات نے خوف زدہ کیا تھا کہ اس کو چھت کے درمیان بہت بڑا شگاف نظر آیا اور اس کا بالائی آسمان، اور اس میں یو۔ ایف۔ اوز کے کئی جہاز مجھ پر بمباری کرنے کے لئے منڈلانے لگے، اب چھت میرے اوپر سے تقریباً غائب ہو چکی تھی، میں نے اپنے بیٹے سیف سلمان خان کو جو اس وقت بہت چھوٹا تھا اور اس کی والدہ کو دوسرے رُوم میں رکھا تھا، تاکہ وہ ان جہازوں کی بمبارمنٹ سے محفوظ رہیں۔

کیا یہ خواب تھا؟ نہیں، کیا یہ بیہوشی کا عالم تھا؟ نہیں نہیں، میں سب کچھ دیکھ رہا تھا، لیکن اس معجزے کو ناقابلِ فراموش کر دینے کا قدرتی ایک نظام تھا، اور کوئی رُوحانی آواز دے کر یو۔ ایف۔ اوز کو بتا رہا تھا کہ دیکھو ٹارگیٹ یہاں ہے، کسی بہت بڑے ملک کا نام لیا جا رہا تھا کہ یہ جہاز وہاں سے آئے ہیں۔

آج یو۔ ایف۔ اوز نہ صرف سائنس دانوں ہی کے لئے بلکہ بڑے بڑے ممالک کے لئے بھی انتہائی حیران کُن سوال ہیں، مگر ان شاء اللہ ہم درویش لوگ خدائے علیم و حکیم کی ہدایت کی طرف دیکھتے ہیں، آپ قرآنِ حکیم سے رجوع کریں اور آفاق و انفس میں اللہ کی نشانیوں کی پیش گوئی کو بھول نہ جائیں (۴۱: ۵۳)۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۵۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

ایامِ طفلی کی ایک شیرین یاد

جب جب میرے والد صاحب صبح نورانی وقت میں مناجات کرتے تھے تو اس مناجات و عبادت کی آوازیں سے مزہ اور لذّت کی کوئی لہر میرے کان میں آتی رہتی تھی، حالانکہ میں اس وقت اتنا چھوٹا بچہ تھا جتنا اب میرا حُبِّ علی ثانی ہے، یہ یقیناً رُوح الایمان کی لہر تھی جو والد کی آوازِ مناجات سے آتی رہتی تھی، اور یہ حقیقت ہے کہ مجھے عقائد کی دولت میرے والدین سے حاصل ہوئی تھی، اور یہ عقائد ہی ہیں جن پر دین کی عمارت قائم ہوتی ہے۔

ہر ایسے چھوٹے بچے کی کتنی بڑی نیک بختی ہے جس کے والدین نیک، دیندار اور پرہیزگار ہیں، وہ اپنے بچّوں کے لئے گھر ہی میں اچھی عادتوں کا نمونہ ہیں، وہ اپنے اہل و عیال کے لئے ایک زندہ سکول ہیں، جب جب وہ مولا کا پاک نام لیتے ہیں تو گھر میں رُوحانی روشنی پھیلتی ہے، چھوٹے بچّوں کو اپنے ماں باپ سے بہت پیار ہوتا ہے، جس کی وجہ سے والدین کی دینی باتیں بہت ہی اچھی لگتی ہیں، پس میرے والدین میرے حق میں ایک کامیاب ابتدائی دینی مدرسہ تھے، ہاں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تھا، وہ میرے عالمِ شخصی میں زندہ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے، الحمد لِلّٰہ ربِّ العٰلمین۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اے عزیزان! علم وعبادت کی مسلسل کوشش سے اپنے گھروں کو نورانی فرشتوں کا مسکن بناؤ، اگر تم یہ بڑا نیک کام کرسکتے ہو تو خدائے قادرِ مطلق کی طرف سے فیوضات وبرکات کا یقین رکھو، کیونکہ یہ کبھی ممکن ہی نہیں کہ تم ہمیشہ اس کو یاد کرتے رہتے ہو اور وہ تم کو بھول جائے، جبکہ اس کا ارشادِ مبارک یہ ہے:

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ (۲: ۱۵۲)۔
لہٰذا تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ دیکھو اس آیۂ مبارکہ میں کامیابی کا سب سے بڑا راز پنہان ہے۔

ن۔ن (حبِّ علی) ہونزائی
جمعہ ۶۔ اکتوبر ۲۰۰۰ ء

سورۂ قدر

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔
ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا ہے، اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے؟ شبِ قدر ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے، فرشتے اور رُوح اس میں اپنے ربّ کے اِذن سے ہر حکم لیکر اترتے ہیں، وہ رات سراسر سلامتی ہے طلوعِ فجر تک۔

سورۂ قدر کی تاویلِ باطن

قرآنِ حکیم بتدریج نازل ہوا ہے، جس کی مُدّت ۲۲ سال پانچ ماہ اور چودہ دن ہے، بحوالہ اردو جامع انسائیکلو پیڈیا، جلدِ دوم، ص ۱۱۳۵۔

سورۂ قدر کا تاویلی مضمون بڑا عجیب و غریب ہے کہ ہر امامؑ کا حُجّت اپنے وقت پر اس کا بیٹا ہوتا ہے، مگر اس عام اصول کے برعکس حضرتِ قائم القیامت کا حُجّت اس کا باپ ہوتا ہے، لہٰذا حُجّت عالمِ دین میں پہلے آتا ہے اور حضرتِ قائمؑ بعد میں آتا ہے، مگر جب حُجّتِ قائمؑ میں نور آتا ہے تو قائمؑ ہی کا نور نازل ہوتا ہے، کیونکہ بیٹے کی طرف سے باپ نے قیامت کو برپا کرنا ہے، اور بیٹے کو چھپانا ہے۔

حُجّتِ قائمؑ ایک امام ہے مگر اپنی ظاہری اور باطنی خوبیوں کی وجہ سے ہر امام سے بہتر ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   منگل ۷، اکتوبر ۲۰۰۰ء

ایک انتہائی اہم سائنسی مضمون

بشکریہ اخبارِ جنگ کراچی ہفتہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۰۰ء

جانوروں کی گیارہ ہزار اقسام کو معدومی کا خطرہ ہے زندگی سے معمور دنیا ایک دن بیابان ہو جائے گی ملکہ نور کا ورلڈ کنزرویشن کانگریس سے خطاب۔

کراچی (رپورٹ ... قمر رضوی) آئی یو سی این بقائے ماحول کی عالمی انجمن کے زیرِ اہتمام دوسری ورلڈ کنزرویشن کانگریس اردن میں ۴ تا ۱۱ اکتوبر ہوئی اس موقع پر اردن کی ملکہ نور نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنی زمین کو اس طرح سے خوبصورت بنا رہے ہیں کہ اس پر موجود جانداروں کی انواع رفتہ رفتہ ختم ہوتی جا رہی ہیں اور ایک دن زندگی سے معمور یہ دنیا بیابان بن جائے گی۔ چیف سائنٹسٹ جیف میلینکی نے کہا کہ جب بھی جانداروں کی کوئی قسم صفحۂ ہستی سے مٹتی ہے تو فطرت کی ساڑھے تین ارب سالوں کی محنت بھی خاک میں مل جاتی ہے۔ دیگر ماہرین نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت پودوں اور جانوروں کی تقریباً گیارہ ہزار اقسام کو معدومی کا خطرہ لاحق ہے اس بارے میں آئی یو سی این کی اسپیشیز سروائیول کمیشن نے ایک ریڈ لسٹ جاری کی ہے اس موقع پر آئی یو سی این کے ڈائریکٹر جنرل نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمارے پاس معدومی کے اس بحران سے نمٹنے کے لئے علم ٹیکنالوجی اور انسانی وسائل موجود ہیں ضرورت صرف سیاسی عزم کی ہے تا کہ انہیں آنے والی نسلوں کے مفاد میں استعمال کیا جائے کیونکہ جانوروں کی انواع کا خاتمہ ایک ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ شرکا نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اگر خطرات

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سے نہ نمٹا گیا تو آئندہ ۲۵ سالوں میں ۸ ارب تک پہنچنے والی انسانی آبادی کو مختلف امراض، بدامنی اور افلاس جیسے مصائب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کانگریس میں متفقہ طور پر منظور کردہ قرارداد میں کہا گیا کہ غزہ کی پٹی، مغربی کنارے اور یروشلم میں فریقین سے ماحول کو تحفظ دیا جائے۔ آئی یو سی این ۲۰۰۲ء میں ہونے والی ارتھ سمٹ کو ریو ۱۰+ کا نام دیا گیا ہے۔

امامِ آلِ محمدؐ

خُدا ایے نُورِ ہدایت — امامِ آلِ محمدؐ
امامِ دورِ قیامت — امامِ آلِ محمدؐ

ژُو جانِ اہلِ سعادت — امامِ آلِ محمدؐ
لہ نجمِ اَوجِ سیادت — امامِ آلِ محمدؐ

ہیونے تاجِ کرامت — امامِ آلِ محمدؐ
ژُو شاہِ مُلکِ ولایت — امامِ آلِ محمدؐ

اُیونے کانِ سخاوت — امامِ آلِ محمدؐ
چراغِ نورِ امامت — امامِ آلِ محمدؐ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نجاتے سرکے اشارت — امامِ آلِ محمدؑ
بھشتے زندہ بشارت — امامِ آلِ محمدؑ

نصیرے بیے حمایت — امامِ آلِ محمدؑ

(گلگت میں امامِ زمانؑ کے تشریف فرما ہونے کے موقعہ پر)

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۱۷، اکتوبر ۲۰۰۰ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

امامِ آلِ محمدؐ

جب قرآن و حدیث کی روشنی میں امامِ برحقؑ کی عظمت و برتری کا اندازہ ہونے لگا تو پھر ہر مذہب میں بلکہ علم کے ہر شعبے میں لفظِ امام استعمال ہونے لگا، اس عمومیت کی وجہ سے حقیقی امام کی شناخت مشکل ہوگئی، تاہم اصل اور حقیقی امام کے نشانوں میں سے ایک نشان خاص اور قابلِ ذکر ہے اور وہ ہے امامِ برحقؑ کا آلِ محمدؐ ہونا، لہٰذا ہم نے اس مختصر نظم میں امامِ آلِ محمدؐ کے اسمِ مبارک کو اس طرح لکھا ہے کہ پڑھنے والے اس کا ذکر بھی کریں۔

۱۔ خدا کا نورِ ہدایت۔

۲۔ دورِ قیامت کا امام۔

۳۔ آؤ اہلِ سعادت کی جان۔

۴۔ اے سیادت کی بلندی کا ستارہ!

۵۔ ہم سب کی بزرگی کا تاج۔

۶۔ آجاؤ اے مُلکِ ولایت کے بادشاہ۔

۷۔ تم سب کے لئے کانِ سخاوت ہو۔

۸۔ امامت کے نور کا چراغ۔

۹۔ تم نجات کا نمایاں اشارہ ہو۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۱۰۔ بہشت کی زندہ خوشخبری ہو۔
۱۱۔ تو نصیر کی روح کے لئے بے شک باطنی حمایت ہے۔

غلام مصطفیٰ مومن پریذیڈنٹ آف بگ کی فرمائش پر مذکورہ نظم کا یہ مختصر ترجمہ کیا گیا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
بدھ ۱۸، اکتوبر ۲۰۰۰ ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قرآنِ پاک کی وحدت و سالمیّت

جس طرح ظاہر میں قرآنِ حکیم کے بہت سے اجزاء ہیں، لیکن اس کے باوصف اسکی کتابی شکل کی ایک ہی وحدت و سالمیّت موجود ہے، جس کو ہر مسلمان دیکھتا اور یقین رکھتا ہے، اسی طرح باطن میں بھی قرآنِ عظیم کے مقدّس اجزاء ہیں، مگر چونکہ وہ معجزۂ کلامِ الٰہی کی وحدت و سالمیّت کی وجہ سے ایک ہیں، لہٰذا ان کو الگ الگ نہیں کیا جاسکتا ہے، جیسے **کلمۂ کُن**، قلمِ اعلیٰ، لوحِ محفوظ، کتابِ مکنون، نور (روح، ۴۲ : ۵۲)، کتابِ ناطق، مُعلّمِ ربانی، تاویل (حکمت) رمزِ باطن، اشارہ، حظیرۂ قدس، امامِ مبین، اور دیگر عظیم معجزاتِ باطنی کو نہ جاننا، نہ ماننا یا ان معجزات کو الگ الگ قرار دینا، ایسا ہے جیسے قرآن کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا، متعلقہ آیت کو دیکھو (۱۵ : ۹۱)۔

یاد رکھو قرآن کلامِ الٰہی ہے جس کے ظاہری اور باطنی دو پہلو ہیں، پس قرآن کا باطنی پہلو زمان و مکان سے ماوراء ہے، یعنی وہ زمانے کے تحت آکر قصّۂ ماضی نہیں ہوتا، لہٰذا وہ عارفین کے نزدیک گویا ایک نورانی مووی ہے، جو اپنے اصل حال میں موجود ہے، یعنی خدا کُن فرما رہا ہے، قلم لکھ رہا ہے، لوح اپنا کام کر رہی ہے، الغرض قرآن کا ہر باطنی معجزہ جاری ہے، کیونکہ یہ لامکانی اور ازلی معجزات ہیں، ان کو سمجھنے کے لئے کوشش کریں۔

ن . ن . (حبِّ علی) ہونزائی — جمعۃ المبارک ۲۰، اکتوبر ۲۰۰۰ء

قرآنی بہشت

اگرچہ قرآنِ عظیم کی اصل اور حقیقی تعریف خود قرآنِ حکیم ہی میں موجود ہے، تاہم کلامِ الٰہی کی اسی تعریف کے حوالے سے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ قرآنِ پاک علم و حکمت کی وہ بہشت ہے جو اہلِ ایمان کے لئے نزدیک لائی گئی ہے، الحمدُ لِلّٰہ۔

پس جو لوگ علم و حکمت کے مختلف درجات میں قرآن سے وابستہ ہیں وہ اس بہشت میں داخل ہیں، لہٰذا ان شاء اللہ یہ راہنما بہشت جو رُوح اور نور کے ساتھ ہے اپنے تمام پیروؤں کو کُلّی اور ابدی بہشت تک پہنچا دے گی، آمین!

اے عزیزان! جہاں اللہ کی طرف سے ایک نور ہے (۵: ۱۵) وہاں اس کی کتاب رہنما بہشت کیوں نہ ہو، پس اہلِ ایمان کی دانائی یہ ہے کہ وہ قرآنی بہشت کی نعمتوں سے ہر وقت لذّت گیر ہوتے رہیں، تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسولؐ کی خوشنودی حاصل ہو، آمین!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۲۲، اکتوبر ۲۰۰۰ء

روشن خیالی = روشن ضمیری

آیۂ نجویٰ (۱۲:۵۸) میں رسولِ پاکؐ سے جس راز کی بات سننے کا اشارہ ہے وہ یقیناً کارِ بزرگ وغیرہ عطا کرنے سے متعلّق ہے، جس کے کئی نام ہیں، اس سے شروع شروع میں روشن خیالی پیدا ہوتی ہے، مگر یہ صرف ابتدائی کیفیت ہے، جبکہ یہ مومنِ سالک کی اپنی ذات کا سفر بہت دُور و دراز ہے، اس روحانی سفر کی تمام شرطوں میں ہادئ برحقؑ کی ہدایت بنیادی اہمیّت رکھتی ہے، یعنی امامِ زمانؑ کی ظاہری اور باطنی رہنمائی روحانی ترقّی کی جان ہے، جس کے لئے کامل اطاعت اور حقیقی عشق ضروری اور لازمی ہے، علم الیقین کا وہ حصّہ جس میں امامِ زمانؑ کے اَسرار بیان ہوئے ہیں بے حد ضروری ہے۔

گنجِ نہانی طلب از دل و از جانِ خویش

اپنے دل اور اپنی جان ہی سے چھُپا ہوا خزانہ طلب کر۔ جیسا کہ شعر ہے:۔

اس مرتبۂ دل کو عارف ہی سمجھتا ہے
گر پاک کرے کوئی تب عرشِ خدا ہے دل

روشن ضمیری = اشراق = تصفیۂ باطنی۔ اشراقین حکماء کا وہ مرتاض گروہ جو تصفیۂ قلب اور کشف کے ذریعے شاگردوں کو دُور بیٹھے ہوئے تعلیم دیا کرتا ہے (دیکھو فیروز اللغات، ص ۹۷)۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   پیر ۲۳، اکتوبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

لفظِ غریب کی حکمت

جامعِ ترمذی جلدِ دوم باب: ۱۲۷۵ میں یہ حدیثِ شریف ہے:

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَءَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا۔

اسلام کی ابتداء غربت سے ہوئی اور وہ عنقریب دوبارہ غریب ہو جائے گا۔

نہ تو کوئی آیۂ کریمہ حکمت کے بغیر ہے اور نہ ہی کوئی حدیثِ شریف، لفظِ غریب کا ایک اشارہ عجیب و غریب ہے، اور غریب اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو لوگوں کے لئے انجان اور اجنبی ہو، شروع میں حضرتِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ اسلامِ مُجسّم تھے، کیونکہ اسلام کی ہر چیز آپؐ ہی کی ذاتِ عالی صفات سے ظاہر ہونے والی تھی، آپؐ کو اکثر لوگوں نے نہیں پہچانا اور آخر میں بھی اسلام قائمِ آلِ محمدؐ کی صورت میں مُجسّم ہو کر غریب (انجان) ہو جائے گا، پس جو لوگ نورِ مُجسّم (دینِ مُجسّم) کو ہمیشہ پہچانتے ہیں، وہ مبارک ہیں۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ کا ارشاد ہے کہ میں جوامعُ الکَلِم کے ساتھ بھیجا گیا ہوں، یعنی مختصر الفاظ میں بہت سی باتوں کو سمو دینا میری صفت بنائی گئی ہے پس قرآن و حدیث دونوں جوامعُ الکَلِم ہیں، لہٰذا مذکورۂ بالا حدیث میں ایک عظیم حکمت پوشیدہ ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۲۳۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

اَلْحَیُّ الْقَیُّوم

سورۂ بقرہ (۲ : ۲۵۵)

سورۂ آلِ عمران (۳ : ۲)

سورۂ طٰہٰ (۲۰ : ۱۱۱)

حٰمٓ (۸ + ۴۰ = ۴۸)

سورۂ غافر (۴۰ : ۱)

سورۂ فُصِّلَت (۴۱ : ۱)

سورۂ شوریٰ (۴۲ : ۱)

سورۂ زُخرف (۴۳ : ۱)

سورۂ دُخان (۴۴ : ۱)

سورۂ جاثیہ (۴۵ : ۱)

سورۂ احقاف (۴۶ : ۱)

صبحِ سعادت رسید دامنِ ما را کشید
بر سرِ گردون زدیم خیمۂ ایوانِ خویش

ISW IS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۲۴۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

چلّۂ اسیری کے بے شمار فوائد

میری معلومات اور کتابوں کی دنیا چلّۂ اسیری کے عرفانی مشاہدات سے معمور اور آباد ہے، خداوندِ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس کریم کارساز اور رحیم بندہ نواز نے مجھ ایسے غافل اور جاہل انسان کو خوابِ غفلت سے بیدار کر کے اسرارِ معرفت سے آگاہ کر دیا، الحمدُ للہ۔

سختی اور مشکل حالات میں جس طرح خدا سے رجوع ہو سکتا ہے، وہ آرام و راحت میں نہیں ہو سکتا ہے، خداوندِ ارحم الرّاحمین نے اپنی بے پناہ رحمت سے میرے اس پُر مشقت سفر کو باعثِ رحمت اور ذریعۂ برکت بنا دیا، ورنہ من آنم کہ من دانم۔

منّت منہ کہ خدمتِ سلطان همی کنم
منّت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت است

ترجمہ: تو یہ کہہ کر احسان نہ جتلا کہ میں بادشاہ کی خدمت کر رہا ہوں، بلکہ تو اس کے احسان کو جان اور مان کہ اسی نے تجھ کو اپنی خدمت دے کر سرفراز فرمایا ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۲۵، اکتوبر ۲۰۰۰ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

الٓمٓ

سورۂ بقرہ کے آغاز میں یہ حروفِ مُقطّعات ہیں:۔

الٓمٓ (۱) ذَالِکَ الکِتابُ لَا رَیبَ فِیہِ ۔۔۔۔ (۲)

الف = عقلِ اوّل = قلمِ اعلیٰ = نورِ محمّدی

لام = نفسِ کُلّی = لوحِ محفوظ = نورِ علیؑ

میم = کتابِ مرقوم = کتابِ مکنون

یہ وہ کتاب (قرآنِ ناطق) ہے جس میں کوئی شک نہیں، بلکہ یقین ہی یقین ہے، اس میں متقین کے لئے ہدایت ہے، یعنی حُجتان کے لئے، کیونکہ یہی حضرات باطنی طور پر قرآنِ ناطق سے وابستہ ہیں، اور حقیقی معنوں میں پرہیزگار بھی یہی لوگ ہیں، جبکہ اصل پرہیزگاری اسرافیلی اور عزرائیلی عمل کے بعد ہوتی ہے، اس لئے کہ عزرائیل کے پاس ایک اسمِ اعظم ہوتا ہے، اس کا نام کلمۂ تقویٰ ہے، اس کو عزرائیل پڑھتا رہتا ہے، اور یہ اس بندۂ مومن سے چسپان ہو جاتا ہے جو بفضلِ خدا تجربۂ قیامت سے گزر رہا ہو۔

اسم کے چسپان ہونے کو اسم کا خود گو ہونا بھی کہہ سکتے ہیں، خودکار اسم بھی کہہ سکتے ہیں، لیکن یاد رہے کہ روحانی قیامت برپا ہو جانے سے کوئی ایک اسم یا چند اسماء خود بخود ذکر کرتے رہتے ہیں، اس طریقِ کار کو فرشتوں کی

پرواز بھی کہا گیا ہے، آج یہ اسرار کافی ہیں، آپ دُعا کرتے رہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؒ
بدھ ۲۵، اکتوبر ۲۰۰۰ء

عقلِ کُلّی اور نفسِ کُلّی کے چند اسماء

نفسِ کُلّی	عقلِ کُلّی
کرسی، درختِ زیتون	عرشِ اعلیٰ
لوحِ محفوظ	قلم
فرشتۂ عظیم، درختِ سدّرہ	فرشتۂ عظیم
نورِ علیؑ	نورِ محمّدی
اَرضُ اللہِ الواسعۃ	آسمانِ برترین
حوّای حقیقی	آدمِ معنی
بحرِ محیط، عالمگیر روح	عرش علی الماء
روح الارواح = روحِ اعظم	

بگرد عالم ار بحرِ محیط است
در و ہم گوہر و مرجان علیؑ بود
محمّدؐ بود قبلہ گاہِ عالم
ولی بر تختِ دل سلطان علیؑ بود

ن.ن.(حُبِّ علی) ہونزائی   جمعرات ۲۶ اکتوبر ۲۰۰۰ء

بہشتِ برین کی سلطنت

حدیثِ راعی :۔

رسولِ اکرمؐ کا ارشاد ہے :۔

کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔

ترجمہ :تم میں سے ہر شخص سردار ہے اور نگہبان، اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کی اس سے باز پرس ہوگی۔ رعیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی حفاظت اور نگہداشت اور پرورش اس کے متعلق ہے (لغات الحدیث، جلدِ دوم، بابُ الرّاء مع العین، ص ۹۵)۔

آنحضرتؐ کا بنی عبد المطلب سے خطاب :۔

یا بنی عبد المطلب اطیعونی تکونوا ملوك الارض وحکّامھا۔

ترجمہ :اے عبد المطلب کی اولاد! میری اطاعت کرو تاکہ تم زمین کے سلاطین اور حکّام ہو جاؤ گے (کتابِ ہزار حکمت، حکمت ۸۵۵)۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سورۂ مائدہ (۵) آیت ۲۰ میں ہے:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ: یاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم کے لوگو، اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تمہیں عطا کی تھی، اس نے تم میں نبی پیدا کئے، تم کو سلاطین بنایا اور تم کو وہ کچھ دیا جو دنیا میں کسی کو نہ دیا تھا۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۲۷۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

آلِ ابراہیمؑ اور آلِ محمدؐ کی عظیم سلطنت

سورۂ نساء (۴ : ۵۴) کے ارشاد کا ترجمہ ہے: تو پھر ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب و حکمت اور عظیم سلطنت سب کچھ عطا کیا ہے۔ چونکہ آلِ ابراہیمؑ کا نورانی سلسلہ حضرتِ اسماعیلؑ کے توسط سے آکر حضورِ انورؐ سے مل جاتا ہے، اور پھر اسی طرح آلِ ابراہیمؑ کا سلسلہ بعد میں آلِ محمدؐ کی صورت میں جاری رہتا ہے، اس کی روشن دلیل حدیثِ ثقلین ہے، جس کے مطابق دنیا میں ہمیشہ نہ صرف اللہ کی کتاب (قرآن) موجود ہے، بلکہ ساتھ ہی ساتھ کتابُ اللہ کا وارث (امامِ آلِ محمدؐ) بھی حاضر ہے، پس امامؑ لازمی طور پر نورانی حکمت اور دین کی عظیم روحانی سلطنت کا مالک ہے۔

جو لوگ حقیقی معنوں میں اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء اور صدّیقین اور شُہداء اور صالحین، کیسے اچھے ہیں یہ رفیق (۴ : ۶۹)، جب تم بہشت میں ہر طرف دیکھو گے تو نعمتیں ہی نعمتیں اور عظیم سلطنت نظر آئے گی (۷۶ : ۲۰)۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۲۸۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

پاکیزہ قول اور نیک کام کی حکمت

قرآنِ حکیم کے اسرارِ عظیم کے سلسلے میں سورۂ فاطر (۳۵: ۱۰) میں بھی خوب غور و فکر کریں:

ترجمہ: جو کوئی عزت چاہتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ عزت ساری کی ساری اللہ کی ہے، اس کے ہاں جو چیز اوپر چڑھتی ہے وہ صرف پاکیزہ قول ہے، اور نیک عمل اس کو اوپر چڑھاتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے یہ معلوم ہوا کہ حقیقی مومن کا پاکیزہ قول صاحبِ عرش کے پاس اوپر چڑھتا ہے، اور نیک عمل اس کو اوپر چڑھاتا ہے، تاکہ مومن کا یہ قول و فعل خدا کے قول و فعل میں فنا ہو کر ایک کائناتی طاقت ہو جائے، کیونکہ جب یہ بات حق ہے کہ مومنِ سالک فنا فی اللہ ہو سکتا ہے، تو پھر یہ بات بھی درست ہے کہ اس کا پاکیزہ قول اور نیک عمل خدا کے قول و فعل میں فنا ہو کر کوئی بہت بڑا کائناتی کام کر لیتا ہے۔

پاکیزہ قول ذکر و عبادت اور علم و حکمت ہے، اور نیک عمل وہ ہے جو خدا، رسولؐ اور ولیٔ امرؑ کے فرمانِ اقدس کے مطابق ہو، لیکن اس میں بہت بڑی شرط پاکیزگی ہے، آپ اس کو سمجھنے کے لئے کتابِ مکنون والی آیت کے راز کو معلوم کر لیں (۵۶: ۷۷-۷۹)۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۲۹۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

عالمِ شخصی کی تخلیق اور پانی پر عرش کا ظہور

سورۂ ہود کی آیتِ ہفتم کو پہلے ترجمہ و تفسیر کی مدد سے خوب پڑھ لیں، بعدِ ازاں اس کی تاویلی حکمت کو سمجھنے کے لئے سعیٔ بلیغ کریں۔ آپ سب یہ تو جان چکے ہیں کہ کوئی ایسی چیز ہرگز نہیں جو عالمِ اکبر میں موجود ہو، مگر عالمِ اصغر = عالمِ شخصی میں اس کا کوئی نمونہ موجود نہ ہو، پس یہ ایک مُسلّمہ حقیقت ہے کہ عالمِ شخصی کی تخلیق و تکمیل کے بعد بحرِ علم پر عرش کا ظہور ہوتا ہے، تاکہ خدا اپنے بندوں کو علم میں بھی اور عمل میں بھی آزما کر سب سے بہترین ... کو ظاہر کرے۔

اگرچہ خدا کی خدائی میں امتحانات بہت سے ہیں، لیکن سب سے عظیم اور سب سے اعلیٰ امتحان علمی رنگ میں ہے چونکہ علم ہر چیز سے برتر ہے، جی ہاں عالمِ شخصی کی تخلیق و تکمیل کے بعد بحرِ علم پر ظہورِ عرش کا معجزہ ہوتا ہے، یہ معجزہ سب سے عظیم ہے، لہٰذا عارف اس کا مشاہدہ صرف نورانی خواب میں کر سکتا ہے، مگر احساس و ادراک بیداری کی طرح ہوتا ہے۔

عجیب بات یا ایک عجیب امتحان یہ ہے کہ سب سے بڑے بادشاہ کا تخت لعل و گوہر سے آراستہ و پیراستہ اور حیران کن نہیں ہوتا، بلکہ صرف ایک معمولی کشتی کی طرح ہوتا ہے، مگر اس میں ایک نورانی اور باکرامت شخص ہوتا ہے وہ اسماءُ الحسنیٰ[1] میں سے ایک اسم کو پڑھ رہا ہوتا ہے، دراصل یہ وہی

فرشتۂ اعظم ہے جس کا نام عرشِ اعلیٰ بھی ہے، اور زندہ نور بھی، اور رسولوں سے بھری ہوئی کشتی بھی ہے، اور حدیثِ سفینہ کے مطابق یہ امامِ زمانؑ بھی ہے، الحمد للّٰہ۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
پیر ۳۰۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

پانی پر عرش بھری ہوئی کشتی بھی ہے

بحرِ علم پر عرش کا ظہور (۱۱ : ۷) بھری ہوئی کشتی کا عظیم معجزہ بھی ہے (۳۶:۴۱) اور کشتی میں جو نورانی ہستی تھی درحقیقت وہی نورِ ہدایت کی زندہ کشتی تھی، اسی میں خدا نے سب کی روحوں کو سوار کر دیا تھا، تاکہ ہم اس انتہائی عظیم نعمت کی شکر گزاری کریں، اہلِ معرفت کے لئے یہ بہت بڑا حیران کن معجزہ ہے۔

اس آیۂ شریفہ کی تاویل کے بغیر چارہ نہیں، کیونکہ ظاہر میں بالکل بھری ہوئی کشتی میں مزید لوگوں کو سوار کر دینا ممکن نہیں، لہٰذا یہ کہنا حقیقت ہے کہ خدا نے اُس حال میں روحوں کو فنافی الامامؑ کر دیا تھا، یہ ہوا بھری ہوئی کشتی میں سوار کرنا، کیونکہ امامؑ ہی بحرِ علم پر خدا کا تخت، کشتیٔ نوح، سفینۂ نجات، نور اور فرشتۂ عرش ہے، جبکہ امامِ مبینؑ میں تمام معجزات اور جملہ درجات جمع ہیں، خدا کے اسماءُ الحسنیٰ کی قسم کہ امامؑ سے کوئی مرتبہ باہر نہیں ہے، پس اے عاشقانِ نورِ امامؑ! تم کو یہ عشق مبارک ہو!

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۳۱۔ اکتوبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

معرفتِ آیات

آیات سب سے پہلے قرآنِ حکیم میں ہیں، پھر آفاق و انفس میں (۴۱ : ۵۳) اور حظیرۂ قدس میں بھی آیات ہیں جہاں امامِ مبینؑ کی ظہور گاہ ہے (۳۶ : ۱۲) اور حظیرۂ قدس کا ایک حوالہ (۲۷ : ۹۳) ہے، جہاں آیاتِ کُبرٰی کی معرفت عارفین کو حاصل ہوتی ہے، اور یہ عالمِ شخصی کا سب سے اعلیٰ مقام ہے، اور یہی مقام امامِ مبینؑ کی ظہور گاہ بھی ہے اور نزدیک لائی ہوئی بہشت بھی، اور رتبۂ کوہِ طور بھی ہے اور عالمِ شخصی کے لئے لوحِ محفوظ بھی، اور بہت کچھ ہے، اور جن عظیم معجزات = آیات کی معرفت ضروری ہے وہ سب یہاں موجود ہیں، میں نے الگ الگ مقالوں میں حظیرۂ قدس کے بارے میں بہت کچھ لکھ دیا ہے، آپ میرے تمام مقالوں کو پڑھیں۔

سورۂ نمل کے آخر میں جو عظیم الشّان آیۂ معرفت ہے اس کا ایک لفظی ترجمہ یہ ہے: ان سے کہو تعریف اللہ ہی کے لئے ہے، عنقریب وہ تمہیں اپنی آیات = معجزات دکھا دے گا اور تم انہیں پہچان لو گے، اور تیرا ربّ بے خبر نہیں ہے ان اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو (۲۷ : ۹۳)۔

سورۂ ذاریات (۵۱ : ۵۶) میں ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (وَلِیَعْرِفُوْنِ)

ترجمہ: اور میں نے جنّوں اور آدمیوں کو اس غرض سے پیدا کیا ہے کہ

وہ میری عبادت کریں (اور مجھ کو پہچان لیں)۔ مزید وضاحت کے لئے کتاب علمی بہار صد ۱۴۱ کو دیکھیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
بدھ یکم نومبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ایک زندہ نما مُردہ شخص

سورۂ انعام (۶: ۱۲۲) میں چشمِ بصیرت سے دیکھو، ایک زندہ نما مُردہ شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے روحِ چہارم کی حیاتِ طیّبہ میں زندہ کر کے ایک نور عطا کر دیا، جس کے ذریعے سے وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے (یعنی عالمِ شخصی میں) کیا وہ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہوا ہو اور کسی طرح ان سے نہ نکلتا ہو؟

آپ سورۂ نحل (۱۶: ۲۱) میں اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ (مُردہ ہیں نہ کہ زندہ) کے ارشاد کو بھی غور سے دیکھیں: یہ لوگ وہ مُردے نہیں جو دفنائے گئے ہوں بلکہ یہ سچ ہے کہ یہ لوگ زندہ نما مُردے ہیں، آپ آیت کو تماماً پڑھ کر دیکھیں کہ اس کا اصل سبب کیا ہو سکتا ہے۔

حضرتِ پیر فرماتے ہیں:۔

بصورت زندہ اما جان ندارند
اگر دارند جان جانان ندارند

ترجمہ: ظاہراً وہ زندہ نظر آتے ہیں، مگر ان میں جان نہیں ہے، اگر جان ہے تو ان کا جانان نہیں ہے۔ اے عزیزان! میں کسی سے بحث نہیں

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کر رہا ہوں، بلکہ یہ درسِ حکمت آپ ہی کے لئے ہے، کیونکہ مجھے آپ کی رُوحانی ترقی بے حد عزیز ہے، اور بفضلِ خداوندِ ارحم الرّاحمین نور میں فنا ہو جانا ممکن ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۲۔ نومبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جانورانِ انسان نُما

قسط: ۱

سورۂ اعراف (۷: ۱۷۹) ترجمۂ آیۂ شریفہ:-

اور یہ حقیقت ہے کہ بہت سے جنّ اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنّم ہی کے لئے پیدا کیا ہے، ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں، ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں، ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں، وہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گئے گزرے، یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت میں کھوئے گئے ہیں۔ آپ سورۂ فرقان (۲۵) آیت ۴۴ میں بھی دیکھیں، پس یہاں یہ کہنا بالکل درست ہے کہ یہ لوگ جانورانِ انسان نما ہیں۔

ہم ہر چیز کو قرآنِ حکیم کی روشنی میں پہچاننا چاہتے ہیں، اگرچہ ہم عالمِ انسانی کے حق میں سب سے زیادہ خیر خواہ ہیں، اس کا ایک روشن ثبوت یہ ہے کہ ہم ہمیشہ الخلقُ عیالُ اللہ پر کامل یقین رکھتے ہیں، اور ہمارا نظریّہ یہ ہے کہ خدا نے امامؑ کو اس لئے مقرر کیا ہے کہ وہ قیامت کی طوفانی دعوت سے تمام لوگوں کو عالمِ شخصی میں جمع کر لیتا ہے، جہاں سب کو بہشت کے لئے تیار کیا جاتا ہے، اور بہشت کی بہت بڑی بادشاہی اس بات کی مقتضی ہے کہ سب لوگ اس کو دیکھیں اور تعریف کریں، اور حیرت زدہ ہوں، اور شاہانِ بہشت کی

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تعظیم کریں، بلکہ سجدہ بھی کریں، کیونکہ جنّت کا ہر بادشاہ اپنے باپ آدمؑ کی صورت پر ہوگا، اور آدمؑ رحمان کی صورت پر تھا، پس جنّت کا ہر بادشاہ جو آدمؑ کی طرح مُعلّمِ ربّانی بھی ہوگا، اس کے لئے سجدہ کیا جائے گا۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۳۔ نومبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نورِ مُجسّم اور کتابِ مُبین (۵ : ۱۵)

آیۂ کریمہ کی ترتیبِ پُرحکمت میں پہلے نور کا ذکر آیا ہے، اور اس کے بعد کتابِ مبین کا نام ہے، اس کی حکمت یہ ہے کہ پہلے خدا نے آنحضرتؐ کو نورِ مُجسّم (زندہ نور) بنایا، اور پھر مرتبۂ نبوت و رسالت سے نوازتے ہوئے آپ پر قرآنِ حکیم کو نازل فرمایا، نورِ مُجسّم کا مطلب ہے ایسا ربانی مُعلّم جو قرآنِ حکیم کے باطن اور تاویلی اسرار سے باخبر ہو، یہ عظیم مرتبہ رسولِ اکرمؐ کے بعد آپؐ کے برحق جانشین کو عطا ہوا۔

اللہ تعالیٰ کی بے مثال کتاب کی عظمت و برتری کی شان اس کے علم و حکمت کو ظاہر کرنے سے معلوم ہو جاتی ہے، اس لئے قرآن کے ساتھ ہمیشہ دنیا میں مُعلّمِ ربّانی کا موجود و حاضر رہنا لازمی اور ضروری ہے، جو خود اس آیت کے ارشاد کے مطابق یہ نور خدا کی طرف سے آیا ہے۔

آپ خوب غور کر کے دانائی سے جواب دیں: سورۂ مائدہ (۵ : ۱۵) کیمطابق نور اور کتابِ مبین ایک ساتھ ہیں یا نہیں؟ جواب: یقیناً نور یعنی کتابِ ناطق (۴۵: ۲۹، ۲۳ : ۶۲) جو زندہ نور ہے وہ ہمیشہ قرآن کے ساتھ حاضر و موجود ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۴۔ نومبر ۲۰۰۰ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اہلُ الذِکر ائمّۂ آلِ محمّد صلعم

الذِکر رسولِ پاکؐ کے اسمائے مبارک میں سے ہے، نیز یہ قرآن کا نام ہے، اور ذکر سے اسمِ اعظم بھی مراد ہے، جس سے خاصانِ الٰہی خدا کا ذکر کرتے رہتے ہیں، ان تمام معنوں کے ساتھ اہلِ ذکر أئمّۂ طاہرین علیہم السّلام ہیں، سورۂ نحل (۱۶: ۴۳) کا ترجمہ ہے: پس اگر تم نہیں جانتے ہو تو اہلِ ذکر (امامِ آلِ محمّدؐ) سے پوچھ لو۔

پوچھنے کے لئے چند خاص شرطیں ہیں منجملہ تم امامِ آلِ محمّدؐ میں فنا ہو جاؤ پھر دیکھو کہ تم اس سے پوچھتے رہتے ہو یا وہ خود تم کو بتاتا رہتا ہے:

برجانِ من چو نورِ امامِ زمان بتافت
لیلُ السّرار بودم و شمسُ الضحیٰ شدم

ترجمہ: جب میری روح پر امامِ زمانؑ کا نور طلوع ہوا، تو میں جو قبلاً شبِ تاریک تھا، اب روزِ روشن ہو گیا (از دیوانِ حکیم پیر ناصر خسروؒ)۔

اے عزیزان! جب تم حقیقی اطاعت و فرمان برداری اور کمالِ عشق سے امامِ زمانؑ میں فنا ہو جاؤ گے تو یقیناً اس کا نور تمہاری روح میں طلوع ہو کر تمہارے باطن کو منوّر بنا دے گا، اللہ و رسولؐ کی طرف سے دنیا میں نورِ ہدایت موجود ہونے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے، تم ہمیشہ دعا کرتے رہو۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   اتوار ۵۔ نومبر ۲۰۰۰ء

آیاتِ نور کی وحدت وسالمیّت

اگرچہ نظامِ شمسی میں سورج، چاند اور بہت سے ستارے الگ الگ ہیں، لیکن ان سب کی روشنی کی ایک کُلّی وحدت وسالمیّت ہے، اسی طرح قرآنِ حکیم میں جتنی آیاتِ نور ہیں وہ سب کی سب مربوط اور ایک ہیں، ان تمام میں خدائے واحد ویکتا کے نور کا بیان ہے، اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، لہٰذا اس کی تجلّی آسمان میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔

اللہ کے نور کی سماوی تجلّی عظیم فرشتوں میں اور ارضی تجلّی انبیاؑ و اولیاء علیہم السّلام میں ہوتی ہے، حضرت محمّد مصطفےٰ رسول اللہ صلعم میں اللہ کے نور کی سب سے عظیم تجلّی تھی، اسی لئے قرآنِ پاک میں آپؐ کا ایک نام سراجِ منیر = روشن چراغ ہے (۳۳: ۴۶)۔

نبوّت یقیناً آنحضرتؐ پر ختم ہوئی، مگر یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نورِ ہدایت کو ائمۂ آلِ محمدؐ کے سلسلے میں باقی و جاری رکھا ہے۔

سورۂ توبہ (۹) کی آیت ۳۲ میں ارشادِ ربّانی ہے:۔

وہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے بجھائیں اور اللہ تعالیٰ کو سوائے اس کے کچھ منظور نہیں ہے کہ اپنے نور کو پورا کرے اگرچہ کافر اُسے ناپسند کریں۔ آپ سورۂ صف (۶۱) کی آیت ۸ کو بھی دیکھیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   پیر ۶، نومبر ۲۰۰۰ء

اللہ تعالیٰ کے خاص اور عظیم معجزات

قدرت کی عام نشانیاں سب لوگ دیکھ رہے ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے آفاق و انفس میں جن آیات کو دکھانے کا وعدہ فرمایا ہے (۴۱ : ۵۳) وہ خاص اور عظیم معجزات ہیں، اور ان کا تعلق چشمِ بصیرت سے ہے، جو لوگ عظیم معجزات کے بارے میں شک کرتے ہیں وہ خدا کی قدرت میں شک کرتے ہیں، انہوں نے حدیثِ نوافل کو نہیں سمجھا ہے، اللہ ان کو چشمِ بصیرت عطا کرے!

اے عزیزان تم پر خدا کا بڑا فضل و احسان ہے کہ تم نے حدیثِ نوافل کو اتنی تفصیلات کے ساتھ پڑھا ہے اور ان شاء اللہ اس پر یقین بھی کیا ہوگا، الحمد للہ۔

اللہ اپنے جس بندے کو اپنے نور میں فنا کر لیتا ہے وہ کیا کیا عظیم معجزات دیکھتا ہے؟ اور کیا کیا اسرار سنتا ہے؟ اور کیسے کیسے عجیب و غریب احوال اس پر گزرتے ہیں؟ اس کا اندازہ کون کر سکتا ہے، سوائے اس شخص کے جو علم الیقین کی حد میں ہمیشہ پڑھتے اور سنتے رہے، اس سلسلے میں دانش گاہِ خانۂ حکمت کی کتابیں بہت ہی مفید ثابت ہو سکتی ہیں، ان کتابوں کو پڑھتے رہو اور اگر سننے کا موقعہ ہو تو سنتے بھی رہو۔

دُعا ہے کہ خداوندِ تعالیٰ عنقریب دنیا میں روحانی انقلاب لائے! اور

روحانیت کے عجائب و غرائب کو سب دیکھ سکیں! تو ان شاء اللہ تمام دنیا والے ایک ہو جائیں گے، اور ان کو بہت زیادہ خوشی ہو گی جو پہلے ہی سے اس عالمِ وحدت کو جانتے تھے، خدا کرے کہ ظاہری سائنس کی ترقی روحانی سائنس سے جا ملے، جس کے زیرِ اثر دنیا کے سب لوگ ایک ہو جائیں، آمین! یا ربّ العالمین!!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
اتوار ۱۲، نومبر ۲۰۰۰ء

اللہ تعالیٰ کا پاک دیدار = ملاقات

بحوالہ سورۃ انعام (۶) آیت ۳۱-۳۲ :

ترجمہ : نقصان میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اللہ سے اپنی ملاقات کی اطلاع کو جھوٹ قرار دیا، جب اچانک وہ گھڑی آجائے گی تو یہی لوگ کہیں گے افسوس! ہم سے اس معاملہ میں کیسی تقصیر ہوئی اور ان کا حال یہ ہوگا کہ اپنی پیٹھوں پر اپنے گناہوں کا بوجھ لادے ہوئے ہوں گے، دیکھو! کیسا برا بوجھ ہے جو یہ اٹھا رہے ہیں، دنیا کی زندگی تو ایک کھیل اور ایک تماشا ہے، حقیقت میں آخرت ہی کا مقام ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو زیاں کاری سے بچنا چاہتے ہیں، پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہ لو گے؟

نیز ارشاد ہے : قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (۱۸ : ۱۱۰)۔

ترجمہ : اے نبیؐ کہو کہ میں تو ایک انسان ہوں تم ہی جیسا، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا خدا بس ایک ہی خدا ہے، پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اسے چاہئے کہ نیک عمل کرے اور بندگی میں اپنے رب کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کرے۔

ترجمہ ارشاد ہے: اور جنہوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا ہے وہ عذاب میں حاضر رکھے جائیں گے (۳۰: ۱۶)۔

یہاں یہ ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا کی آیات کو کونسے لوگ جھٹلاتے ہیں، آیا یہ وہ لوگ ہیں جو خدا کو نہیں مانتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں، وہ تو خدا کو نہ ماننے کی وجہ سے پھر خدا کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں یعنی خدا کی آیات کے بارے میں بحث نہیں کر سکتے ہیں، اور اس کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے، اس لئے اس میں کوئی اہم تاویل ہے اور وہ تاویل یہ ہے جو خود صاحبِ تاویل (علیؑ) نے فرمایا کہ أئمۂ آلِ محمدؐ آیاتُ اللہ ہیں، دیکھئے کوکبِ دری، بابِ سوم، منقبت ۸۰۔

قرآنِ حکیم میں لقاءُ اللہ = خدا کی ملاقات کے مضمون پر بہت سی آیات ہیں، آپ ان سب کا مطالعہ کریں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۳۔ نومبر ۲۰۰۰ء

نوٹ: قرآن میں سرتاسر جہاں کہیں بھی نیک عمل کا ذکر آیا ہے، اس میں علم کا راز بھی مخفی ہے، کیونکہ علم کے بغیر عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

عالمِ خیال

انسان بڑا ناشکرا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمتوں کو نہ تو پہچانتا ہے جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے، اور نہ ہی شکر کرتا ہے، انسان پر خداوند کریم کے جو جو احسانات ہیں ان کو کوئی فردِ بشر شمار ہی نہیں کر سکتا، اللہ کا ایک عظیم احسان یہ بھی ہے کہ اس نے ہر آدمی کو ایک عالمِ خیال عطا کیا ہے، جو ایک بڑا عجیب و غریب عالم ہے، اگر ذکر و عبادت اور علم و حکمت کے ذریعے سے اس میں کافی صفائی اور روشنی پیدا ہو جائے، تو یہ کُلّی طور پر بہشت کا عالم ہو سکتا ہے، اگر خدا کے فضل و کرم سے ایسا ہو سکا، تو یہ عالمِ شخصی ہو جانے کے بعد ممکن ہوگا، جس پر قیامت کے جملہ احوال گزر جائیں گے۔

عالمِ خیال جب عام حالت میں اتنا عجیب و غریب ہے، تو پھر اس میں روحانی انقلاب آنے کے بعد یہ کتنا معجزاتی ہوگا! یہی وجہ ہے کہ امامِ زمان علیہ السّلام اپنے بعض مریدوں کو ان کی اپنی درخواست پر بیتُ الخیال کا خصوصی اور باطنی طریقہ تمام ضروری اور لازمی ہدایات کے ساتھ بتاتے ہیں، آپ کو البتہ عام خیال کا خوب تجربہ ہے کہ یہ بے مثال قوّت آپ کے لئے کس سرعت سے کام کر رہی ہے کہ اس کے مقابلے میں برق بھی ہیچ ہے۔

میں ایک عام انسان کی حیثیت سے بذریعۂ خیال شرق و غرب کے تمام

ساتھیوں سے ملاقات کرتا ہوں، اور یہ میرے لئے کوئی خاص بات نہیں، بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ہر آدمی کے لئے ایک عطیّہ ہے، جو حیوان کو نصیب نہیں ہوا۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۱۶، نومبر ۲۰۰۰ء

ایمانی رُوح کا فرِشتہ ہو جانا

بحکمِ پروردگار ایماندار اور نیکوکار روح کا فرشتہ ہونا یقینی امر ہے، اِنْ شَاءَ اللہ یہ بلند مرتبہ ڈاکٹر زرینہ (مرحومہ) کو بفضلِ خدا حاصل ہو چکا ہو گا، آمین! یاربَّ العٰلمین! ہم سب ساتھی یہ عاجزانہ دعا کرتے ہیں کہ ڈاکٹر زرینہ کی نیک خواہش کے مطابق ان کے اہلِ خانہ حقیقی علم اور عملِ صالح میں نیک نام ہو جائیں، آمین! الٰہی ان کو دین اور دنیا کی برکتوں سے نوازنا! اور ان پر ہمیشہ مہربان ہو جانا!

یاربَّ العزّت! تو اپنی رحمتِ بے نہایت سے ہمارے ادارے میں بہت سے عالی ہمت افراد کو پیدا کر، تاکہ ڈاکٹر زرینہ اپنے اس ادارے کی ترقی کو دیکھ کر شادمان ہو جائے!

میں اس موقع پر اپنے تمام عزیزوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ حقیقی علم اور نیک عمل میں بہت زیادہ ترقی کریں، اس کی بہت بڑی ضرورت ہے، ان شاءاللہ کائنات مُسخر ہو گی، یہ اس وقت ممکن ہے جبکہ آپ سب کے سب مل کر چار بہترین خدمات کو سرانجام دیں، وہ چار خدمات یہ ہیں: خدمتِ قرآن، خدمتِ اسلام، خدمتِ جماعت، خدمتِ انسانیت، اگر آپ کی یہ چاروں خدمات سب سے اعلیٰ، سب سے بہترین اور سب سے بے مثال ہیں تو تسخیرِ کائنات آپ کو مبارک ہو! آمین!

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی جمعرات ۱۶ نومبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

حقیقی مومن کا نُورانی خواب

کسی ملک میں ایک حقیقی مومن شدید تکالیف سے گزر رہا تھا، جن کی وجہ سے وہ بار بار قاضی الحاجات کی بارگاہِ اقدس میں گریہ وزاری کرتا رہتا تھا، اس نے ایک باسعادت رات میں بڑا عجیب نورانی خواب دیکھا کہ حضرتِ امام سلطان محمدّ شاہ صلوات اللہ علیہ اس کے پاس تشریف فرما ہیں، حضرتِ امامؑ کے جسمِ مبارک پر سفید اُونی چوغہ ہے، جس پر بہت سارے میڈل (MEDAL) اس طرح سجائے ہوئے ہیں کہ کوئی جگہ خالی نہیں ہے، امامِ عالی مقامؑ نے مومن سے پوچھا: جانتے ہو کہ میرے چوغے پر یہ کیا چیزیں ہیں؟ اس مُرید نے بصد عاجزی عرض کی کہ مولا بہتر جانتے ہیں، تب امامِ زمانؑ نے جواباً فرمایا کہ یہ سب میرے ظاہری عملدار ہیں، پھر امامؑ نے اپنے چوغے کے اندر کی طرف کے بہت سے تمغوں کو دکھاتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرے باطنی عملدار ہیں، اور فرمایا کہ تم باطنی عملداروں میں سے ہو۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۱۷، نومبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دوستانِ خُدا

سورۂ یونس (۱۰ : ۶۲-۶۴) میں ارشاد ہے :

اَلَآ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡهِمۡ وَلَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ لَهُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَفِی الۡاٰخِرَةِ۔

ترجمہ : سنو! جو اللہ کے دوست ہیں جو حقیقی معنوں میں ایماندار اور پرہیزگار ہیں، ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا موقع نہیں ہے، دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ان کے لئے بشارت ہی بشارت ہے۔

حدیثِ قدسی نوافل کے شروع میں ارشاد ہے :

اِنَّ اللّٰهَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ ....

ترجمہ : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلانِ جنگ ہے اور میرا بندہ میری طرف سے فرض کی ہوئی ان چیزوں سے جو مجھے پسندیدہ ہیں، میرا قرب نہیں حاصل کر سکتا، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

سے وہ دیکھتا ہے اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں جو میں کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے پس و پیش نہیں ہوتا، جیسا کہ مجھے اس مومن کی جان کے بارے میں پس و پیش ہوتا ہے، جو موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اس ناگواری کو پسند نہیں کرتا (بحوالۂ صحیح البخاری، جلدِ سوم، حدیث ۱۴۲۲، ص ۵۵۸)۔

مزید وضاحت کے لئے دیکھئے کتاب عملی تصوّف اور روحانی سائنس، عنوانِ معجزۂ نوافل، قسطِ اوّل و دوم۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعہ ۱۷، نومبر ۲۰۰۰ء

صاحبانِ امر

سورۂ نساء (۴ : ۵۹) میں ارشاد ہے :

ترجمہ : اے وہ لوگو ! جو ایمان لا چکے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو، اور (ان کی) جو تم میں (اللہ کے) امر والے ہیں، پس اگر تم کسی بات میں جھگڑا کرو تو اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو، یہی سب سے بہتر اور اچھی تاویل ہے۔

نیز ارشاد ہے : ترجمہ : اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی بات آئی انہوں نے اس کو مشہور کر دیا، اور اگر وہ اسے رسولؐ تک اور ان میں سے جو (اللہ کے) امر والے ہیں ان تک پہنچاتے، تو جو بات کی تہ تک پہنچ جاتے ہیں وہ اس (کی حقیقت) کو جان جاتے، اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت (بھی نہ ہوتی) تو بہت تھوڑوں کے سوا تم سب شیطان کی پیروی کر لیتے (۴ : ۸۳)۔

اس مضمون کی دوسری آیت میں ایک لفظ کی وضاحت ضروری ہے وہ ہے :

یَسۡتَنۡبِطُوۡنَہٗ = اِسۡتِنۡبَاط = اخذِ مطلب = اخذِ نتیجہ =

اِنتخاب = اِستِخراج۔

اِستِنتاج = اخذِ نتیجہ = اِستِخراج = اِستِنباط۔

اِستنباط کے اصل معنی ہیں کنواں کھود کر پہلے پہل پانی نکالنا۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

منگل ۲۱۔ نومبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسمِ اعظم اور امام کا نور

سورۂ ابراہیم (۱۴: ۲۴-۲۵) میں اسمِ اعظم اور امامِ زمانؑ کے نور کا ایک ساتھ ذکر فرمایا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔

ترجمہ: (اے رسولؐ) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے پاک کلمہ (اسمِ اعظم) کی مثال کیسی دی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے، اس کی جڑ زمین میں محکم ہے اور اس کی شاخ آسمان میں جا پہنچی ہے وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

اس مبارک ارشاد میں ایک پاک کلمہ سے اسمِ اعظم مراد ہے اور پاک درخت رسولِ پاکؐ کی مبارک شخصیت ہے جس کی جڑ زمینِ دین میں مضبوط ہے اور اس کی شاخ یعنی امامِ آلِ محمدؑ کا نور حظیرۂ قدس کے آسمان میں پہنچا ہے، جہاں اسمِ اعظم کا نور اور امامؑ کا نور ایک ہے، اور یہ نورِ واحد گوہرِ عقل کی صورت میں

ہمیشہ پھل دیتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ اس سے بصیرت اور معرفت والوں کو نصیحت حاصل ہو۔

خوب یاد رہے کہ پاک کلمہ اسمِ اعظم ہے اور پاک درخت رسولِ اکرمؐ کی پاکیزہ شخصیت ہے اور امامِ زمانؑ کا نور جو اسی پاک درخت کی وہ شاخ ہے جو عالمِ علوی میں پہنچی ہے جہاں اسمِ اعظم کے ساتھ ایک ہوگئی ہے اس لئے کہ وہاں عالمِ وحدت ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ تذکرۂ پاک ایک طرف سے اسمِ اعظم سے متعلق ہے اور دوسری طرف سے امامِ آلِ محمدؐ کے نور سے متعلق ہے، ورنہ دنیا میں کوئی ایسا درخت کہاں ہے جس کی شاخ آسمانِ ظاہر میں پہنچی ہو اور اس کا پھل ہمیشہ آسمان ہی میں مل رہا ہو، یہ ایک ایسی حیران کُن حکمت ہے کہ اس سے عُقَلاء کے لئے ہمیشہ حیرت ہونی چاہئے، الحمد للہ ربّ العالمین! آپ تمام عزیزان اس پر (DISCUSS) کریں، اور اس تاویلی حکمت کو کتابِ وجہِ دین، کلام نمبر ۱، ص ۱۶ میں بھی پڑھیں۔

اے عاشقین! یہ اصولی حکمت بھول نہ جاؤ کہ حضرتِ امامِ اقدس علیہ السلام عالمِ سفلی میں نورِ مُجسّم ہے اور عالمِ علوی میں نورِ مُجرّد۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۲۲۔ نومبر ۲۰۰۰ء

ہر زمانے میں روحانی قیامت کا برپا ہو جانا اور دینِ حق کا تمام ادیان پر غالب آنا

ارشادِ حق تعالیٰ ہے:

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (۹: ۳۲؛ ۶۱: ۸)۔

ترجمہ: وہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے بجھائیں اور اللہ تعالیٰ کو سوائے اس کے کچھ منظور نہیں ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا کرے، اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں۔

نیز ارشاد ہے:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (۹: ۳۳؛ ۴۸: ۲۸؛ ۶۱: ۹)۔

ترجمہ: (اللہ) وہی ہے جس نے اپنے رسولؐ کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرک اُسے ناپسند ہی کریں۔

سب سے پہلے روحانی اور مخفی قیامت زمانۂ نبوت میں برپا ہوئی تھی جس میں پہلی بار دینِ حق باقی ادیان پر غالب ہوا اور دنیا بھر کے لوگ بشکلِ ذرّات خدا

کے دینِ مجسّم (آنحضرتؐ) میں داخل ہو گئے تھے، آپ سورۂ نصر کو چشمِ بصیرت سے دیکھیں (۱۱۰: ۱-۳) اس کے بعد ہر امامؑ کے زمانے میں ایک روحانی قیامت برپا ہوتی آئی ہے، جس میں دینِ حق ادیانِ عالم پر غالب ہوتا آیا ہے (۱۷ :۷۱)۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۲۳۔ نومبر ۲۰۰۰ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آیۂ استخلاف کے بعض اسرار

ارشادِ حق تعالیٰ ہے :

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۲۴ : ۵۵)۔

ترجمہ : تم میں سے جو لوگ حقیقی معنوں میں ایمان لا چکے ہیں اور نیک عمل کرتے رہے ہیں جیسا کہ نیک عمل کرنے کا حق ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور وہ ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے ضرور تمکین دے گا اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو ان حقائق کے جاننے کے بعد ناشکری کرے پس وہی لوگ فاسق ہیں۔

تاویلی وضاحت : دراصل یہ خلیفے سلاطینِ بہشت

ہیں جو دنیا میں دینِ حق کی برکت سے خود شناسی کی دولت سے مالا مال ہوئے تھے، اسی کا نام حقیقی ایمان اور نیک عمل ہے، اب بہشت میں یہ سلاطین جو بامعرفت مومن ہونے کی وجہ سے زمینِ نفسِ کلّی میں تاجِ خلافت سے سرفراز ہو چکے ہیں، وہ دینِ حق کو علم و معرفت کے ذریعہ سے اہلِ بہشت میں معروف کر دیں گے، کیونکہ سلاطینِ بہشت کا جو دینِ حق ہے اسی کو تمام اہلِ بہشت نے قبول کرنا ہے، اور وہاں کوئی خوف نہیں کہ دعوتِ حق میں کوئی رکاوٹ ہو، اس کے سوا ہم قرآن میں کہیں بھی نہیں دیکھتے ہیں کہ کسی دور میں حقیقی مومنین سب کے سب روئے زمین پر خدا کے خلیفہ ہوئے ہوں اور انہوں نے کسی خوف کے بغیر دینِ حق کی دعوت کو سیارۂ زمین پر پھیلائی ہو۔

اور اس میں یہ بات بھی ہے کہ زمین سے مراد وہ تمام کائنات ہے جو نفسِ کُلّی کی لپیٹ میں ہے، بالفاظِ دیگر خود نفسِ کُلّی اللہ کی سب سے بڑی وسیع زمین ہے، اور اللہ کی خلافت بحقیقت زمینِ نفسِ کُلّی میں ہے جبکہ نفسِ کُلّی کی دو تعبیریں ہوتی ہیں کہ جب وہ عقلِ کُلّی کے ساتھ ہے تو آسمان ہے اور جب اُس سے الگ ہے تو زمین ہے، اور ویسے بھی اہلِ حکمت جانتے ہیں کہ عقلِ کُلّی سب سے اعلیٰ آسمان ہے، اور نفسِ کُلّی سب سے وسیع زمین، اور کسی شک کے بغیر حضرتِ آدمؑ کی خلافت نفسِ کُلّی کی زمین میں تھی۔

اور آیت کا یہ فرمانا کہ خدا نے بہت سے لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا یہ سلطنتِ بہشت کی حقیقت ہے کہ بہشت میں جو سلاطین ہوتے ہیں وہ اپنے اپنے دائرے میں خدا کے خلیفہ بھی ہوتے ہیں اور جو خدا کا خلیفہ ہوتا ہے اس کی درست ترین عبادت کا کیا کہنا!

قارئین کو یہ بھی سوچنا ہے کہ آیت کا خطاب قرآن کے عام قانون کے

مطابق تمام مسلمانوں سے ہے، پھر اس میں تخصیص ہے کہ جو لوگ حقیقی معنوں میں ایمان لائے اور جو حسبِ منشائے الٰہی نیک اعمال کو انجام دیں انہی سے اللہ نے یہ وعدہ کیا ہے، اور یہ روحانی ترقی کا اشارہ ہے کہ جو لوگ سفرِ روحانیت میں آگے سے آگے جاتے ہیں ان کے ساتھ اللہ ایسا وعدہ فرماتا ہے، ورنہ تمام ایمان والوں میں سے یہ کس طرح ممکن ہے کہ خدا سب کو چھوڑ کر ایک گروہ سے کوئی خاص وعدہ کرے، قرآن جو کچھ فرماتا ہے وہ سب کے سامنے ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ چشمِ بصیرت سے دیکھنے اور عقلِ کامل سے سوچنے کی ضرورت ہے۔

مولا تمام عزیزوں کو چشمِ بصیرت اور عقلِ کامل عطا فرمائے، آمین! یاربَّ العالمین!!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۲۵ نومبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ایک میں سب میں

انیـرَ ہَیم دَسـپرا اغماے جاجی فدا — اَیَنا ہَیم دستلا اغماے جاجی فدا
ضِمنے ہَیم آسرا تھِتنے ہَیم آبلا — اِلجی ہَیم یردڈا اغماے جاجی فدا
اکھیَنیَم اَیکنا شؤنن ہَیم آلِسترا — لغن ہَیم آغرا اغماے جاجی فدا
ترق ہَیم غمیَس آتا فُلغُوہی ہَیم بلس تا — بجے الپ ہَیم گرس تا اغماے جاجی فدا
کُرپن ہَیم گلاب تا نقطا ہَیم کتاب تا — کِرِشن ہَیم عُقاب تا اغماے جاجی فدا
اُنے شُلے لذت اکھیَس اُنے ہِرے حکمت اکھیَس — اُنے برے دولت اکھیَس اغماے جاجی فدا
اَلتُملَر اِچھر کے گُوہی اَلجنے گنے نظر کے گُوہی — او مُسے نور بے برکے گُوہی اغماے جاجی فدا
ذکرِ خفی بالے اُن نورِ جلی بالے اُن — علمے غنی بالے اُن اغماے جاجی فدا
عشقے پرلُوے اِچھر لَجنے جیپ لُم نظر — او مُسَتم نورے برا اغماے جاجی فدا
نورے ہلَنثڈ ڈَرمنی اِن اَیکل پھرمنی — مشکلے گٹ تھَرمنی اغماے جاجی فدا
گوہس لُو جہان الیَل جی مکئے تجان الیَل — گنجِ نہان الیَل اغماے جاجی فدا
شاہِ حسینان الیَل نورے فرشتان الیَل — رُومڈے سلطان الیَل اغماے جاجی فدا
جا اَس لُم جہانے سکٹ خدایے نور خدایے رکث — میرنے دیا حجاب فنکث اغماے جاجی فدا
جیمکے تجان ئیڈبا کنزِ قرآن ئیڈبا — گنجِ نہان ئیڈبا اغماے جاجی فدا
علمے سمندر عُظُم عشقے غتینّخ بُٹ ہُرم — اِنے ہِیرایون ڈم اُیُم اغماے جاجی فدا
دِپنے فُٹرا بیچی ژُورُوگا ہمیش گو بیچی ہُچو — نورے قدمے لَیئے ٹھغو اغماے جاجی فدا

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بُٹ ہُیر اُو فَس مَنی اَڈِم کے وَس گَس مَنی
جی اُ نے گنے گَس مَنی اغما لے جاجی فدا

اَوَلبیم دال آتا دَنن بَیَم لال آتا
قُشل بَیَم بجال آتا اغما لے جاجی فدا

غلیس بَیَم جَو رڈا آتا گھرڈے مُر جے ہلنڈ آتا
رُوح لوسا کے ہلنڈ آتا اغما لے جاجی فدا

خَٹ پا بَیَم لے دَل دَڈا اکے دَرُم کے دَل دَڈا
اَیَشُم رُو ے یَل دَڈا اغما لے جاجی فدا

عقلے غریب امیر تا متھن بَیَم اسیر آتا
مدد عَجِن نصیر آتا اغما لے جاجی فدا

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
اتوار ۲۶، نومبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ایک بروشسکی نظم بعنوانِ

ایک میں سب ہیں

کا ترجمہ

۱۔ میں کئی مثالوں اور کئی معنوں میں مرا ہوا تھا، لے مظہرِ نورِ خدا! تو نے مجھے ازراہِ کرم زندہ کر دیا، زہے نصیب! میری جان تیرے لئے فدا ہو!
میں خوابِ غفلت میں سوئے پڑا تھا تو نے ہی اپنی رحمت سے مجھے بیدار کر دیا، زہے نصیب! میری جان قربان ہو!

۲۔ میں بہت پہلے ہی سے علمی غذاؤں کے لئے سخت بھوکا تھا، تو نے اپنی مہربانی سے مجھے خوب شکم سیر کر کے کھلا دیا ہے، میں جامۂ جان کے نہ ہونے سے سرمازدہ ہو گیا تھا، تو نے ہی کرم کر کے مجھے رُوحانی لباس میں ملبوس کر دیا۔
میں علم و ادب میں بہت ہی پس ماندہ تھا تو نے مجھ پر بہت احسان کیا اور مجھے بہت ترقی عنایت کی، زہے نصیب! میری جان تجھ سے فدا ہو!

۳۔ میں تو کچھ بھی نہیں جانتا تھا اب تو نے اپنی عنایتِ بے نہایت سے بہت کچھ سکھا دیا ہے، میں چشمِ بصیرت سے بے بہرہ تھا تو نے مجھے سب کچھ دکھا دیا۔

میں فی المثل گونگا تھا تو نے مجھے ایک عمدہ قوتِ گویائی عطا کر دی، زہے نصیب! میری جان بار بار قربان ہو!

۴۔ میں علمِ دین میں بڑا مفلس تھا اب میں تیری رحمت سے تو نگر ہو گیا ہوں، میں ایک پرندہ سے گرا ہوا پر تھا تو نے مجھے پرندہ بنا دیا۔
میں ایک ناکارہ چیز کی طرح تھا اب مجھے تو نے آراستہ پیراستہ بنا دیا، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۵۔ میں کُرپن (ایک چھوٹی سی گھاس کا ننھا سا پھول جو سطحِ زمین کے برابر ہوتا ہے) تھا تو نے مجھے گلِ سُرخ بنا دیا، میں ایک ذرّہ یا نقطہ کے برابر بھی نہ تھا اور یہ تیرا بہت بڑا احسان ہے کہ مجھے اب ایک زندہ کتاب بنا دیا۔
میں ایک چھوٹی سی چڑیا کی طرح تھا، لیکن تیری نوازش نے مجھے ایک عقاب بنا دیا، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۶۔ تیری محبت کی شیرینی بہت ہی عجیب ہے، تیرے راز کی حکمت بڑی نرالی ہے۔
تیری باتوں کی دولت بڑی عجیب و غریب ہے، زہے نصیب! جانِ من فدائے تُو باد!

۷۔ میرے کان کی روحانی آواز بھی تو ہے، میری آنکھ کی روحانی نظر بھی تو ہے۔
دل و زبان سے ادا ہونے والا اسمِ مبارک بھی تو ہے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۸۔ ذکرِ خفی بھی تو ہی ہے، نورِ جلی بھی تو ہی ہے۔

علم وحکمت کا غنی بھی تو ہی ہے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۹۔ تو عشق کی بانسری کی رسیلی آواز ہے (مراد صورِ اسرافیل کی آواز) میری آنکھ کی باطنی نظر بھی تو ہے۔
میری زبان پر آنے والا کلمۂ نور بھی تو ہے، زہے نصیب! میری جان تجھ سے فدا!

۱۰۔ اب ماہتابِ نور بدرِ کامل ہو گیا اور معشوقِ جان میری طرف متوجہ ہونے لگا
اب عقدۂ مشکل کھل جانے لگا، زہے نصیب! میری جان بار بار فدا ہو!

۱۱۔ اے عزیز! تیرے دل میں اک جہان ہے اس کو دیکھنے کے لئے سعیٔ بلیغ کر، جانوں کی بھی ایک جان ہوتی ہے اس کو دیکھنے کے لئے کوشش کر۔
ایک گنجِ مخفی تجھ میں ہے اس کو پانے کے لئے جدّ و جہد کر، زہے نصیب! جانِ من قربان ہو!

۱۲۔ اے عزیزِ من! شاہِ حسینان کے دیدارِ باجمال و باجلال کو حاصل کر، ایک نورانی فرشتہ کو دیکھ لے۔
سلطانِ روحانی کے پُرنور دیدار کو دیکھ لے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۱۳۔ وہ میرے عالمِ شخصی کا نور ہے، وہ خدا کا نور اور صبغۃ اللہ (رنگِ خدا) ہے۔
وہ ہمارے لئے حجاب کو ہٹا کر آرہا ہے، زہے نصیب! میری جان نثار ہو!

۱۴۔ میں نے جانوں کی جان کو دیکھا ہے، اور کنزِ قرآن کو پایا ہے۔

اور گنجِ مخفی کا عرفان حاصل ہوا ہے، زہے نصیب! میری جان نچھاور ہو!

۱۵۔ بحرِ علم بڑا عمیق ہے، شمشیرِ عشق بہت ہی تیز ہے۔
اس کا راز سب سے عظیم ہے، زہے نصیب! جانِ من فدا ہو!

۱۶۔ اے جانِ جان! برق کی طرح چشمِ زدن میں میرے پاس آجا، یہ لے
میری روح، ہمیشہ اپنے پاس رکھ۔
اپنا نورانی قدم میرے سر پر رکھ کر مجھ کو شرف بخش دے، زہے نصیب!
میری جان تجھ سے فدا ہو!

۱۷۔ روتے روتے آنسو بھی ختم ہو رہے ہیں اب میرا جسم بھی مُڑ مُڑ کر پیچیدہ
اور عجیب سا ہو گیا ہے۔
میری جان تیرے عشق میں بِک گئی ہے، زہے نصیب! میری جان
تیرے لئے فرشِ راہ ہو!

۱۸۔ میں تو گر چکا تھا تو نے مجھے اٹھا لیا، میں ایک بہت معمولی پتھر تھا لیکن تو نے
مجھے لعل بنا دیا۔
میرے اعضاء تیرے عشق کی مشقتوں سے بکھر گئے تھے تو نے از سرِ نو
ان کو جوڑ کر درست کر دیا ہے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۱۹۔ میں روحانی بیمار تھا تو نے مجھے شفا بخشی ہے اور اپنا عاشق بنا لیا ہے۔
اور اگر عالمِ شخصی کو دیکھا جائے تو تُو نے مجھے آفتاب و ماہتاب بنا دیا ہے،
زہے نصیب! جانِ من فدا ہو!

۲۰۔ میں محفل میں سب سے پست مقام پر تھا تو نے مجھے اوپر سے اوپر بٹھایا
یہاں تک کہ مجھے بالانشین کر دیا۔
تو نے از راہِ حکمت مجھے سماوی انائے علوی کا سایہ یہاں لایا ہے، زہے

نصیب! میری جان بار بار تجھ سے فدا ہو!

۲۱۔ میں تو عقل میں سب سے غریب تھا لیکن تو نے مجھے امیر بنا دیا اور میں تو تجھ سے بہت ہی دور تھا، لیکن تو نے بتدریج مجھ کو اپنی طرف قریب سے قریب تر بنا دیا۔
اور تو نے مجھے مدد دے دے کر نصیر بنا دیا، زہے نصیب! میری جان ہر وقت تجھ سے فدا ہوتی رہے!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ
پیر ۲۷، نومبر ۲۰۰۰ء

ایک بڑا عجیب و غریب نورانی خواب

سورۂ بقرہ (۲: ۱۴۰) میں فرمایا گیا ہے:-

ترجمہ: اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جس کے ذمے اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے۔

اس دفعہ امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کی مبارک تشریف آوری کی شان انتہائی عظیم تھی، ہم اس کی تعریف نہیں کر سکتے، اس نورانی بہار سے تمام جماعتیں بے حد خوش تھیں، اب مولا کی بابرکت تشریف واپس ہونے کے لئے تقریباً ایک ہفتہ باقی تھا کہ ایک مہربان عملدار نے اس خاکسار کا نام سی آف کمیٹی میں درج کرایا، اور آخر میں ایک نامہربان عملدار نے میرے نام کو اس لسٹ سے کاٹ دیا، جس کی وجہ سے میں دل ہی دل میں بڑا مغموم ہوا، دریں اثنا یہ شعر زبان پر وارد ہوئے:-

علم سے دشمنی نہ کر نادان!
تا نہ ہو ظالما! تیرا نقصان
یہ دشمنِ علم سب کا دشمن ہے
وہ شقی ہے کہ رب کا دشمن ہے

میرے دل و دماغ میں اسی حق تلفی کی شکایت تھی کہ میں نے ۱۴ نومبر ۲۰۰۰ء کو ایک عظیم نورانی خواب دیکھا، ایک پرانا باغ جیسا مقام ہے، یکایک مولانا حاضر

امام علیہ السلام اپنے اس غلام کے پاس جلوہ فرما ہو گیا، دستِ مبارک سے دو لطیف لقمے کھلا دئے جو غالباً اپنے پاک کھانے سے تھے، پھر بڑی عنایت یہ ہوئی کہ میں نے مولا کے دستِ راست کی دو پاک انگلیاں چاٹ لیں جن میں کوئی پاک طعام لگا ہوا تھا، مگر مجھے یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس عمل کا حکم ظاہر میں تھا یا باطن میں!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۲۸، نومبر ۲۰۰۰ء

علیؑ آنحضرتؐ کا بھائی، وزیر، وصی، وارث اور ولی تھا

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے یہ روایت منقول ہے، آپ فرماتے ہیں کہ جب آیتِ کریمہ:

وَاَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (۲۶ : ۲۱۴)

ترجمہ: اور آپ اپنے سب سے زیادہ قریب کے کنبہ والوں کو ڈرائیے (دعوت کریں)، نازل ہوئی تو آنحضرت صلعم نے ایک پیالہ دودھ اور بکری کی ایک ران دسترخوان پر رکھ کر خاندانِ بنی عبدالمطلب کو جمع کیا جو چالیس مردوں پر مشتمل تھا مگر دس نوجوان تو ایسے تھے کہ ان میں سے ہر فرد ایک مینا = (LAMB) (بھیڑ یا بکری کا بچہ) اکیلا ہی کھا سکتا تھا اور ایک مشک دودھ پی سکتا تھا، پھر بھی ان لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا پیا، اس روز ابولہب بھی ان کے ساتھ تھا، جب خورد و نوش سے فارغ ہو چکے تو رسولِ اکرم صلعم نے ان سب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے بنی عبدالمطلب! میری اطاعت کرو تو تم سب زمین کے بادشاہ اور حکمران بن جاؤ گے، اور میں تم سے پورے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ اب تک پروردگارِ عالم نے دنیا میں جتنے پیغمبر بھیجے ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک وصی، اور وزیر، بھائی، اور وارث، اور ولی مقرر فرمایا تھا، تو آج تم میں کون ایسا جوان مرد ہے جو میرا وصی، میرا وارث، میرا ولی، میرا بھائی اور میرا وزیر بنے گا؟ اتنا سننا تھا کہ سب پر خاموشی

چھاگئی، مگر آنحضرت صلعم نے اتمامِ حجت کے طور پر ان میں سے ایک ایک کے سامنے فرداً فرداً یہ دعوت پیش کی، لیکن کسی نے آپ کی اس دعوت کو قبول نہ کیا، اِلا آنکہ میں باقی رہ گیا تھا، اس وقت میں سب سے کم سن تھا مگر جب رسول اللہ صلعم نے میرے سامنے اپنی یہ دعوت پیش کی تو میں نے مؤدبانہ عرض کیا کہ اے پیغمبرِ خدا صلعم میں آپ کا وصی، وزیر، بھائی، وارث اور ولی بنوں گا آپؑ نے فرمایا کہ ہاں! اے علیؑ تمہیں میرے وصی، میرے وزیر، میرے بھائی، میرے وارث اور میرے ولی ہو، جب بنی عبد المطلب مجلس سے باہر نکلے تو ابولہب نے ان سے کہا کہ تم نے آج جو کچھ دیکھا ہے کیا اس سے تم کو اپنے صاحب محمدؐ کی جادوگری کا ثبوت نہیں ملتا کہ اس نے تمہارے سامنے دسترخوان پر بکری کی ران رکھی اور دودھ کا ایک پیالہ جس سے تم لوگ خوب شکم سیر ہوگئے، پھر کیا تھا کہ وہ سب کے سب ابولہب کی اس بات کو سن کر ٹھٹھا کرنے لگے، اور حضرت ابوطالب سے کہنے لگے کہ تمہارا بیٹا تم پر مقدم ہوگیا (بحوالۂ دعائم الاسلام، حصۂ اوّل، اردو، ص ۳۱)۔

آسمانی کتاب کی وراثت کے لئے دیکھیں سورۂ فاطر (۳۵) آیت ۳۲۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۲۹، نومبر ۲۰۰۰ء

خانۂ خدا میں اسمِ اعظم کا معجزہ

اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک مکان ولامکان سے پاک و برتر اور بے نیاز ہے، لیکن اس حکیمِ مطلق کی مصلحت و حکمت یہ تھی کہ جس طرح عالمِ بالا میں عرش ہے اسی طرح زمین پر اللہ کا ایک گھر ہو، تاکہ یہ لوگوں کے لئے روحانی ترقی کا باعث ہو سکے، پس مقامِ شریعت پر اللہ کا گھر خانۂ کعبہ ہے، اور مقامِ حقیقت پر امامؑ خدا کا زندہ گھر ہے، اور امامؑ سے روحانی ملاقات کے لئے بھی ایک خاص گھر بنایا جاتا ہے وہ جماعت خانہ کہلاتا ہے، جس میں روحانی اور نورانی معجزہ ہوتا ہے، اس معجزے کو دیکھنے کے لئے جو شرائط ہیں وہ ہر عاشقِ صادق کے لئے مشکل نہیں، اور جو عاشقِ صادق نہ ہو اس کے لئے مشکل ہو سکتی ہیں۔

قرآنِ حکیم نے یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کی رسّی کو منتشر حالت میں فرداً فرداً پکڑو، بلکہ اس نے تو یہ حکم دیا کہ تم سب مل کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ (۳: ۱۰۳) اس حکمِ عالی میں بہت سی حکمتیں ہیں، اس میں انفرادی حکمت یہ ہے کہ تم اپنے منتشر خیالات کو ایک کر کے اللہ کے ذکر کی رسّی کو مضبوطی سے جاری رکھو، اور اجتماعی حکمت یہ ہے کہ ساری اُمتِ مسلمہ ایک ہو کر اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ، ورنہ اس سے تمہاری قوت وطاقت بہت سے حصّوں میں تقسیم ہو جائے گی، اور تم اسلام کی سب سے بڑی قوت نہیں بن سکو گے، جیسا کہ بن جانے کا حق ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   پیر ۴، دسمبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

قرآنِ حکیم کے خطاب کی گہری حکمتیں

اگر قرآنِ پاک کا خطاب جمع سے ہے تو اس میں واحد بھی ہے، عام بھی ہے اور خاص بھی، ظاہر و باطن بھی ہے، ماضی، حال اور مستقبل بھی، اور مکان و لامکان بھی ہے، ہر پہلو اور ہر طرح سے سوچے بغیر فکرِ قرآن کا حق ادا نہیں ہوگا، اور نہ ہی قرآنِ حکیم کی گہری حکمتیں معلوم ہو سکیں گی، جیسے ارشادِ مبارک (۵:۱۵) کا ترجمہ ہے:۔

تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا ہے اور کتابِ مبین، اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی، ظاہر میں بھی اور عالمِ شخصی میں بھی، مکان میں بھی اور لامکان میں بھی، ہر زمانے میں، ہر وقت کے لئے، چشمِ بصیرت پیدا کر کے دیکھو، کتاب میں نور اور نور میں کتاب کو دیکھو، عوام کی نظر سے بھی دیکھو اور خواص کی نگاہ سے بھی، اور یہ بھی سوچو کہ اگر خدا تمہاری آنکھ ہو جاتا تو تم نور کو کہاں کہاں دیکھتے؟ اگر تم فنا فی الامام ہو جاتے تو تم قرآن میں کیا کیا دیکھتے؟ تم قرآنی آیات میں خوب غور کیا کرو۔

اس شعر کی حکمت کو ضائع نہ کرنا:۔

زنورِ اُو تو ہستی ہیچو پرتو ـــــ حجاب از پیش بردار و تو اُو شو

ترجمہ: تو اس کے نور کی زندہ تصویر ہے، سامنے سے پردہ کو ہٹالے اور تو اس کے ساتھ ایک ہو جا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی منگل ۵، دسمبر ۲۰۰۰ء

ISW
Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

علّامہ نصیر کی بُروشسکی شاعری میں

حقائق ومُعارف

اِنَ لےٗ عجب دُربن کوَنُ و مکان غیئچلہ
آپچیٗ جُنکون ڈُوکش برَین یارےٗ ہُنر بُٹ اُیَم

ترجمہ: اس کے پاس ایک بڑا عجیب و غریب دُوربین ہے جس کے ذریعے دیکھنے سے دونوں جہان کا نظارہ اور مشاہدہ ہوتا ہے، اس کے پاس جا کر کچھ دیر کے لئے دیکھو تو معلوم ہو جائے گا کہ میرے دوست کا ہنر بے حد شیرین ہے۔

درج بالا شعر علامہ ہونزائی کے بُروشسکی عارفانہ کلام کا ایک نمونہ ہے، اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اس کے کلام میں ایسے حقائق و معارف سے لبریز اشعار بہت ہیں۔

یکے از شاگردان

بدھ ۶ دسمبر ۲۰۰۰ ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

میوہ ہائے بہشت جیسے سوالات و جوابات

سوال : ۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی روحِ عالیہ آدمؑ میں کس طریقے سے پھونک دی؟

سوال : ۲۔ اس انتہائی عظیم الشّان روح کا دوسرا نام کیا ہے؟

سوال : ۳۔ نورٌ علیٰ نورٍ کا سلسلہ کب سے شروع ہوا؟

سوال : ۴۔ کیا حضرتِ آدمؑ سے پہلے بھی نور کا سلسلہ تھا؟

سوال : ۵۔ مولانا ھُنَیدؑ کون تھا؟

سوال : ۶۔ کیا سُنّتِ الٰہی میں کبھی تبدیلی آتی ہے؟

سوال : ۷۔ کیا نورٌ علیٰ نورٍ اللہ کی سُنّت ہے؟

سوال : ۸۔ کیا خدا کی خدائی میں بے شمار آدم ہوئے ہیں؟

سوال : ۹۔ کیا آدمِ سراندیپ آدمِ اوّل ہے؟

سوال : ۱۰۔ کیا آپ آدمِ زمانؑ کو پہچانتے ہیں؟

سوال : ۱۱۔ کیا آلِ ابراہیمؑ کے بعد آلِ محمدؐ نور کا ایک ہی سلسلہ ہے؟

نوٹ: ہر پُرحکمت سوال کے حجاب میں ایسا ہی جواب پوشیدہ ہے، لہٰذا سوال و جواب دونوں کی ایک ساتھ تعریف کی گئی۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۷، دسمبر ۲۰۰۰ء

ترجمۂ سورۃ الانشقاق (۸۴)

اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

جب آسمان پھٹ جائے گا، اور وہ اپنے ربّ کا (حکم) سن لے گا اور وہ اسی لائق ہے، اور جب زمین پھیلادی جائے گی، اور جو کچھ اس میں ہے وہ اسے نکال ڈالے گی اور خالی ہو جائے گی، اور اپنے ربّ کا (حکم) سن لے گی اور اسی لائق ہے، اے انسان بے شک تو اپنے ربّ کی طرف (پہنچنے میں) خوب تکلیف اٹھانے والا ہے پھر اس کو ملنا ہے، پس جس کو اس کا اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا، پس اس سے عنقریب آسان حساب لیا جائے گا، اور وہ اپنے اہل کی طرف خوش خوش لوٹے گا، اور جس کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا گیا، وہ عنقریب موت مانگے گا اور جہنم میں داخل ہوگا، بیشک وہ اپنے اہل میں خوش وخرم تھا، اس نے گمان کیا تھا کہ وہ ہرگز نہ لوٹے گا، کیوں نہیں؟ اس کا ربّ بیشک اسے دیکھتا تھا، سو میں قسم کھاتا ہوں شام کی سرخی کی، اور رات کی اور جو (اس میں) سمٹ آتی ہے، اور چاند کی جب وہ مکمل ہو جائے، تم کو درجہ بدرجہ ضرور چڑھنا ہے، سو انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے؟ اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے، بلکہ جن لوگوں نے کفر کیا (منکر) وہ جھٹلاتے ہیں، اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ (دلوں میں) بھر رکھتے ہیں، سو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا، سوائے

ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے ان کے لئے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

سُورۂ انشقاق کی چند تاویلی حکمتیں

اس تاویل میں رُوحانی قیامت اور عالمِ شخصی کے آسمان وزمین کے احوال کا تذکرہ ہے، جیسے آسمان کا پھٹ جانا یعنی ظاہری آسمان کا غائب ہو جانا اور اس کی جگہ رُوحانی آسمان اور لامکان کا ظہور، رُوحانی خطاب کی سماعت، شخصی زمین کو حدودِ کائنات تک پھیلا دینا، اور اس زمین کا کثیف سے لطیف ہو کر اپنے ربّ کا خطاب سننا، انسان کو اپنے ربّ تک پہنچنے کے لئے تکلیف لازمی ہے، تاکہ زندگی ہی میں انتہائی قرب اور وصل نصیب ہو، اگر ایسا ہوا اور نامۂ اعمال اس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسان حساب لیا جائے گا، اور وہ اپنے لوگوں کی طرف خوش خوش لوٹے گا، یہاں جیتے جی مرکر لوٹنے کا اشارہ ہے، کیونکہ جسمانی موت سے قبل نفسانی موت کے ذریعے قیامت کا تجربہ کرنے سے علم ومعرفت کے خزانے حاصل ہوتے ہیں، اور خوش خوش اپنے لوگوں کی طرف لوٹنے کے یہی معنی ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۷، دسمبر ۲۰۰۰ء

گنجِ مخفی کا نُورانی راستہ

اے صاحبانِ عقل! اے اہلِ بصیرت! تمہاری سب سے بڑی حکمت اور سب سے اعلیٰ دانائی یہ ہے کہ تم اطاعت اور عشق و محبت سے امامِ زمانِ آلِ محمدؑ میں فنا ہو جاؤ، کیونکہ اللہ کی زندہ صراطِ مستقیم اور گنجِ مخفی کا نورانی راستہ وہی ہے آسمانی عشق کی قسم! آؤ، ہم اللہ تعالیٰ کی بے مثال کتاب قرآن کی ایک بے مثال آیت (۴۱: ۳۰-۳۱) کو غور سے پڑھتے ہیں:

ترجمہ: جن لوگوں نے جان و دل اور اخلاص و یقین سے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے (اور ان کو اسمِ اعظم عطا ہوا) اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کرو گے وہ تمہاری ہوگی یہ ہے سامانِ ضیافت اُس ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے"۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات، ۷، دسمبر ۲۰۰۰ء

میوہ ہائے بہشت جیسے شیریں و پُر مغز

سوالات و جوابات

سوال : ۱ ۔ کہتے ہیں کہ عالمِ شخصی کی بلندیوں میں ایک مخفی اور گُلّی کتاب ہے، کیا آپ نے سنا ہے کہ اس کا کیا نام ہے ؟

سوال : ۲ ۔ کسی عارف نے کہا ہے کہ خدا کی بادشاہی میں ایک کائنات کے بعد دوسری کائنات بنتی ہے، اور یہ لا ابتدا و لا انتہا سلسلہ ہے، کیونکہ خدا کی ذات قدیم ہے، اور اس کی صفات بھی ہمیشہ ہیں، جس کے ساتھ ساتھ اس کی بادشاہی بھی ہمیشہ ہے، اور بادشاہی میں ہر چیز ہوتی ہے۔

سوال : ۳ ۔ ہر چیز ہلاک ہو جاتی ہے مگر وجہُ اللہ (امامؑ) باقی رہتا ہے، ہر چیز اس لئے ہلاک ہو جاتی ہے کہ قانونِ تجدّد کے مطابق اس جیسی چیز پھر سے وجود میں آتی ہے۔

سوال : ۴ ۔ اللہ کا امرِ کُنْ (ہو جا) قدیم ہے جس کے تحت کائنات کی بقا و فنا کا سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ جاری ہے۔

سوال : ۵ ۔ اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کر کے حکم دیا کہ لکھ، قلم نے عرض کیا: کیا لکھوں؟ تو خدا نے کیا فرمایا ؟ اور قلم نے کیا لکھا ؟ اس میں یہی حکمت ہے جس کے بارے میں میں نے سوال کیا، یعنی فرمایا کہ لکھ: مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ = جو کچھ تھا وہ لکھ اور جو کچھ ہوگا وہ لکھ، آپ اس میں سوچ کر

بتائیں آیا یہ قلم کے لئے اللہ کا ہمیشہ کا حکم تھا یا ایک دفعہ کیلئے؟

سوال: ۶۔ درجِ بالا سوالات میں کتابِ مکنون کا اشارہ کہاں ہے؟ آیا کتابِ مکنون میں محدود اسرار ہیں؟ یا لامحدود؟

سوال: ۷۔ عقل سے علم کا کیا رشتہ ہے؟

سوال: ۸۔ حظیرۂ قدس اور امامِ مبینؑ میں کیا ربط ہے؟

سوال: ۹۔ تمام چیزوں کے لپیٹنے اور گننے کے کیا معنی ہیں؟ اور خدا کا یہ کام کہاں ہوتا ہے کہ وہ تمام چیزوں کو لپیٹتا بھی ہے اور گنتا بھی ہے؟ اس میں لپیٹنے کی کیا صورت بنتی ہے اور گنتی کا کیا عدد بنتا ہے؟

سوال: ۱۰۔ عاد، عدد اور معدود میں کیا فرق ہے؟

نوٹ: ہر پُرحکمت سوال کے حجاب میں ایسا ہی جواب پوشیدہ ہے، لہٰذا سوال و جواب دونوں کی ایک ساتھ تعریف کی گئی۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعہ ۸۔ دسمبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اشیائے کائنات کی سہ گونہ عبادات

۱۔ ہر چیز اپنی نماز اور تسبیح جانتی ہے۔

۲۔ ہر چیز اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے۔

۳۔ کائنات کی ہر چیز اللہ کے لئے سجدہ کرتی رہتی ہے۔

۴۔ مگر سوال ہے کہ ہر چیز کی یہ عبادت شعوری ہے یا غیر شعوری؟ عرفانی ہے یا تسخیری؟ زبانِ حال سے ہے یا زبانِ قال ہے؟ ہر چیز یہ عبادت کہاں کرتی ہے؟ عالمِ ظاہر میں یا عالمِ شخصی میں؟

۵۔ کیا عالمِ ذرّ کی تمام چیزیں فرشتوں کی حیثیت سے آدمِ زمان ع کا سجدہ کرتی ہوئی گرتی ہیں؟ آیا یہ حقیقت ہے کہ جب عارف پر روحانی قیامت گزرتی ہے تو اس حال میں تمام چیزیں صورِ اسرافیل کی ہم آہنگی میں اللہ کی حمد کے ساتھ تسبیح خوانی کرتی رہتی ہیں؟ سُبحان اللہ!

۶۔ کیا یہ درست ہے کہ حضرتِ داؤد علیہ السلام صورِ اسرافیل کا ایک زندہ معجزہ تھا؟

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

ہفتہ ۹، دسمبر ۲۰۰۰ء

دَورِ اعظم کی تحقیق

روحانی سائنس کی روشنی میں یہ انکشاف ہوا ہے کہ دورِ اعظم چھ کروڑ سال کا ہے، جس میں ارض و سماء کا تجدُّد ہوتا ہے (۱۴ : ۴۸) جس میں ایک عظیم روح عالمِ امر سے عالمِ خلق میں آتی ہے (۳۶ : ۶۸) دائرۂ دورِ اعظم عالمِ عُلوی اور عالمِ سفلی پر محیط ہے، لہٰذا اس پر گردش کرنے والا اوپر سے نیچے آنے کے لئے اصولاً سرنگون ہو جائے گا، اور آیت میں یہی اشارہ ہے۔

صاحبانِ عقل کو اس قانونِ فطرت پر غور کرنا چاہئے کہ اس کی اصل وجہ کیا ہے کہ انسان شکمِ مادر سے سرنگون ہو کر پیدا ہوتا ہے، شاید یہ کسی دائرے سے گزر جانے کی علامت ہے، یہ بحدِّ قوت یا بحدِّ فعل ہو سکتا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۱ دسمبر ۲۰۰۰ء

رُوحانی قیامت میں قرآنِ حکیم
کی مُتحرّک اور زندہ تاویل پوشیدہ ہے

سورۂ اعراف (۷: ۵۲-۵۳) کو دقّتِ نظر سے پڑھنے اور خوب غور کرنے کی ضرورت ہے، اس ارشاد کا پہلا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کی تفصیل ایک خاص علم سے کی گئی ہے، وہ علمِ قیامت اور علمِ تاویل ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ لوگ کس چیز کے آنے کا انتظار کرتے ہیں؟ جبکہ کوئی چیز آنے والی نہیں، مگر صرف قرآن کی تاویل بصورتِ روحانی قیامت آنے والی ہے۔ مربوط آیت کو پڑھیں۔

مذکورۂ بالا روحانی اور باطنی قیامت حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے زمانے میں برپا ہوئی، الحمدُ لِلّٰہ ربّ العالمین!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۱، دسمبر ۲۰۰۰ء

کتابِ مکنون کے عظیم و اعلیٰ اسرار

سورۂ واقعہ (۵۶) آیات ۷۵ - ۸۰ :-

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ -

ترجمہ : پس میں ستاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں، اور اگر تم جانتے ہو تو یقیناً وہ قسم بہت عظمت والی ہے، یقیناً وہ عزت و کرامت والا قرآن ہے، جو کتابِ مکنون (پوشیدہ کتاب) میں ہے، نہیں اسے کوئی چھوتا سوائے (ان کے) جو پاک کر دیئے گئے ہیں، جو براہِ راست پروردگارِ عالمین کی طرف سے ہے -

تاویلی مفہوم : حظیرۂ قدس میں نہ صرف شمس و قمر ایک ہو جاتے ہیں بلکہ تمام ستارے بھی مل کر ایک بڑا تابندہ نجم ہو جاتے ہیں، اور مشارق و مغارب بھی یکجا ہوئے ہوتے ہیں، واللہ ! وہاں آسمان و زمین بھی متحد ہیں کیونکہ وہ عالمِ وحدت کا انتہائی عظیم راز ہے، ایسے اسرارِ عظیم کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اللہ ایک بہت بڑی قسم کھاتا ہے، بڑی قسم اس لئے کہ یہ اوّل اللہ کی قسم ہے اور پھر مقامِ وحدت پر ہے، نیز اس سے سب سے عظیم اسرار کا باب بھی مفتوح ہو جاتا ہے، اور قرآنِ حکیم کے سب سے

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اعلیٰ مقام کا ذکر ہے، پھر کتابِ مکنون کا ذکر بھی ہے جو تاویلات کا سب سے بڑا خزانہ ہے، پس یہاں اللہ کی یہ قسم اور جوابِ قسم بے مثال ہے۔

کتابِ مکنون کو کوئی چھو نہیں سکتا ہے مگر وہ لوگ جو پاک کئے گئے ہیں، اس پاکیزگی کا معیار قرآن کے باطن اور روحانیت میں ہے، یقیناً اس میں بہت بڑی سخت ریاضت ہے، جس کو بحیثیتِ مجموعی قیامت کہا جاتا ہے، تب کوئی مومنِ سالک عارفِ پاک ہو جاتا ہے، اور کتابِ مکنون کو ہاتھ میں لے سکتا ہے اور اس میں قرآنی اور روحانی اسرار کو پڑھ سکتا ہے۔

چونکہ کتابِ مکنون خزانۂ خزائنِ تاویلات ہے اس لئے کوئی امکانی تاویل اس سے باہر نہیں ہے، اسی معنیٰ میں قرآنِ کریم اس میں سمایا ہوا ہے، پس بہت بڑی سعادت اور عظیم نیک بختی ہے ان شہیدانِ روحانی کی جو فنا فی الامامؑ ہو کر کتابِ مکنون کو نہ صرف چھو سکتے ہیں، بلکہ اس کو پڑھ بھی لیتے ہیں اور اس کا (DEMONSTRATION) بھی کرتے ہیں، جیسا کہ اس کا حق ہے، الحمد للہ رب العلمین!

اللہ کرے ہمارے عزیزان ان اسرار کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دے سکیں!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بموقعۂ یومِ سعیدِ ولادتِ امامِ زمانؑ

بدھ ۱۳۔ دسمبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

رحمتِ عالمین کے اسرارِ عظیم

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ محمّدی کو فرشتۂ اعظم کی صورت میں پیدا کیا، یہی نور فرشتۂ قلم و لوح اور فرشتۂ عقلِ کُلّی بھی تھا، اور نفسِ کُلّی بھی، اور یہی نورِ اقدس نور الانوار بھی تھا جس سے تمام انبیا و ائمّہ علیہم السّلام پیدا ہوئے، اور جملہ انبیا و ائمّہ علیہم السّلام کے توسط سے آنحضرتؐ تمام عوالمِ شخصی کے لئے رحمتِ کُلّ مقرر ہوئے، بحوالۂ سورۂ انبیاء (۲۱ : ۱۰۷)۔

یہاں یہ حکمت بھی خوب یاد رہے کہ نورِ محمّدؐ و علیؑ ایک ہی ہے کیونکہ عالمِ وحدت کا شمس و قمر ایک ہیں، قلم اور لوح ایک ہیں، عقلِ کُلّی اور نفسِ کُلّی ایک ہیں، آسمان و زمین بھی ایک ہیں۔

حدیثِ وحدتِ نورِ محمّدؐ و نورِ علیؑ کا ترجمہ: رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے اور وہ نور آدم کو پیدا کرنے سے چودہ ہزار سال پیشتر خدائے عزّ و جلّ کی درگاہ میں طاعت اور تقدیس کرتا تھا جب آدمؑ کو پیدا کیا اس نور کو آدمؑ کے صُلب میں رکھا اور برابر ایک صلب سے دوسرے صلب میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو عبد المطلب کے صلب میں قرار دیا پھر اس نور کو دو حصّوں میں منقسم کیا میرے حصّے کو عبد اللہؑ کی پشت میں قائم کیا اور علی کے حصّے کو ابو طالبؑ کے صلب میں پس علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے (بحوالۂ کوکبِ دری، باب دوم، منقبت نمبر ۱)

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی جمعرات ۱۴، دسمبر ۲۰۰۰ء

روحانی قیامت

سورۃ الانبیاء (۲۱) آیات ۱۰۴ - ۱۰۷ :-

یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ: جس دن ہم لپیٹ لیں گے آسمان کو جیسے لپیٹا جاتا ہے طومار خطوں کا (اور) جیسے ہم نے پہلی بار (مخلوق) کو خلق کیا تھا دوبارہ بھی اسے پیدا کر دیں گے یہ وعدہ ہم پر (لازمی) ہے یقیناً ہم اسے (پورا) کر کے رہیں گے اور تحقیق ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں بعد نصیحت کے کہ زمین کے وارث ہوں گے میرے نیک بندے یقیناً اس میں (ایک خوشخبری) پہنچا دینا ہے ان لوگوں کے لئے جو عبادت کرنے والے ہیں اور (اے رسولؐ) ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر رحمت بنا کر سب جہانوں کے لئے۔

عارفِ واصل باللہ کی روحانی قیامت میں انتہائی عظیم معجزات اور بیحد حیران کُن عجائب وغرائب ہیں، اللہ تعالیٰ القابض اور الباسط ہے، لہٰذا عارف کی روحانی قیامت میں معرفت کی ایک مکمل مثال قائم کرنے کے لئے عارف کی روح

کو قبض کر کے کائنات میں پھیلا دیتا ہے اور کائنات کو لپیٹ کر عارف کے عالمِ شخصی میں ڈال دیتا ہے، یہ روحانی کام شاید ستّر ہزار بار ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں ان میں سے ہر کائنات ایک زمین بھی ہے، ایک آسمان بھی، اور ایک خلافتِ الٰہیّہ بھی جس کے دینے کا خدا نے حقیقی مومنین سے وعدہ فرمایا ہے (۲۴ : ۵۵) اور اللہ کے خاص بندوں کے لئے وراثت بھی ہے، یہی بہشت بھی ہے اور جنّت کی بادشاہی بھی، مگر یہاں یہ نکتہ یاد رہے کہ جب روحانی قیامت میں خدا کائنات کو لپیٹتا ہے تو کائنات اور عالمِ شخصی کو جسمانی طور پر کچھ نہیں ہوتا ہے۔

لفظِ زبور کتاب کے معنی میں ہے اور یہ حضرتِ داؤد کی آسمانی کتاب کا نام بھی ہے اور مذکورہ آیت (۲۱ : ۱۰۵) میں زبور (کتاب) عالمِ شخصی کی عملی کتاب کیلئے آیا ہے جس میں یہ عملی حقیقت موجود ہے کہ اللہ کے نیک اور نیکوکار بندے کائناتی زمین کے وارث ہوتے ہیں۔

نوٹ : حقیقت میں عابدین وہ لوگ ہیں جو معرفت کے ساتھ عبادت کرتے ہیں کیونکہ قرآن میں چوٹی کی حکمتیں ہوتی ہیں ایسی حکمت کو حکمتِ بالغہ کہا گیا ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
اتوار ۱۷ / دسمبر ۲۰۰۰ء

نفسانی موت قبل از جسمانی موت

ایک ایسے باسعادت مومن کی شخصیت واقعۂ قیامت کی زندہ کتاب ہو جاتی ہے، اب سورۂ حدید (۵۷: ۱۲-۱۴) کو عارفِ کامل کے عالمِ شخصی کے پیشِ نظر خوب غور سے پڑھیں جس میں تمام مومنین و مومنات کا نور رہتا ہے، اور وہ سب غیر شعوری روحانیت میں ہوتے ہیں، صرف عارف شعوری طور پر ان کی نمائندگی کرتا ہے، وہ آج علم الیقین سے سمجھ سکیں گے اور کل بہشت میں اس حقیقت کو نورانی مووِیز میں بڑے آرام سے دیکھ سکیں گے۔

ترجمۂ آیات (۵۷: ۱۲-۱۴):-

جس دن تو دیکھے گا مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کو کہ دوڑتا ہے ان کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف (ان سے خطاب ہوگا) کہ تمہیں بشارت ہو آج کے دن ایسی جنتوں کی جن کے نیچے جاری ہیں نہریں، تم ان میں ہمیشہ رہو گے یہی وہ بڑی کامیابی ہے، اس دن کہیں گے منافق مرد اور منافقہ عورتیں ان کامیاب مومنین سے کہ ہمارا انتظار کرو کہ ہم بھی روشنی حاصل کرلیں تمہارے نور سے، کہا جائیگا کہ تم لوٹ جاؤ اپنے پیچھے (تاریخ میں) پھر جستجو کرو نور کی، پس قائم کر دی جائے گی ان کے درمیان ایک دیوار جس میں ایک در ہوگا، اندر کی طرف اس میں رحمت ہوگی اور باہر کی طرف اس کے سامنے عذاب ہوگا، وہ انہیں پکاریں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نہیں تھے؟ وہ کہیں گے ہاں تھے لیکن تم نے اپنی جانوں کو فتنہ میں ڈالا اور (کسی اور قیامت کے) منتظر رہے اور شک کرتے رہے اور فریب دیا تم کو آرزوؤں نے یہاں تک کہ آگیا حکم اللہ کا اور فریب دیا تم کو اللہ کے بارے میں فریب دینے والے نے۔ نیز دیکھو سورۂ تحریم (۶۶ : ۸)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
پیر ۱۸۔ دسمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

أئمۂ آلِ محمدؐ

اور انکے روحانی اور جسمانی لشکر کا ذکرِ جمیل

ترجمۂ آیۂ شریفہ (سورۂ مائدہ ۵: ۵۴):۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) اللہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہوگا جو مومنوں پر نرم اور کفّار پر سخت ہوں گے جو اللہ کی راہ میں جہادِ ظاہر و باطن کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اللہ وسیع ذرائع کا مالک ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔

اور یہ آیت آیۂ ولایت سے مربوط ہے جس کا ذکر دعائم الاسلام کے حوالہ سے ہو چکا ہے۔

اس آیۂ مبارکہ کے خاص اشارے: اللہ کو محبوب رکھنا اور اللہ کا محبوب ہونا حضرتِ سید الانبیاءؐ کی سب سے خاص صفت ہے، اور آنحضرتؐ کے بعد یہ صفت صرف أئمۂ آلِ محمدؐ ہی کی ہو سکتی ہے، ہر امامؑ کے ذریعہ ایک روحانی قیامت برپا ہوتی ہے اور یہی روحانی جنگ بھی ہے، جس میں امامؑ اور اس کا روحانی لشکر مومنین پر نرم اور کافروں پر سخت ہوتے ہیں، امامؑ کے جسمانی لشکر امامِ وقتؑ کے ارشادات پر عمل کرتے رہتے ہیں اور کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   منگل ۱۹ دسمبر ۲۰۰۰ء

حدیثِ معراج ـ علیؑ آسمانِ چہارم میں

کتابِ سرائر صد۱۱۵ پر یہ حدیثِ شریف درج کی گئی ہے :۔

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے روایت ہے : آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے شبِ معراج میں آسمانِ چہارم تک اٹھایا گیا، تو میں نے وہاں علیؑ کو کُرسیٔ کرامت پر بیٹھا ہوا دیکھا کہ فرشتے اس کے گرداگرد گھیرے ہوئے اُس کی تعظیم و عبادت کر رہے تھے، اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے، پس میں نے پوچھا اے میرے دوست جبرائیل! کیا میرا بھائی علیؑ مجھ سے پہلے ہی اس مقام تک پہنچ چکا ہے؟ تو جبرائیل مجھ سے کہنے لگا یا محمدؐ! حقیقت یہ ہے کہ جب فرشتوں کو علیؑ کی برتری اور منزلت کا علم ہوا تو ان میں علیؑ کو دیکھنے کا شدید شوق پیدا ہوا جس کی وجہ سے انہوں نے اللہ سے شکایت کی کہ ان کو علیؑ کا دیدار کیوں نہیں ہو رہا ہے؟ پس اللہ نے علیؑ کا ایک ہم شکل فرشتہ یعنی یہ فرشتہ پیدا کیا، اور ان پر اس کی بندگی کو لازم کر دیا، پس جب ان کو علیؑ کے دیدار کا شوق ہوتا ہے تو اس فرشتہ کو دیکھتے ہیں اور اس کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے :۔

اور اللہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہی حکیم و علیم ہے (۴۳ : ۸۴)۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی   بدھ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۰ء

تسخیرِ کائنات اور اللہ کی تمام ظاہری اور باطنی نعمتیں

سورۂ لقمان (۳۱ : ۲۰) کو آپ چشمِ معرفت سے پڑھ لیں:۔

ترجمہ: کیا تم لوگ عین الیقین سے نہیں دیکھتے؟ کہ اللہ نے ساری کائنات کی چیزیں تمہارے لئے مسخر کر رکھی ہیں، اور اپنی جملہ ظاہری و باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں۔

اس ارشادِ مبارک میں اللہ تعالیٰ کے بے حدّ و بے حساب احسانات کا مجموعی ذکر فرمایا گیا ہے کہ وہ کریم کارساز اور رحیم بندہ نواز کس طرح ہر روحانی قیامت میں عالمِ اکبر کو لپیٹ کر عالمِ شخصی میں رکھ دیتا ہے!

آپ دانش گاہِ خانۂ حکمت کی تمام کتابوں میں اسی انتہائی عظیم معجزۂ الٰہی کے مبسوط مضمون کو تفصیل سے پڑھ سکتے ہیں، روحانی قیامت کے اسی سب سے عظیم مضمون میں جو حضرتِ امام علیہ السلام کے کرم سے ہے، تمام ضروری مضامین جمع ہیں، آپ ایک بار ہماری تمام کتابوں کو تجرباتی طور پر پڑھ کر دیکھ لیں، ان شاء اللہ! آپ علم و معرفت کی دولت سے مالامال ہو جائیں گے، والسلام!

ن۔ن۔(حبِ علی) ہونزائی

جمعہ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۰ء

علیؑ پر یکے نورِ عالمِ شخصی میں قرآنی معجزات

سورۂ رعد کے آخر (۱۳ : ۴۳) میں ارشاد ہے:

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ۔

ترجمہ: اور (اے رسولؐ) کافر لوگ کہتے ہیں کہ تم پیغمبر نہیں ہو، تو تم (ان سے) کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان (میری رسالت کی) گواہی کے واسطے خدا اور وہ شخص جس کے پاس کتاب (قرآن) کا علم ہے کافی ہیں۔

ترجمۂ قرآن از فرمان علی کے حاشیہ کو بھی دیکھیں، نیز کتاب کوکبِ دُرّی، بابِ اوّل، منقبت ۴۳، ص: ۱۶ کو بھی پڑھیں۔

اس آیۂ شریفہ کے باطن میں عاشقوں کے لئے ایسے عظیم الشّان ایمان افروز روح پرور اسرار ہیں کہ جن کی خوشبوؤں سے ہر عاشق تا ابد مست ہو سکتا ہے، یہاں سمجھنے کے لئے بڑی آسان حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندۂ مقرّب کی آنکھ ہو جاتا ہے، تو کیا یہ کوئی ناممکن بات تھی کہ خدا شاہِ ولایتؑ کی آنکھ ہو چکا تھا؟ اور حضرتِ شاہِ ولایتؑ یعنی مولا علیؑ خدا کی آنکھ سے دیکھ رہا تھا؟ یہ حقیقت اظہر من الشّمس ہے کہ خدا جس کی آنکھ ہو جاتا ہے تو وہ خدا کی آنکھ سے دیکھتا ہے، اور یہ ہرگز شرک نہیں بلکہ یہ خدا کی بہت بڑی عنایت ہے۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

پس خدا کے ساتھ ساتھ مولا علیؑ کے آنحضرتؐ کی رسالت کے گواہ ہونے کی حکمت یہ ہے کہ حضرتِ شاہِ ولایتؑ نے اپنے پُرنور عالمِ شخصی میں نزولِ قرآن کے تمام معجزات کو دیکھا، عالمِ علوی میں بھی اور عالمِ سفلی میں بھی، یعنی امامِ مبینؑ نے خزانۂ کلمۂ کُن سے قلمِ الٰہی میں ظہورِ قرآن کا معجزہ دیکھا، مگر یہاں یہ بات یاد رہے کہ کلمۂ باری اور قلمِ الٰہی میں وحدت ہے، قلمِ الٰہی اور لوحِ محفوظ میں بھی وحدت ہے، اس لئے کہ وہاں عالمِ وحدت ہے، پس مولا علیؑ نے بمرتبۂ عین اللہ لوحِ محفوظ میں قرآن کو دیکھا تھا، اور کتابِ مکنون میں بھی قرآن کے جملہ اسرار کو دیکھا تھا، لہٰذا علیؑ حضورؐ پر قرآن نازل ہونے یا حضورؐ کو قرآن عطا ہو جانے کے ہر معجزہ کو دیکھ رہا تھا جس طرح خدا کا دیکھنا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرتِ امیر المومنینؑ کو اپنے ساتھ آنحضرتؐ کی رسالت کا آسمان پر بھی اور زمین پر بھی گواہ بنا دیا۔

چونکہ کسی معاملہ کا گواہ وہ شخص ہوتا ہے جو اس معاملہ میں حاضر ہوتا ہے، اور قرآن کی زبان میں حاضر کو بھی اور گواہ کو بھی شہید کہا جاتا ہے، پس جس طرح حضورِ انورؐ کی پیغمبری کا گواہِ مطلق خدا تھا اسی طرح علی بھی گواہِ مطلق تھا، اور اس میں آخری اشارہ یہ ہے کہ علیؑ اللہ کا نور ہے اس لئے اللہ سے الگ نہیں ہے، الحمدُ لِلّٰہ ربِّ العٰلمین!!

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۲۵ دسمبر ۲۰۰۰ء

دعائے ابراہیمؑ واسماعیلؑ

سورۂ بقرہ (۲: ۱۲۸-۱۲۹) کو خاص طور پر غور سے پڑھیں :-

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

ترجمہ: اے ہمارے ربّ! اور ہمیں اپنے لئے بدرجۂ انتہا فرمانبردار بنادے اور ہماری ذرّیّت میں سے بھی اپنے لئے ایک ایسی فرمانبردار جماعت بنادے اور ہمیں ہماری عبادت کے قاعدے بتا اور ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان، اے ربّ ہمارے! اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور حکمت سکھائے اُنہیں خوب پاک کردے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

یہاں یہ قرآنی ارشاد ہے کہ حضرتِ ابراہیم اور حضرتِ اسماعیل علیہما السّلام اللہ کے دو انتہائی فرمانبردار بندے ہونے کی دعا کرتے ہیں، اور اپنے سلسلۂ ذرّیّت سے بھی ایک ایسی فرمانبردار جماعت پیدا ہونے کے لئے دعا کرتے ہیں جس سے آلِ ابراہیمؑ کے ائمّہ مراد ہیں، اور انہی اماموں کی جماعت میں سے حضرتِ محمد رسول اللہؐ

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

کے روحانی ظہور اور جسمانی ظہور کیلئے درخواست کرتے ہیں، اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر امام کے عالمِ شخصی میں نورِ محمدیؐ ہی کام کرتا ہے اور ہمیشہ یہی قانون ہے کہ ائمہؑ پر رسولؐ گواہ ہے اور رسولؐ پر اللہ گواہ ہے (۲۲: ۷۸) اور گواہ کا قرآنی لفظ شہید ہے جس میں حاضر ہو کر گواہ ہونے کے معنی بھی ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۲۶؍ دسمبر ۲۰۰۰ء

سب سے عظیم حیران کن راز

سورۂ محمد (۴۷ : ۷) میں ارشاد ہے:۔

يَآ يُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ۔

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط جما دے گا۔

نیز سورۂ آلِ عمران (۳ : ۵۲) میں ارشاد ہے:۔

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: جب عیسیٰؑ نے محسوس کیا کہ بنی اسرائیل کفر و انکار پر آمادہ ہیں، تو اس نے کہا: "کون اللہ کی راہ میں میرا مددگار ہوتا ہے؟" حواریوں نے جواب دیا: "ہم اللہ کے مددگار ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کا سورۂ محمدؐ (۴۷ : ۷) میں یہ فرمانا کہ اے مومنینِ بالیقین اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا، کیا یہ سب سے بڑا حیرت انگیز راز نہیں ہے؟ کیونکہ اللہ قادرِ مطلق ہے وہ کسی مخلوق کی مدد کے لئے ہرگز محتاج نہیں، ہاں یہ حقیقت ہے، مگر وہ اس بات پر بھی

قادر ہے کہ حقیقی مومنین کے ہاتھوں سے عظیم کارنامے انجام دلائے، کیا زمین پر اہلِ ایمان اللہ کے لشکر نہیں ہیں؟

اللہ کے لئے حقیقی مومن کی بہترین مدد یہ ہے کہ جہادِ اکبر کے ذریعے سے عالمِ شخصی کو فتح کرلے تاکہ وہ اللہ کی مدد کا معجزہ دیکھ سکے گا، کیونکہ اللہ کی مدد کے عظیم معجزات عالمِ شخصی ہی میں ہوتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بموقعۂ عید الفطر جمعرات ۲۸، دسمبر ۲۰۰۰ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

مائدۂ عیسیٰؑ مجموعۂ معجزاتِ عالمِ شخصی

سورۂ مائدہ (۵: ۱۱۲-۱۱۴) میں ارشاد ہے :۔

اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ۔

ترجمہ : (حواریوں کے سلسلہ میں) یہ واقعہ بھی یاد رہے کہ جب حواریوں نے کہا "اے عیسیٰؑ ابنِ مریم! کیا آپ کا رب ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک خوان اتار سکتا ہے؟" تو عیسیٰؑ نے کہا اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔ انہوں نے کہا "ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ اُس خوان سے کھانا کھائیں اور ہمارے دل مطمئن ہوں اور ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ نے جو کچھ ہم سے کہا ہے وہ سچ ہے اور ہم اس پر گواہ ہوں" اس پر عیسیٰؑ ابنِ مریم نے دعا کی "خدایا! ہمارے ربّ! ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل کر جو ہمارے لئے اور ہمارے اگلوں پچھلوں کے لئے عید قرار پائے اور تیری طرف سے ایک (عظیم) معجزہ ہو، ہم کو

رزق دے اور تو بہترین رازق ہے۔"

تاویلی وضاحت: مائدۂ عیسیٰؑ سے عالمِ شخصی کے تمام معجزات مراد ہیں، جن میں سرتاسر باطنی نعمتیں ہیں، حضرتِ عیسیٰؑ کے حواری حدودِ دین تھے، مائدۂ عیسیٰؑ اسمِ اعظم کے ذکر کے ذریعے سے نازل ہوتا ہے، وہ بالکل روحانی نعمتوں سے پُر ہوتا ہے، وہ دراصل مجموعۂ معجزاتِ عالمِ شخصی ہے اس میں علم و حکمت اور معرفت کی بے شمار نعمتیں ہیں اور اس میں انبیاء و اولیاء علیہم السّلام کے معجزات ہیں اور یقیناً اس میں قرآن کی تاویلات ہیں، مائدۂ عیسیٰؑ کی جتنی تعریف کریں کم ہے مگر ان تمام نعمتوں کی شکرگزاری اور قدردانی مشکل ہے۔

لوگ صرف اتنا سمجھتے ہیں کہ یہ معجزہ صرف حضرتِ عیسیٰؑ ہی کا معجزہ تھا، اگر سچ مچ ایسا ہے تو ہر پیغمبر کا معجزہ اس کے ساتھ چلا گیا اور اب اللہ کے سچے دین میں کیا باقی رہا، مگر صاحبانِ عقل کے نزدیک ایسا نہیں ہے، خدا کی قسم! عالمِ شخصی میں داخل ہو کر دیکھو امامِ مبینؑ میں تمام انبیاءؑ کے معجزات محفوظ ہیں، خدا کی قسم! ہر معجزہ تازہ بتازہ محفوظ و موجود ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

روزِ جمعہ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۰ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

امثالُ القرآن

قرآنِ حکیم میں بکثرت مثالیں وارد ہوئی ہیں، قرآنِ عظیم کے اس طریق کار میں بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں، لوگ باطنی اور روحانی ممثولات (حقائق و معارف) کو مثالوں کے بغیر نہیں سمجھ سکتے ہیں، لہٰذا یہ امر ضروری تھا کہ طرح طرح کی مثالیں بیان کی جائیں، پس ان مثالوں سے اہلِ بصیرت نے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا، کیونکہ ایک ہی حقیقت کی کئی کئی مثالیں آئی ہیں، جیسے قرآنِ حکیم (۱۷ : ۸۹) نیز (۱۸: ۵۴) میں یہ اشارہ موجود ہے:۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ۔

ترجمہ: اور ہم نے تو (لوگوں کے سمجھانے) کے واسطے اس قرآن میں ہر قسم کی مثلیں ادل بدل کے بیان کر دیں۔

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ۔

ترجمہ: اور ہم نے تو اس قرآن میں لوگوں (کے سمجھانے) کے واسطے ہر طرح کی مثالیں پھیر بدل کر بیان کر دی ہیں۔

مثال تنزیلِ ظاہر ہے اور ممثول تاویلِ باطن ہے، جیسے حَبلُ اللہ = اللہ کی رسّی جو آسمان اور زمین کے درمیان تانی ہوئی ہے، تنزیل اور مثالِ ظاہر ہے، اور اس کا ممثول نورِ امامت ہے جو خدا سے امامِ زمانؑ تک قائم ہے، جو لوگوں کے درمیان

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہے، دوسری مثال میں یہی آسمانی سیڑھی بھی ہے، تیسری مثال میں یہی صراطِ مستقیم اور سبیل اللہ بھی ہے، مگر ان تمام مثالوں میں ایک ہی تاویل ہے، اور وہ نورِ امامت ہے، پس معلوم ہوا کہ قرآنِ حکیم میں طرح طرح سے مثالیں بیان کی گئی ہیں تاکہ لوگ حقیقت کو سمجھ سکیں۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی
سالِ نو، پیر یکم جنوری ۲۰۰۱ء

ICW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

بہشت عطائے الٰہی ہے

جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا

بہشت عطائے الٰہی ہے جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا = عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ (۱۱ : ۱۰۸)، اگر بہشت کا ظاہری جسم کائنات ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا تجدّد کر سکتا ہے، اور یہی اشارہ ہے کئی آیات میں۔

وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ۔

ترجمہ: رہے وہ لوگ جو نیک بخت نکلیں گے، تو وہ جنّت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، اِلّا یہ کہ تیرا ربّ کچھ اور چاہے، ایسی بخشش ان کو ملے گی جس کا سلسلہ کبھی منقطع نہ ہوگا۔

بہشت کے پھل لامقطوعہ اور لاممنوعہ ہیں (۵۶ : ۳۳)، آخرت ہمیشہ کے قرار کی جگہ ہے (۴۰ : ۳۹)، اللہ دارالسّلام کی طرف دعوت دے رہا ہے (۱۰ : ۲۵)، ان کے رب کے پاس ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے (۶ : ۱۲۷)، بہشت میں جو اللہ کی طرف سے رزق ہے وہ کبھی ختم ہونے والا نہیں (۳۸ : ۵۴)۔

جنّت اور اس میں اہلِ جنت کے ہمیشہ ہونے سے متعلق دلائل بہت زیادہ ہیں، مگر ہم نے چند قرآنی دلیلوں پر اکتفا کیا، الحمدُ للہ!

نوٹ: مذکورہ تمام قرآنی حوالہ جات کو آپ قرآن کی مدد سے پڑھیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   منگل ۲ ؍جنوری ۲۰۰۱ء

مختلف سوالات

قسط: ۱

سوال ۱: نفسِ واحدہ کی کیا تعریف ہے؟

سوال ۲: آدمِ ثانی کس پیغمبر کا نام ہے؟

سوال ۳: ابعادِ ثلاثہ کیا اصطلاح ہے؟

سوال ۴: نفس کے تین نام ترتیب سے بتاؤ۔

سوال ۵: ہر عام انسان میں تین روحیں ہوتی ہیں ان کے نام بتاؤ۔

سوال ۶: انسانِ کامل میں جو چوتھی روح ہے اس کا کیا نام ہے؟

سوال ۷: خیال = قوّتِ خیال، نیز عالمِ خیال، خیال = بیتُ الخیال، نیز خیال = جبرائیل، آیا ان معنوں میں ربط و رشتہ ہے یا یہ اتفاق کی بات ہے؟

سوال ۸: کیا لوہے کی بھی روح ہوتی ہے؟

سوال ۹: جملہ کائنات کس چیز سے بنائی گئی ہے؟

سوال ۱۰: آیا اس کائنات کا کوئی پھل ہے؟

سوال ۱۱: کیا روح الارواح کا مطلب جانوں کی جان ہے؟

سوال ۱۲: حکمتِ قرآن کہتی ہے کہ ہر امامِ حق علیہ السلام امامُ النّاس بھی ہے اور امامُ المُتّقین بھی، بتایئے کہ یہ حقیقت کس طرح سے ہے؟

سوال ۱۳: کیا آپ کچھ بتا سکتے ہیں کہ سورۂ یٰسین کا نام قلب القرآن کیوں ہے؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   بدھ ۳ ؍ جنوری ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مختلف سوالات

قسط: ۲

سوال ۱: چہار ارکانِ تصوّف کیا ہیں؟

سوال ۲: چار آسمانی کتابوں کے نام بتاؤ۔

سوال ۳: حضرتِ ابراہیمؑ کی آسمانی کتاب کا کیا نام تھا؟

سوال ۴: کنزِ مخفی کا ذکر کس حدیث میں ہے؟

سوال ۵: عالمِ شخصی کا کوہِ طور کہاں ہے؟

سوال ۶: حظیرۃ قدس کے لفظی معنی کیا ہیں؟

سوال ۷: اللہ تعالیٰ روحانی قیامت میں عالمِ اکبر کو کہاں لپیٹتا ہے؟

سوال ۸: مقامِ معراج کہاں ہے؟

سوال ۹: شعوری قیامت اور غیر شعوری قیامت میں کیا فرق ہے؟

سوال ۱۰: عارف کی قیامت شعوری ہوتی ہے یا غیر شعوری؟

سوال ۱۱: کیا خدا اپنے عارف کی آنکھ ہو جاتا ہے؟ کان بھی؟ ہاتھ اور پاؤں بھی؟

سوال ۱۲: کیا عارف کتابِ مکنون کو ہاتھ میں لے سکتا ہے؟

سوال ۱۳: آیا عارف پر کتابِ مکنون کے اسرارِ عظیم تدریج مکشوف ہو سکتے ہیں؟

سوال ۱۴: کیا آپ نے حدیثِ قدسیٔ نوافل کو بار بار غور سے پڑھ لیا ہے؟

نوٹ : آپ ہمیشہ دعا کریں کہ اللہ اپنی رحمتِ بے پایان سے آپ کو کنزِ معرفت عطا فرمائے، آمین ! یا ربّ العزّت ! اپنے تمام عاشقوں کو معرفت کی دولتِ لازوال سے مالامال فرما ! آمین ! یا ربّ العٰلمین !

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۳، جنوری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مختلف سوالات

قسط: ۳

سوال ۱: کیا یہ بات درست ہے کہ آدمؑ و عیسیٰؑ اللہ کے قانونِ فطرت کے مطابق ماں باپ سے پیدا ہوئے تھے (۳۰ : ۳۰) نیز (۷۶ : ۲)؟

جواب: جی ہاں، یقیناً۔

سوال ۲: قرآنِ حکیم میں حضرتِ آدمؑ کا نام کُل کتنی دفعہ آیا ہے؟

جواب: ۲۵ دفعہ۔

سوال ۳: کیا اُس آدمؑ کے زمانے میں سیّارۂ زمین پر لوگ بستے تھے؟

جواب: جی ہاں، آیۂ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰٓی (۳ : ۳۳) کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اہلِ زمانہ سے منتخب فرمایا تھا، اگر لوگ نہ ہوتے تو آدمؑ کیلئے انتخاب کا لفظ نہ آتا، اور نہ ہی آدمؑ میں الٰہی روح پھونکنے کے لئے رُوحانی قیامت برپا ہوتی، اور نہ آدمؑ نفسِ واحدہ کہلاتا، جبکہ نفسِ واحدہ ایسے انسانِ کامل کا نام ہے جس پر رُوحانی قیامت برپا ہوتی ہے، لہٰذا اس کے عالمِ شخصی میں تمام نفوسِ خلائق جمع ہو جاتے ہیں، اور ایک آیۂ شریفہ کی حکمت (۷ : ۱۷۲) سے یہ راز بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ آدمؑ اگلے آدمؑ کے اعتبار سے ابنِ آدم تھا پھر بفضلِ خدا اپنے دور کا آدمؑ ہوگیا۔

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی — جمعرات ۴ رجنوری ۲۰۰۱ء

مختلف سوالات

قسط : ۴

سوال : ۱ آپ عالمِ ذرّ کے بارے میں کیا جانتے ہیں ؟

سوال : ۲ اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور فرمایا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا (۳ : ۶۹) اس کی تاویل سمجھاؤ۔

جواب : اوّل : اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو درجۂ مستجیبی سے درجہ بدرجہ روحانی ترقی دی، تاآنکہ وہ حظیرۂ قدس میں پہنچ گیا، تب خدا نے اسے کُن (ہو جا) فرمایا تو وہ حقیقی معنوں میں موجود ہو گیا، اس کو حکمائے دین موجود بحق کہتے ہیں، یہی مثال عیسیٰؑ کی بھی ہے کہ شروع میں وہ صرف مستجیب تھا، پھر درجہ بدرجہ حظیرۂ قدس میں پہنچ گیا، جو عالمِ امر ہے، تب خدا نے اسے کُن (ہو جا) فرمایا، اور وہ بحقیقت موجود ہو گیا۔

دوم : حضرتِ عیسیٰؑ اور حضرتِ آدمؑ کی اس مماثلت میں ایک اور بڑی حکمت بھی ہے، وہ یہ ہے کہ جس طرح عیسیٰؑ کے ماں باپ تھے (بحوالۂ بائبل) اسی طرح آدمؑ کے بھی والدین تھے، آدمؑ کا خاص نام تخوم بن بجلاح بن قوامہ بن ورقۃ الدیادی تھا (بحوالۂ سرائر، ص ۳۱، قصۂ آدمؑ)۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۴ جنوری ۲۰۰۱ء

مختلف سوالات

قسط : ۵

سوال : ۱ اسمِ اعظم ذکرِ لسانی ہے یا ذکرِ قلبی؟

سوال : ۲ کیا حق تعالیٰ کا اسمِ اکبر زندہ اور نورِ مجسّم ہوتا ہے؟

سوال : ۳ کیا آپ نے قرآنِ حکیم میں (۷ : ۱۸۰) کو خوب غور سے پڑھا ہے؟

سوال : ۴ ہر شخص کے دل کے کان کے پاس دو ساتھی ہیں، ان کے نام؟ اور کام؟

سوال : ۵ اگر اکثر بُرے خواب آتے ہیں تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے؟

سوال : ۶ خوفِ خدا اور گریہ وزاری سے کیا کیا فائدے ہو سکتے ہیں؟

سوال : ۷ کیا نفسِ امّارہ کی غلامی شیطان کی عبادت ہے؟

سوال : ۸ کیا شیطان ہر وقت یہ کوشش کرتا رہتا ہے کہ مومن ذکرِ خدا کو ذرا بھول جائے تاکہ وہ اس پر حملہ کر کے کوئی نافرمانی کا کام کرا سکے؟

جواب : مومنین و مومنات کی دانائی یہ ہے کہ وہ ہر دم خدا کے ذکر سے وابستہ رہیں تاکہ شیطان مایوس ہو جائے۔

سوال : ۹ وہ بنی آدم کونسے ہیں جو شیطان کی عبادت (۳۶ : ۶۰) کرتے ہیں؟

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۵ جنوری ۲۰۰۱ء

مختلف سوالات

قسط: ۶

سوال: ۱ قیامت کے روز خدا کی میزانِ عدل میں کونسی چیز وزنی ہوگی؟

جواب: علم و حکمت اور معرفت، کیونکہ خیرِ کثیر حکمت میں ہے۔

سوال: ۲ خدا اَسۡرَعُ الۡحَاسِبِیۡنَ ہے (۶: ۶۲) یعنی وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کا نظامِ عدل خود کار طریق پر کام کرتا ہے، اور خدا کی میزانِ عدل کی یہ تعریف ہے، کیا یہ بات درست ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: ۳ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡكَ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا = ہم تم پر ایک بھاری قول ڈالنے والے ہیں (۷۳: ۵) یہ بھاری قول کیا ہے؟

جواب: کلمۂ تامّۂ امرِ کُل جس میں علم و حکمت اور معرفت کی ہر چیز موجود ہے۔

سوال: ۴ حدیثِ ثقلین کے مطابق قرآن اور امامؑ آنحضرتؐ کی طرف سے اُمّت کے لئے دو بھاری چیزیں ہیں، سوال ہے کہ ان کے بھاری ہونے کی کیا تعریف ہو سکتی ہے؟

جواب: اس کا جواب پہلے ہی سے قرآنِ حکیم (۵: ۱۵) میں موجود ہے، یہ نور اور کتاب ہیں، ان میں علم و حکمت، رُشد و ہدایت اور معرفت کا جو وزن ہے

وہ بے مثال اور لاجواب ہے اور انہی اوصاف میں خود بخود عقل و دانش کا ذکر بھی ہے، اور صاحبانِ عقل کے لئے یہ بیان کافی ہے، اَلحَمدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنِّہٖ وَاِحسَانِہٖ۔

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۶ جنوری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جوہرِ سورۂ حدید

مندرجہ ذیل آیۂ شریفہ (۵۷ : ۲۸) کو زمانۂ نبوت کے تناظر میں پڑھیں :-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ یُؤْتِكُمْ كِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَیَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو (حقیقی معنوں میں) اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول محمدؐ پر ایمان لاؤ (جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے، تاکہ) خدا تمہیں اپنی رحمت کا ظاہری اور باطنی حصہ عطا فرمائے اور تمہارے لئے ایک نور مقرر کرے (یعنی نورِ امامت کی معرفت عطا کرے) جس کی روشنی میں تم چل سکو گے (قرآن، اسلام اور عالمِ شخصی میں) اور تمہارے قصور معاف کرے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

نوٹ: اس آیۂ مبارکہ میں اہلِ حقیقت کے لئے بہت سی برکتیں ہیں، اور یہ وہ آیۂ پاک ہے جس کا تمام آیاتِ نور کے ساتھ ایک پُرحکمت ربط ہے، عزیزوں سے ہماری گزارش ہے کہ آپ اس آیۂ پُرحکمت کو جذبۂ جان و دل سے پڑھیں، ربّ العزت آپ کو اس سے بہت سی علمی برکتیں عطا فرمائے، آمین! یا ربّ العالمین!!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی — ہفتہ ۶ / جنوری ۲۰۰۱ء

اَیّامُ اللہ = خدا کے سات دن (۱۴: ۵)

ہفتۂ ظاہر کی طرح عالمِ دین میں بھی سات دن ہیں: آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ، محمدؐ، قائمؑ، یہ ایام اللہ ہیں اور اللہ کے یہی سات دن اپنے تمام زندہ معجزات کے ساتھ عالمِ شخصی میں بھی ہیں، سورۂ ابراہیم (۱۴: ۵) کا تاویلی مفہوم یہ ہے کہ خدا نے حضرتِ موسیٰ کو یہ حکم دیا تھا کہ اپنی قوم کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آؤ، اور ان کو عالمِ شخصی میں ایام اللہ کے معجزات سے آگاہ کرو، اس آیۂ کریمہ میں صبّار ہر اس مومن کی صفت ہے جو روحانی قیامت کی سختی برداشت کرتا ہے، اور شکور کے معنی ہیں عالمِ شخصی کی نعمتوں پر اللہ کا شکر کرنے والا، روحانی حج کے اعتبار سے اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ (۲۲: ۲۸) بھی ایام اللہ ہیں۔

سورۂ ہود (۱۱: ۷) میں ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاۗءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔

اس آیت کی تاویل کا تعلق عالمِ دین اور عالمِ شخصی سے ہے۔

تاویلی مفہوم: اور خدا وہی ہے جس نے عالمِ دین اور عالمِ شخصی کے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں یعنی چھ بڑے اور چھوٹے ادوار میں پیدا کیا اور اس کے عرش کا ظہور بحرِ علم پر ہو گیا تا کہ تم کو آزما کر دیکھے کہ تم میں علم و عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   اتوار، ۷، جنوری ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

بحرِ علم پر عرش

عالمِ شخصی کے بحرِ علم پر خدا کا تخت بھری ہوئی کشتی بھی ہے، وہ ایک نور = فرشتہ = امامِ آلِ محمدؐ = روحِ اعظم = روح الارواح = نفسِ واحدہ = جانوں کی جان ہے، لہٰذا وہ نفوسِ خلائق کا جوہر = گوہر = یک حقیقت ہے، آپ قرآن و حدیث کو چشمِ معرفت سے پڑھیں اِن شاء اللہ اسرارہی اسرار کا مشاہدہ ہوگا، جبکہ خدا حدیثِ قدسی میں فرماتا ہے کہ وہ اپنے دوستوں کی آنکھ ہو سکتا ہے، لیکن افسوس ہے کہ بعض لوگ اس عنایتِ ازلی کے لئے سعی کرنا تو درکنار اس پر یقین بھی نہیں رکھتے۔

دوستانِ عزیز! باور نہ کرنا کفرانِ نعمت ہے، آپ حقیقی عاشقوں کی طرح عاجزی سے بار بار سجودِ شکر گزاری بجالانا، اور ان عظیم قرآنی حکمتوں کو خوب غور سے پڑھنا اور ان کو ہرگز نہ بھولنا، عالمِ شخصی کے بحرِ علم پر عرشِ الٰہی کا ظہور بھری ہوئی کشتی کا ظہور ہے، جس میں حضرتِ امامؑ خود ہی ہے اور اسی میں تمام ارواح کے ذرّات ہیں۔

بحرِ علم پر عرش (۱۱ : ۷) بھری ہوئی کشتی (۳۶ : ۴۱)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۸ر جنوری ۲۰۰۱ء

حجتِ قائمؑ اور حضرتِ قائم علینا سلامہ

خداوندِ تعالیٰ کے یہ دونوں بزرگ نام اسرارِ قیامت کے دو سب سے بڑے خزانے ہیں، ان میں عُرفاء کے لئے علم و حکمت اور معرفت کا ہر زندہ معجزہ موجود ہے، ان تمام مومنین و مومنات کی بہت بڑی سعادت ہے جو انکی معرفت سے بہرہ ور ہیں اور ان کے دوستدار ہیں۔

خدا کے اسمِ اکبر اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم سے کس کو انکار ہو سکتا ہے، قرآن کے سات مقامات پر ح م سے یہی دو بزرگ اسم مراد ہیں، آپ حکیم پیر ناصر خسروؒ کی شہرۂ آفاق کتاب وجہِ دین میں ان کی معرفت حاصل کریں، اور ہمارے ادارے کی کتابوں میں بھی دیکھیں۔

تمام عزیزوں کے دل میں دینی علم کے لئے جو زبردست خواہش ہے وہ مجھے روحانی طور پر مجبور کر رہی ہے کہ میں ہر بار کچھ نہ کچھ خاص باتوں کو آپ کے لئے لکھا کروں، اس سلسلے میں بعض اہم اسرار دہرائے بھی جاتے ہیں، ان شاء اللہ اس کوشش میں صاحبِ دورِ قیامت کی برکات ہوں گی، آمین!

آپ سب دعا کریں تاکہ ہمارے ساتھیوں میں علم و حکمت کی فراوانی ہو!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۸۔ جنوری ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

لسانی اور قلبی مُناجات

مناجات کے معنی ہیں: حمد، التجا، عرض، استدعا، التماس، درخواست، اور ہمارے دستور کے مطابق خدا کے حضور میں گریہ و زاری بھی، یہ زبانی بھی ہوسکتی ہے اور قلبی بھی، انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی، مگر ہر عبادت کے آداب ہوتے ہیں، لہٰذا مناجات کے بھی آداب ہیں۔

سورۂ آلِ عمران (۳: ۱۹۰-۱۹۱) میں چشمِ بصیرت سے دیکھ لیں اور فائدہ حاصل کریں آیت (۳: ۱۹۱) جس میں یادِ الٰہی کی از بس مفید قسموں کی حکمت بیان ہوئی ہے، حق بات تو یہ ہے کہ یہ آیۂ شریفہ صاحبانِ عقل کی شان میں ہے، پس جو لوگ اس عظیم الشان حکم پر عمل کریں وہ صاحبانِ عقل میں سے ہیں۔

مذکورہ آیاتِ کریمہ (۳: ۱۹۰-۱۹۱) اس طرح سے ہیں:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ: زمین اور آسمانوں کی پیدائش میں اور رات اور دن کے باری باری سے آنے میں ان صاحبانِ عقل کے لئے بہت نشانیاں ہیں جو اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے ہر حال

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

میں خدا کو یاد کرتے ہیں اور زمین اور آسمانوں کی ساخت میں غور و فکر کرتے ہیں، (وہ بے اختیار بول اٹھتے ہیں) پروردگار! یہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے، تو پاک ہے اس سے کہ عبث کام کرے، پس اے رب! ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۹ر جنوری ۲۰۰۱ ء

قرآنِ حکیم میں ہر چیز کا بیان ہے

قرآنِ عزیز کے دائمی اور عقلی معجزات میں سے ایک عظیم معجزہ یہ بھی ہے کہ اس کے ظاہر و باطن میں ہر چیز کا بیان ہے (۱۶: ۸۹) پس اللہ تعالیٰ کی اس بے مثال کتاب (قرآن) میں تمام چیزوں کے بیان کے سلسلے میں صاحبانِ عقل کی خصوصیات کا بیان بھی آیا ہے، اور یہ اہلِ ایمان پر خدا کا ایک خاص انعام ہے، تاکہ ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ عقل و دانش کن اقوال و اعمال اور کس قسم کے افکار میں ہے۔

پس اے دوستانِ محترم! قرآنِ حکیم کے ہر مضمون کو اس کی جُملہ متعلقہ آیات کے ساتھ پڑھنا، اور علم و حکمت کے مضمون کے ساتھ صاحبانِ عقل کے مضمون کو بھی کما حقہٗ پڑھنا، دیکھو عقلمندوں کے نزدیک ہر حال میں ذکرِ الٰہی کیوں اتنا ضروری ہے؟ البتہ عقل اللہ کے خزانوں سے آتی ہے، مگر یادِ خدا کے وسیلے سے، یہی وسیلہ علم و حکمت کے لئے بھی مقرر ہے۔

ذکرِ الٰہی کی کثیر قسمیں ہیں، ان میں لسانی اور قلبی مناجات بھی شامل ہیں، اور یہ خاص اذکار میں سے ہیں، آپ دل ہی دل میں خدا سے رجوع کریں، آپ طرح طرح سے نیک دعائیں کرتے رہیں، یقین کرنا کہ وہ سُن رہا ہے اور قبول کر رہا ہے۔

ہر شخص میں ایک جن = نفسِ امّارہ = شیطان ہے اور ایک فرشتہ = عقلِ انسانی = عقلِ جزوی ہے، پس خدا کی یاد سے جو کثرت سے ہو، فرشتے کو قوت ملتی

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

رہتی ہے، تا آنکہ اس سے اچھے اچھے نتائج نکلنے لگتے ہیں اور شیطان کو بار بار شکست ملتی ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۱۰؍ جنوری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وِزڈم آف ہولی بِرِج بلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط: ۱

آج بروزِ جمعرات ۱۱ جنوری ۲۰۰۱ء کو جو خدا کا زبردست احسان ہوا وہ ایک انقلابی احسان ہے، الحمدُ للہ، ہمیں بار بار سجودِ شکر گزاری بجالانا چاہئے، اللہ تعالیٰ کی اس عجیب و غریب قدرت اور حکمت کی تعریف کے لئے انس و جنّ اور ملائکہ کے پاس کہاں الفاظ ہیں کہ اس کریم کارساز اور رحیم بندہ نواز نے مومنین کو حکمت سکھانے کی غرض سے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو الگ الگ پیدا کیا، پھر ان کو روحانیت و نورانیت کے کئی مقامات پر ایک بھی کر دیا، تاکہ جو مومنین معرفت سے آگاہ ہیں، وہ محمدؐ و علیؑ کو جسمانیت میں الگ الگ بھی مانیں اور نورانیت میں ایک بھی مانیں، کیونکہ موسیٰؑ اور ہارونؑ کی شان میں جتنی آیات نازل ہوئی ہیں ان میں یہی حقیقت ہے، اور آپ کو علم ہو چکا ہے کہ بہت سی باتوں میں موسیٰؑ اور ہارونؑ محمدؐ و علیؑ کی مثال تھے، مگر یہ بات ضرور ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

قرآنی انڈیکس ص ۷۳۶ کے مطابق جس طرح قرآن کے ۲۰ مقامات پر حضرت ہارونؑ کا ذکر آیا ہے، آپ ان کے ہر مقام پر آئینۂ ہارونی میں علیؑ کا علمی یا عرفانی دیدار کرنے کے لئے سعیٔ بلیغ کریں، اِن شاء اللہ کامیابی ہوگی، اس کا اصول یہ ہے کہ موسیٰؑ کو محمدؐ سمجھیں اور ہارونؑ کو علیؑ، تاکہ وِزڈم آف ہولی بِرِج بلڈنگ کا مطلب سمجھ میں آسکے۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science — Knowledge for a united humanity

انڈیکس کے ص ۶۸۰ کے مطابق قرآن کے ۱۳۶ مقامات پر حضرت موسیٰؑ کا ذکر ہے، مگر یہ حقیقت خوب یاد رہے کہ موسیٰؑ کے نور میں ہمیشہ ہارونؑ کا نور بھی تھا اور واللہ ہارونؑ کے نور میں علیؑ کا نور بھی تھا۔

عاشقوں کے لئے وزڈم آف ہولی برزخ بلڈنگ کے قانون کو سمجھنے کے عظیم فائدے یہی ہیں۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۱۱ر جنوری ۲۰۰۱ء

وِزڈم آف ہولی برِج بلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط: ۲

سورۂ طٰہٰ (۲۰: ۲۹-۳۶) میں ارشاد ہے:۔

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ۝ هٰرُوْنَ اَخِي ۝ اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ ۝ وَاَشْرِكْهُ فِيْٓ اَمْرِيْ ۝ كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا ۝ وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا ۝ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا ۝ قَالَ قَدْ اُوْتِيْتَ سُؤْلَكَ يٰمُوْسٰى ۔

ترجمہ: اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانے والا) بنا دے، اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر دے، اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں (مل کر) کثرت سے تیری تسبیح کریں، اور کثرت سے تیری یاد کریں، تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے، فرمایا اے موسیٰ! تمہاری سب درخواستیں منظور کی گئیں۔

ربُّ العزّت نے جن حقیقی مومنین و مومنات کو علم الیقین کی دولت سے نواز کر سرفرازی بخشی ہے، وہی اہلِ سعادت ایسی عجیب و غریب حکمتوں کو سمجھتے ہیں کہ حدیثِ مماثلتِ ہارونی ہی خود یہی مقدس حکمتی پُل ہے، جس کے ذریعے سے تصوراتی طور پر ہر دانا شخص حضرتِ ہارونؑ کے قصۂ قرآن میں اسرارِ علیؑ کو سمجھ سکتا ہے، جیسے (۲۰: ۲۹-۳۶) جس سے معلوم ہوا کہ وزیرِ موسیٰؑ ہارونؑ اور وزیرِ محمدؐ علیؑ تھا، لیکن یہاں پر ضروری سوال یہ ہے کہ دونوں مقام پر یہ وزارت ظاہری تھی یا باطنی؟ نورِ معرفت

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science — Knowledge for a united humanity

کی قسم یہ باطن کا سب سے عظیم راز ہے۔

آپ آئینۂ ہارونی میں اسرارِ علیؑ کو دیکھنے کی ریاضت کریں، کہ ریاضت کے بغیر ترقی نہیں، یعنی آپ سوچنے کی ریاضت کریں، مجھے کہنے دیجئے کہ آپ نے نور کی خصوصیات کے بارے میں نہیں سوچا ہے، جبکہ نور اور انوار کے باب میں سوچنا از حد ضروری ہے، الغرض انبیاؑ و اولیاؑ اگرچہ اجسام کے اعتبار سے الگ الگ ہیں، مگر سب کے لئے ایک ہی نور مقرر ہے اور نورٌ علیٰ نور کی واضح تفسیر یہی ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعہ ۱۲ ؍ جنوری ۲۰۰۱ء

وِزڈم آف ہولی برِج بلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط: ۳

سورۂ مائدہ (۵: ۱۵-۱۶) میں ارشاد ہے:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ
كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَ
كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ
اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى
النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ترجمہ: اے کتاب والو! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول آیا ہے وہ اس میں سے بہت کچھ کھول کر بیان کرتا ہے جسے تم کتاب میں سے چھپاتے تھے اور اکثر سے درگزر کرتا ہے یقیناً تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتابِ مبین آگئی ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو اس کی رضامندی کی پیروی کرتے ہیں سلامتی کی راہوں پر چلاتا رہتا ہے اور ان کو اپنے حکم سے تاریکیوں سے نور کی طرف لے آتا ہے اور ان کو راہِ راست پر چلاتا ہے۔

پوشیدہ نہ ہو کہ قرآنِ حکیم (۵: ۱۶) میں ہولی برجز کے لئے لفظِ سُبُلَ السَّلٰمِ آیا ہے یعنی سلامتی کے راستے، جو قرآن کے ظاہر و باطن اور عالمِ شخصی میں ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لئے جو نورِ ہدایت مقرر فرمایا ہے وہ سلامتی

کے راستوں پر مومنین کے چلنے کی غرض سے ہے، اب آپ سورۂ مائدہ (۵: ۱۵-۱۶) کو خوب غور و فکر سے پڑھ لیں، یہاں پہلے رسولِ پاکؐ کا ذکر ہے، پھر نور کا تذکرہ ہے جس میں محمدؐ و علیؑ دونوں کا نور ہے، جیسا کہ قبلاً بتایا گیا، پھر کتابِ مبین ہے جو قرآن ہے مگر یہ نورِ مذکور کے ساتھ ہے۔

یہاں پر ایک بہت بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا تک جانے کے لئے صرف صراطِ مستقیم ہی کافی ہے، تو پھر سلامتی کے راستوں کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ صوفیائے کرام نے کہا ہے کہ: پہلے روحانی سفر کا نام سَیر الی اللہ ہے، دوسرے سفر کا نام سَیر فی اللہ ہے، چونکہ خدا کی خدائی لامحدود ہے، لہٰذا اس کی راہیں سُبُلَ السَّلٰمِ کہلاتی ہیں، ان راہوں میں بے شمار عظیم اسرار آتے ہیں، پس صراطِ مُستَقِیمٍ پر خدا تک چلنا آسان ہے، مگر خدا میں چلنا بیحد مشکل بلکہ بعض کے لئے غیر ممکن ہے، مگر خدا ان مومنین کی مدد کرتا ہے، جو اس کی مدد کرتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

ہفتہ ۱۳؍ جنوری ۲۰۰۱ء

وِزڈم آف ہولی برِج بلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط : ۴

سورۂ ابراہیم (۱۴ : ۲۴-۲۵) میں ارشاد ہے :۔

اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصۡلُہَا ثَابِتٌ وَّ فَرۡعُہَا فِی السَّمَآءِ تُؤۡتِیۡۤ اُکُلَہَا کُلَّ حِیۡنٍۭ بِاِذۡنِ رَبِّہَا ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ۔

ترجمہ : کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے پاک کلمے کی مثال کیسی دی ہے کہ وہ ایک پاک درخت کی مانند ہے اس کی جڑ محکم ہے اور اس کی شاخ آسمان میں (پہنچی) ہے، وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

مذکورۂ بالا آیۂ شریفہ (۱۴ : ۲۴) کے آغاز کا یہ خطاب : "کیا تو نے نہیں دیکھا؟" آنحضرتؐ کے بعد اولیاء اور عرفاء سے بھی ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسمِ اعظمِ شخصی اور اسمِ اعظمِ لفظی کی مثال دی ہے۔

پاک درخت جس کی جڑ زمینِ دین میں مضبوط ہے رسولِ کریمؐ ہے، اور اس کی شاخ جو آسمان میں پہنچی ہے وہ امامِ آلِ محمدؐ ہے، جو اسمِ اعظمِ شخصی ہے اور پاک کلمہ اسمِ اعظمِ لفظی ہے جو امامِ زمانؑ کی مدد سے حظیرۂ قدس تک پہنچ جاتا ہے،

ISV Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

اور یہاں یہ دونوں اسمِ اعظم ایک ہو جاتے ہیں، اور اس سے پہلے بھی ان کے بہت سے معجزات کا ظہور ہوتا ہے، پس یقیناً اس پاک درخت کا پھل ہر وقت حظیرۂ قدس میں ملتا رہتا ہے۔

نوٹ: مُردگانِ زندہ نُما (۱۶ : ۲۱) اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ
جانورانِ انسان نُما (۷ : ۱۷۹؛ ۲۵ : ۴۴) کَالْاَنْعَام۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
بدھ ۲۴؍ جنوری ۲۰۰۱ ء

وِزڈم آف ہولی بِرِج بِلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط : ۵

سورۂ بقرہ (۲ : ۲۴۳) میں ارشاد ہے :۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ۔

ترجمہ : (اے رسول) کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو بہ سبب روحانی قیامت موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے تھے اور وہ بے شمار تھے پس ان کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مر جاؤ (اور وہ مر گئے) پھر انہیں زندہ کیا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی کرنے والا ہے ولیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

سورۂ بقرہ (۲ : ۲۴۳) میں جو ارشادِ مبارک ہے اس میں روحانی قیامت کا ایک بہت ہی عظیم راز پوشیدہ ہے، وہ اس طرح سے ہے کہ قیامِ قیامت کا تعلق صرف ارواح سے ہے مگر اجسام سے نہیں، لہٰذا جب بھی روحانی قیامت آتی ہے لوگ اس سے بے خبر ہوتے ہیں، مگر وہ مومن سالک جس پر یہ قیامت گزرتی ہے، ہاں تمام لوگوں کی نمائندہ روحیں قیامت گاہ = عارف کے عالمِ شخصی میں جمع ہو جاتی ہیں اور وہاں وہ سب بحکمِ خدا مر کر دوبارہ زندہ ہو جاتی ہیں، مذکورہ آیت کی تاویلی حکمت یہی ہے۔

ISV Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

چونکہ قیامت کا ذریعہ اور وسیلہ امامِ زمان علیہ السّلام ہی ہے (۱۷ : ۷۱)
وہ اپنے ذیلی حدودِ دین میں سے جس کو چاہے اس آفاقی اور عالمگیر خدمت کو دے کر نوازتا ہے، کیونکہ وہ نہ صرف امامُ المتّقین ہی ہے بلکہ امامُ النّاس بھی ہے تاکہ امامِ آلِ محمدؐ تمام مخلوقات جو عیال اللہ ہیں، ان کو قیامت کی ہر ہر سختی سے بآسانی نکال کر بہشت میں داخل کر دے، اس وجہ سے آیت میں یہ ارشاد بھی ہے:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَی النَّاسِ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْکُرُوْنَ۔

بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر مہربانی کرنے والا ہے ولیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۲۵ / جنوری ۲۰۰۱ء

وِزڈم آف ہولی بِرِج بِلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط: ۶

ایک خاص ترین قرآنی دعا جو قرآنِ حکیم کے چار مقام پر ہے:۔

مقامِ اوّل (۷: ۱۵۱) یا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ۔

مقامِ دُوم (۱۲: ۶۴) یا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ۔

مقامِ سُوم (۱۲: ۹۲) یا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ۔

مقامِ چہارُم (۲۱: ۸۳) یا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ۔

آپ کو معلوم ہے کہ ہر مستند و مقبول دعا کے آخر میں بھی لازمی طور پر اللہ تعالیٰ سے بصد عاجزی یہ درخواست کی جاتی ہے:۔

بِرَحمَتِكَ یا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ۔

آپ مذکورۂ بالا حوالہ جات کی مدد سے قرآنِ عزیز میں بھی دیکھیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ دعا کن حضرات کی دعاؤں میں سے ہے، الحمدُ لِلّٰہ!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۲۶ رجنوری ۲۰۰۱ء

وِزڈم آف ہولی برِج بلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط: ۷

سورۂ آلِ عمران (۳ : ۸) میں یہ پُرحکمت اور بابرکت دعا پڑھیں، اور اسے حفظ کر کے ہمیشہ پڑھتے رہیں:۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! بعد اس کے کہ ہم تجھ سے ہدایت یافتہ ہو چکے ہیں، تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی بہت عطا کرنے والا ہے۔

یہ پاک دعا ان دانشمند مومنین و مومنات کے لئے خاص ہے جن کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوئی ہے، اور وہ اسی راہِ راست پر ہمیشہ گامزن ہوتے ہوئے فنا فی اللہ ہو جانے کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

ہفتہ ۲۷ جنوری ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

وِزڈم آف ہولی برِج بلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط: ۸

سورۃ توبہ (۹: ۳۲-۳۳) میں ارشاد ہے:۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا
أَن يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ۔

ترجمہ: وہ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونکوں) سے بجھائیں اور اللہ تعالیٰ کو سوائے اس کے کچھ منظور نہیں ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا کرے اگرچہ کافر اسے ناپسند کریں (اللہ) وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگرچہ مشرک اسے ناپسند ہی کریں۔

سورۃ صف (۶۱: ۸-۹) میں ارشاد ہے:۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِـُٔوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ
نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ
وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔

ترجمہ: وہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے مونہوں (کی پھونک)

سے بجھائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ وہ کافروں کو ناخوش لگے وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام دینوں پر غالب کر دے اگر وہ مشرکوں کو ناخوش لگے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

ہفتہ ۲۷؍ جنوری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وِزڈم آف ہولی بِرِج بِلڈنگ

Wisdom of Holy Bridge Building

قسط: ۹

اَلحَمدُ لِلّٰہ کی حِکمت

الحمد = عقلِ کُلّ = قلمِ اعلیٰ = نورِ محمّدی = فرشتۂ اعظم = عرشِ اعلیٰ۔

الحمدُ لِلّٰہ کے مختصر معنی ہیں: قلمِ قدرت اللہ کا ہے۔

لوح = نور = فرشتہ = نورِ علیؑ = کرسی۔

عقلِ کلّی آسمانِ اعظم ہے اور نفسِ کُلّی سب سے وسیع زمین = زمینِ کائنات = زمینِ بہشت، اور کُلّیۃً امامِ مبینؑ ہے۔

سب سے بڑا معجزہ یہ ہے کہ عقلِ کُلّ اور نفسِ کُلّ ایک بھی ہیں اور الگ الگ بھی۔

تجلّیاتِ مذکورۂ بالا کا مشاہدۂ باطن اور معرفت حظیرۂ قدس میں ریکارڈ ہے

عالمِ وحدت = حظیرۂ قدس کی بہشت = مجمع البحرین (۱۸: ۶۰)۔

اس میں نورِ محمّدی اور نورِ علیؑ ایک بھی ہیں اور الگ الگ بھی۔

عقلِ کُلّ اور نفسِ کُلّ ایک بھی ہیں اور الگ الگ بھی۔

قلم اور لوح ایک بھی ہیں اور الگ الگ بھی۔

آسمان اور زمین ایک بھی ہیں اور الگ الگ بھی۔

عرش اور کُرسی ایک بھی ہیں اور الگ الگ بھی۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی — منگل ۳۰/جنوری ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دارُالسّلام ۔ سلامتی کا گھر

سورۂ یونس (۱۰: ۲۵-۲۶) کا ارشاد ہے :۔

وَاللّٰہُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ ؕ

ترجمہ :اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف دعوت دیتا ہے، اور جسے چاہے سیدھی راہ چلاتا ہے، بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔

دارُالسّلام ۔ سلامتی کا گھر بہشت ہے، نیز دارُالسّلام خود خدا ہے کیونکہ السّلام اللہ کا ایک صفاتی اسم ہے، کہ بحقیقت وہ بہشت بھی ہے اور سلامتی کا گھر بھی، کیونکہ جو عرفاء فنا فی اللہ ہو جاتے ہیں وہ بہشت کے سب سے اعلیٰ گھر میں رہتے ہیں کہ جس میں وہ ہمیشہ سلامت، لازوال اور لافانی ہو جاتے ہیں، کیونکہ یہ سب سے بڑی دعوت (خدا کی دعوت) کا نتیجہ ہے، اور آیۂ ماقبل کو بھی دیکھیں جس میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہے، اس کے بعد سلامتی کے معنی روشن ہو جاتے ہیں، اب سلامتی کے راستوں کا مطلب سمجھنا آسان ہو گیا، وہ ہے خدا کی لامحدود خدائی کے اسرار کے راستے جن کی معرفت میں دائمی سلامتی اور ہمیشہ کی زندگی ہے، جیسا کہ حدیثِ قدسی اَجْعَلُكَ مِثْلِی میں ارشاد ہے کہ آدمِ زمانؑ کے فرمانبردار فرزند فنا فی اللہ و بقاء باللہ کا مرتبہ حاصل کر سکتے ہیں۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

گر عشق نبودی سُخنِ عشق نبودی
چندین سُخنِ نغز کہ گفتی کہ شُنودی

ترجمہ: اگر عشق نہ ہوتا اور عشق کی بات نہ ہوتی تو اتنی عمدہ باتیں کون کہتا؟ اور کون سنتا؟

نوٹ: زنِ فرعون آسیہ نے نورِ خدا کے گھر میں رہنے کی درخواست کی تھی، بحوالۂ سورۂ تحریم (۶۶: ۱۱)۔

ن۔ن۔(حُبّ علی) ہونزائی
پیر ۱۵؍ جنوری ۲۰۰۱ء

ما آمدہ نیستیم این سایۂ ماست

ہم بہشت سے بحقیقت آئے ہی نہیں ہیں، یہ ہمارا ظاہری وجود اصل حقیقت کا سایہ ہے، سورۂ زُمر (۳۹ : ۷۳-۷۵) کو خوب غور سے پڑھ لیں :۔

ترجمہ : اور ان لوگوں کو جو اپنے رب سے ڈرتے رہے بہشت کی طرف گروہ بنا کر بھیجا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آئیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے اس کے نگہبان کہیں گے سَلامٌ عَلَیکُمْ (یعنی تم اس بہشت میں پہلے ہی سے زندہ اور سلامت موجود ہو) تم پاکیزہ ہوئے پس تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوکر داخل ہو جاؤ (یعنی ایسا کوئی وقت کبھی نہ تھا، نہ ہے اور نہ کبھی ہوگا، جس میں تم بہشت میں موجود نہ ہوں، اسی کو کہتے ہیں خَالِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا کیونکہ خدا نے روح کو ہر جا حاضر ہونے کی صلاحیت عطا کر دی ہے) اور وہ کہیں گے ہر قسم کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں جنّت کی زمین کا وارث کر دیا ہم جہاں چاہیں رہیں پس (نیک) عمل کرنے والوں کا اجر کتنا اچھا ہے اور تو فرشتوں کو دیکھے گا وہ عرش کے گرداگرد گھیرنے والے ہوں گے وہ اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کریں گے ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور کہا جائیگا ہر قسم کی حمد سب جہانوں کے پالنے والے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی   منگل ۱۶؍ جنوری ۲۰۰۱ء

عوالمِ شخصی میں انبیأ و اولیأ کا نورِ واحد

سورۂ صٰفّٰت (۳۷ : ۷۹) میں ارشاد ہے :۔

سَلٰمٌ عَلٰی نُوۡحٍ فِی الۡعٰلَمِیۡنَ۔

تمام عوالمِ شخصی میں نوح پر سلامتی ہے، یعنی ہر عالمِ شخصی نزدیک لائی ہوئی بہشت ہے، جس میں حضرتِ نوح اور اس کے تمام واقعات زندہ اور سلامت ہیں اور خدا نیکوں کو ایسا اجر و صلہ دیتا ہے۔

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ (۳۷ : ۱۰۹)۔

حضرتِ ابراہیمؑ بھی ہر کامیاب عالمِ شخصی میں زندہ اور سلامت ہے، اور اس کے تمام کارنامے بھی محفوظ ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰی مُوۡسٰی وَ هٰرُوۡنَ (۳۷ : ۱۲۰)۔

موسیٰ اور ہارون بھی اپنے تمام معجزات کے ساتھ عالمِ شخصی کی بہشت میں زندہ اور سلامت ہیں۔

سَلٰمٌ عَلٰۤی اِلۡ یَاسِیۡنَ (۳۷ : ۱۳۰)۔

اس کی ایک قرأت سَلَامٌ عَلٰی آلِ یَاسِیْنَ بھی ہے، یعنی آلِ محمدؐ، یقیناً ائمۂ آلِ محمدؐ عالمِ شخصی میں زندہ اور سلامت ہیں۔

وَ سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ (۳۷ : ۱۸۱)۔

خدا نے اپنے تمام پیغمبروں کو مع جملہ معجزات عالمِ شخصی میں رکھا ہے، تاکہ معرفت کے خزانوں میں کوئی کمی نہ ہو، یاد رہے کہ عالمِ شخصی میں تمام انوار کا ایک ہی نورِ واحد اور جُملہ معجزات کا مجموعاً ایک ہی عظیم معجزہ ہے، اسی سے طرح طرح کے معجزات کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۱۷ر جنوری ۲۰۰۱ء

ایک فرشتۂ ارضی کا حیرت انگیز نُورانی خواب

پُرنور خواب میں امامِ زمانؑ کا غیر معمولی دیدارِ مبارک اور وہ بھی پاک جماعت خانہ میں، پھر علمِ لَدُنّی کا اشارہ، پھر شمشیرِ عشقِ سماوی کا مشاہدہ، جسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا، پھر اسی شمشیرِ مبارک سے اس کی قربانی بھی اور شہادت بھی، اس فرشتۂ ارضی کے مبارک بدن سے خون کی جگہ نورِ اخضر کی شعاعیں نکلنا۔

اس لاثانی نورانی خواب کی تاویل یہ ہے کہ ان کو قربانی اور شہادت کا درجہ عطا ہوا تلوار کو لہرانا وغیرہ فتح مندی کی علامت ہے، نام صیغۂ راز میں ہے۔

نوٹ: میں معمولی خوابوں کی تاویل نہیں کرتا ہوں، اس میں وقت ضائع ہو جاتا ہے، جبکہ وقت عمر کا حصہ ہے، اگر کسی عزیز کا نورانی خواب ہے تو وہ معجزہ ہے تو اسے کون نظر انداز کر سکتا ہے، یہ خواب جو یہاں درج ہوا بڑا عجیب و غریب ہے حالانکہ ہم نے اس کا صرف ایک حصہ درج کیا ہے، ہم نے اس عزیز کو فرشتۂ ارضی کہہ کر اسکے سارے ایمانی کمالات کو ایک ہی لفظ میں بجا طور جمع کیا ہے۔

جو لوگ پاک مولا کے عاشق ہیں ان کے لئے معجزے ہوتے رہتے ہیں، ہمارے عزیزوں نے طرح طرح سے کسبِ کمالات کئے ہیں، میں نے نظم و نثر میں بجا طور پر اپنے تمام عزیزوں کی تعریف کی ہے، الحمدللہ، کہ یہ میرا ایک مقدس فریضہ ہے، اگر خدا کا حکم ہوا تو بہشت میں ان تمام کی بہت تعریف کرونگا اور وہاں کونسی نعمت غیر ممکن ہے۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی   بدھ ۱۷؍ جنوری ۲۰۰۱ء

قرآن میں امام المتقین کے لئے ایک خاص دُعا

دعائم الاسلام حصۂ اوّل اردو ص ۵۰ پر درج ہے :

امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت ہے : آپ نے ایک شخص کو جو بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا یہ کہتے ہوئے سنا کہ :

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّ عُمْیَانًا (۲۵ : ۷۳)۔

ترجمہ : اے پروردگار ! تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا کہ جس وقت ان کے سامنے اللہ کی آیتوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو اندھے بہرے بن کر نہیں گرتے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا (۲۵ : ۷۴)۔

ترجمہ : اے میرے پروردگار ! تو مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ! تو ہماری بیبیوں اور ہماری ذرّیت سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنادے۔

آپ نے اس شخص سے فرمایا کہ اے شخص ! تو نے اپنے پروردگار سے اپنی حیثیت سے بڑھ کر سوال کیا ہے، تو نے خداوندِ تعالیٰ سے یہ سوال کیا ہے کہ وہ تجھے پرہیزگاروں کا مُفتَرِضُ الطَّاعة اِمام (وہ امام جس کی طاعت خدا کی طرف

ISW
Institute for Spiritual Wisdom

سے فرض ہے) بنادے۔

اُس وقت آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا کہ اے صادقِ آلِ محمدؐ!
میں آپ پر قربان جاؤں، پہلی آیت (۲۵ : ۷۳) میں کن لوگوں کی طرف اشارہ ہے؟
آپؑ نے فرمایا کہ وہ تمہارے متعلق ہے، پھر انہوں نے پوچھا کہ دوسری آیت (۲۵ : ۷۴)
میں کن لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟ امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
دوسری آیت ہمارے لئے اُتری ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات ۱۸ر جنوری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کا اصل راز

یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ ہر شخص کی اولاد اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے، لیکن اس کا اصل راز کسی کو بھی معلوم نہیں، ویسے تو حیوان بھی اپنے بچوں کو بہت چاہتے ہیں، یہ تو حیوانی اُنسیت ہوئی، مگر دانا لوگ جانتے ہیں کہ بنی آدم پر حیوان کا قیاس لگانا ظلم ہے، کیونکہ خدا نے بنی آدم کو اپنی بہت سی مخلوقات پر کرامت و فضیلت بخشی ہے (۱۷ : ۷۰)۔

اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی پہلی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی پسندیدہ فطرت (۳۰ : ۳۰) پر پیدا ہوتی ہے، یہاں فطرت کے دو معنی ہیں۔

اوّل : اصل اسلام جو دینِ فطرت ہے، اور نومولود بچے کی طرح پاک و معصوم ہے۔

دوم : پیدا کرنے کا سب سے بہترین طریقہ جس کے مطابق خدا نے انبیاءؑ و اولیاؑ کو پیدا کیا۔

اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف حضرتِ موسیٰؑ پر اپنی خاص محبّت کا پرتو ڈالا تھا (۲۰ : ۳۹) بلکہ تمام انبیاؑ و اولیاؑ کو بھی یہ نعمت حاصل ہوئی تھی، اور قرآنِ حکیم کے شروع میں یہ اشارہ موجود ہے کہ جو لوگ انبیاؑ و اولیاؑ کے راستے پر چلیں گے، ان پر بھی وہی انعامات ہوں گے جو صراطِ مستقیم پہ چلنے والوں پر ہوتے رہے ہیں، اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پیارے بچوں پر اپنی خاص محبت

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

کا عکس ڈالتا ہے، تاکہ اس قدرتی کشش کے وسیلے سے والدین اپنے بچوں کی ہر گونہ تعلیم و تربیت کے لئے سعیٔ بلیغ کرتے رہیں، اور یہاں یہ بہت بڑا راز بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ بہشت میں نیکوکار والدین کو ان کے نیک بچوں کی صورت میں بھی دیدار عطا کرے گا (۱۷ : ۳۲)، کیونکہ بہشت میں ہر نعمت خواہش کے مطابق ملتی رہتی ہے، اور کوئی نعمت ایسی نہیں جو حاصل نہ ہو سکے، الحمد للہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعہ ۱۹؍ جنوری ۲۰۰۱ء

حاملانِ عرش کی دعائے مغفرت

سورۂ مومن (۴۰ : ۷-۹) میں ارشاد ہے:

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّھِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ
کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ
وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ رَبَّنَا وَاَدْخِلْھُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِیْ
وَعَدْتَّھُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ
الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ وَقِھِمُ السَّیِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ
فَقَدْ رَحِمْتَہٗ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ

ترجمہ: عرشِ الٰہی کے حامل فرشتے، اور وہ جو عرش کے گرد وپیش حاضر رہتے ہیں، سب اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کر رہے ہیں، وہ اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں: "اے ہمارے ربّ! تو نے رحمت اور علم میں ہر چیز کو گھیرا ہوا ہے، پس معاف کر دے اور عذابِ دوزخ سے بچا لے اُن لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیرا راستہ اختیار کر لیا ہے، اے ہمارے ربّ! اور داخل کر اُن کو ہمیشہ رہنے والی اُن جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، اور ان کے آباواجداد اور بیویوں اور ذُرّیّت

میں سے جو صالح ہوں (اُن کو بھی وہاں اُن کے ساتھ ہی پہنچادے) تو بلا شبہ قادرِ مطلق اور حکیم ہے، اور بچادے ان کو بُرائیوں سے، جس کو تو نے قیامت کے دن بُرائیوں سے بچادیا اس پر تو نے بڑا رحم کیا، یہی بڑی کامیابی ہے۔"

حاملانِ عرش سے حضراتِ ائمہؑ علیہم السلام مراد ہیں، اور یہ لوگوں سے بہت ہی بڑا امتحان ہے کہ عرش بھی اور حاملانِ عرش بھی امامِ مبین ہی ہے، جو امامِ زمان علیہ السلام ہے، پس اس آیۂ شریفہ میں امامِ زمانؑ کی عظیم الشّان معرفت ہے اور اُسی کی دعائے مغفرت کی تعریف ہے، جو بے مثال اور لاجواب ہے۔

جو فرشتے عرش کے گرد اگرد رہتے ہیں، اُن سے عظیم ارواح مراد ہیں۔

حمد کے ساتھ رب کی تسبیح = عقل کے ذریعے حضرتِ رب کو ہر چیز سے پاک و برتر قرار دینا۔

ایمان بدرجۂ حق الیقین ہے، اور یہاں حقیقی مومنین کے لئے دعائے مغفرت ہے۔

توبہ لفظی اور زبانی نہیں بلکہ یہ عملاً رجوع اِلَی اللہ ہے۔

کائنات = کُلُّ شَیْءٍ بیک وقت بحرِ رحمت اور بحرِ علم دونوں میں ڈوبی ہوئی ہے۔

اس ارشاد میں سے صرف چند حکمتیں بیان ہوئیں۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

یک شنبہ ۲۱ جنوری ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

خدا نے ہر رسول کو اسکی قوم کی زبان میں بھیجا

سورۂ ابراہیم (۱۴:۴) میں ارشاد ہے:۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۭ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی اپنی قوم کی زبان میں ہی (باتیں کرنے والا) تاکہ ان کے لئے احکام کھول کھول کر بیان کرے، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے رہنمائی کرتا ہے اور وہ زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

یقیناً یہ قانونِ تنزیل ہے، مگر ترجمہ، تفسیر اور تاویل کا جواز اس کے علاوہ ہے، تاکہ قرآنی دعوت اور علم و حکمت کا دائرہ عالمگیر ہو، حضرت مولا علی علیہ السّلام کا ارشادِ گرامی ہے:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

ترجمہ: جس نے اپنے آپ = اپنی روح کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔ اس مبارک ارشاد کو پڑھ کر اقرار کر لینا بڑا آسان ہے، اور اس کے لئے کوئی دیر بھی نہیں لگتی ہے، مگر اس پر عمل کرنا دین میں سب سے سخت اور مشکل ترین کام ہے، لیکن اس کے فائدے اس کثرت سے ہیں کہ آپ ان کو شمار ہی نہیں کر سکیں گے۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

آپ یہ بے حد ضروری بات نوٹ کرلیں کہ جہاں ربّ کی معرفت ہے وہاں قرآن کی معرفت بھی ہے، اور یہی معرفت قرآن کی عملی تاویل ہے، اور قرآن کی یہ تاویل خود شناس مومن کی زبان میں ہوتی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ

پیر ۲۲؍ جنوری۔ ۲۰۰۱ء

ISW
LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حضرتِ ایوبؑ علیہ السلام کی خاص قرآنی دُعا

سورۂ انبیا (۲۱: ۸۳-۸۴) میں ارشاد ہے:-

وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ فَکَشَفۡنَا مَا بِہٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَیۡنٰہُ اَہۡلَہٗ وَمِثۡلَہُمۡ مَّعَہُمۡ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَذِکۡرٰی لِلۡعٰبِدِیۡنَ۔

ترجمہ: اور ایوبؑ جس وقت اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے، پس ہم نے اس کی فریاد سن لی سو جو تکلیف اس پر تھی ہم نے دور کر دی اور ہم نے اپنی طرف سے بطورِ رحمت اور عبادت کرنے والوں کے لئے بطورِ نصیحت اسے اسکے اہل وعیال اور اتنے ہی ان کے ساتھ عطا کر دیئے۔

ہر پیغمبرانہ دعا آسمانی ہدایت کے نور پر مبنی ہوتی ہے اور مزید براں یہ دُعا کلامِ الٰہی کا حصّہ بھی ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے معجزانہ شان سے قبول فرمایا ہے اور خدا نے یہ اشارہ بھی فرمایا کہ وہ اپنے عبادت گزار بندوں کے لئے بھی اس دُعا کو اسی شان سے قبول فرمائے گا۔

اب رہا سوال کہ اللہ نے کس طرح حضرتِ ایوبؑ کے اہل اور ان کی مثل کو واپس دیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدائے قادرِ مطلق بہشت میں اپنے دوستوں کو نہ صرف

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ان کے تمام اہل و عیال کو واپس عطا کرتا ہے بلکہ ان سب کو نورانی ابدان (اجسامِ لطیف) میں بھی زندہ کر دیتا ہے تاکہ بہشت میں جو نعمتیں آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے ہیں وہ بھی پوری ہو جائیں، کیونکہ جنت الاعمال جسمانی اولاد اور علمی اولاد سے معمور ہے۔

خوب یاد رہے کہ بہشت میں ہر شخص کی اولاد ہوتی ہے اگرچہ دنیا میں کسی شخص کی ظاہراً کوئی اولاد نہ بھی ہو، کیونکہ روح کی منتقلی سے متعلق بڑے بڑے اسرار ہیں، جن کو انبیا و اولیا علیہم السلام کے بعد عارفین بھی جانتے ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۲۔ فروری ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ایک بہت ہی عجیب و غریب پُرحکمت مثال

سورۂ جمعہ (۶۲ : ۵-۷) میں ارشاد ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ: جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لادی ہوئی ہوں اس سے بھی زیادہ بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا، ان سے کہو "اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو اگر تمہیں یہ گھمنڈ ہے کہ باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر بس تم ہی اللہ کے دوست ہو تو موت کی تمنّا کرو اگر تم اپنے اس زعم میں سچے ہو" لیکن یہ ہرگز اس کی تمنا نہ کریں گے اپنے اُن کرتوتوں کی وجہ سے جو یہ کر چکے ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

جن لوگوں کو توراۃ کا ظاہری حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کی باطنی

حکمت کا بوجھ نہ اٹھایا، پھر ان کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لادی ہوئی ہوں اس سے بھی زیادہ بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات (أئمہ علیہم السلام) کو جھٹلایا ہے لیے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔

یہاں موت کی تمنا سے مراد نفسانی موت کی خواہش اور اس کے لئے ریاضت ہے اور موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کرنا ہے تب ہی کسی کو اللہ کی دوستی حاصل ہو سکتی ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۳ فروری ۲۰۰۱ء

موت قبل از موت اور اسکے نتائج

اہلِ طریقت اور اہلِ حقیقت کے نزدیک یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ جسمانی موت سے پہلے نفسانی موت معرفت کا واحد دروازہ ہے، جس کے سوا خود شناسی اور خدا شناسی جیسا کہ اس کا حق ہے وہ ناممکن ہے، پھر اہلِ ایمان کے لئے یہ امر بے حد ضروری ہے کہ وہ علم الیقین کی دولت کمانے میں ذرا بھی سستی نہ کریں، کیونکہ علم الیقین تمام مومنین و مومنات کے لئے عطیۂ الٰہی ہے۔

موت قبل از موت کے علمی اور عرفانی ثمرات بے شمار ہیں، اور معلوم ہے کہ یہ سارے فائدے اہلِ ایمان کے لئے ہیں، جو خوش نصیب لوگ معرفت کے دروازے سے داخل ہو جاتے ہیں، وہ کیسے کیسے عجائب و غرائب اور کتنے عظیم معجزات کا مشاہدہ کرتے ہوں گے!

آپ ان کتابوں کو پڑھیں جو علم الیقین سے لبریز ہیں، آپ امامِ آلِ محمدؑ کے عشق میں پگھل جانا سیکھیں، کیونکہ کامیابی کا سب سے بڑا راز امامؑ کا عشق ہی ہے، امامؑ کا پاک عشق رسولؐ کا عشق ہے اور رسولؐ کا عشق اللہ کا عشق ہے، خدا کا زندہ اسمِ اعظم محمدؐ ہے اور علیؑ، یہ بات بھول نہ جانا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۵؍ فروری ۲۰۰۱ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نورِ عشق اور نورِ علم

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے ۱۹۴۰ء میں اپنے ایک خاص فرمان میں جس نور کے طلوع ہو جانے کی پیش گوئی فرمائی تھی، وہ نورِ عشق اور نورِ علم ہے، جس سے حضرتِ امامِ عالی مقامؑ کے باصلاحیت مریدوں نے خوب فائدہ اٹھایا، ان میں لشکرِ اسرافیلی کا کردار نمایاں ہے، انہوں نے جماعت کے دلوں کو عشقِ مولا کی حرارت سے گرمایا، خوابیدہ روحوں کو جگایا، ہر بار کچھ نہ کچھ آنسوؤں کی روح افزا بارش برستی تھی، اسی طرح جا بجا لشکرِ اسرافیلی پیدا ہو گئے، وہ سب تمام جماعت کو بہت ہی عزیز ہیں، امامِ زمانؑ ان پر بہت مہربان ہے، وہ دونوں جہان میں آبرومند اور سرفراز ہیں، ان کی خدمات بڑی گرانقدر ہیں، نورِ عشق کے ساتھ ساتھ نورِ علم بھی آسکتا ہے، بروشسکی زبان کا یہ خاموش انقلاب بڑا تاریخ ساز واقعہ ہے، بروشسکی زبان پر مولائے پاک کی نظرِ کرم ہے، لہٰذا امید ہے کہ اس سے بہت سی برکتیں پیدا ہوں گی، آمین!

کتابِ حکمتِ تسمیہ صدا پر ۱۰ مارچ ۱۹۴۰ء کا فرمانِ مبارک درج ہے۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی
منگل ۶۔ فروری ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

جانورانِ انسان نُما

قسط : ۲

سورۂ اعراف (۷ : ۱۷۹) میں ارشاد ہے :۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَاؗ وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔

ترجمہ : اور یقیناً ہم نے جنّوں اور انسانوں میں سے بہتوں کو جہنم کے لئے پھیلا دیا ہے، ان کے دل (موجود) ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں، اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، اور ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں، وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بے راہ، یہی لوگ بے خبر ہیں۔

نیز سورۂ فرقان (۲۵ : ۴۴) کو بھی دیکھیں۔

اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا درجہ فرشتہ اور حیوان کے درمیان بنا ہوا ہے، یعنی فرشتہ اس سے اوپر ہے اور حیوان اس سے نیچے، لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہ صرف عقلِ جزوی اور اختیار عطا فرمایا، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تمام انسانوں کے لئے نورانی ہدایت کا دائمی وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے، تاکہ کوئی فردِ بشر درجۂ انسانیت کی بلندی سے حیوانیت کی پستی میں گر نہ جائے، اور فرشتہ بن جانے کے لئے سعیٔ پیہم کرتا رہے، پھر بھی بہت سے لوگ نفس اور شیطان کے

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

فریب میں آکر بجائے فرشتہ ہو جانے کے حیوان بن جاتے ہیں، مذکورۂ بالا آیۂ شریفہ میں جملہ وجوہ بیان ہوئی ہیں، آپ خوب غور سے پڑھیں، یہاں یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ انسان اپنے آپ پر اکثر ظلم کرتا رہتا ہے، جبکہ خدا کسی پر ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۶۔ فروری ۲۰۰۱ء

موت قبل از موت اور روحانی قیامت

سورۂ حٰمٓ السّجدۃ (۴۱: ۳۰-۳۲) میں ارشاد ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ۔

ترجمہ: عطائے اسمِ اعظم کے بعد جن لوگوں نے حقیقی معنوں میں کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ ذکرِ اعظم پر ثابت قدم رہے تو یقیناً ان کی روحانی قیامت قائم ہو جاتی ہے اور ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ نہ ڈرو نہ غم کرو خوش ہو جاؤ اس جنّت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ہم اس دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی وہاں جو کچھ تم چاہو گے تمہیں ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنّا کرو گے وہ تمہاری ہو گی، یہ ہے سامانِ ضیافت اسی ہستی کی طرف سے جو غفور اور رحیم ہے۔

"موت قبل از موت"، کہنے کو تو بڑا آسان ہے، لیکن اس پر عمل کرنا انتہائی مشکل کام ہے، مگر اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہادیٔ زمانؑ جس کی رہنمائی اور دست گیری

فرمائے، اس موت کو عارفانہ موت بھی کہا جاسکتا ہے، کیونکہ اس موت کا مقصدِ اعلیٰ معرفت ہی ہے، جبکہ بفرمودۂ قرآن دنیا ہی میں چشمِ بصیرت حاصل ہو سکتی ہے (۱۷: ۷۲) اور آخرت میں نہیں، پس ان لوگوں کی بہت بڑی سعادت ہے جو جیتے جی مر کر کنزِ مخفی کو حاصل کر لیتے ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۷، فروری ۲۰۰۱ء

عالمِ شخصی کی بہشت میں کتابِ مکنون

سورۂ واقعہ (۵۶ : ۷۵۔۸۰) میں اللہ مواقعِ نجوم کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ یہ قسم بہت بڑی ہے اگر تم اسرارِ باطن کو جانتے ہو، عالمِ وحدت میں سورج، چاند اور نجوم کے لئے ایک ہی مشرق و مغرب ہے جو انتہائی مقدّس ہے اور اگر خدا اسی کی قسم کھاتا ہے تو یہ بہت بڑی قسم ہے، اور اس کے بعد جوابِ قسم ہے وہ بھی بہت ہی بڑا اور بے حد ضروری ہے، پھر فرمایا کہ جہاں کتابِ مکنون میں قرآن ہے وہاں وہ بہت بڑی عزت والا ہے، اشارہ ہے کہ وہاں تمام تاویلی اسرار جمع ہیں کہ گویا یہ بہت بڑا خزانہ ہے، لیکن اُس کو کوئی چھو ہی نہیں سکتا سوائے اُن لوگوں کے جو پاک کئے گئے ہیں، حدیثِ نوافل کو از سرِ نو پڑھیں اور دیکھیں کہ خدا اپنے دوستوں کا ہاتھ ہو جاتا ہے تب اسی پاک ہاتھ سے کتابِ مکنون کو چھو سکتے ہیں۔

مذکورۂ بالا آیات (۵۶ : ۷۵۔۸۰) میں خداوندِ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:۔

فَلَآ اُقۡسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوۡمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عَظِيۡمٌ اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ لَّا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الۡمُطَهَّرُوۡنَ تَنۡزِيۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ۔

ترجمہ: پس میں ستاروں کے گرنے کی جگہ کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم جانتے ہو تو یقیناً وہ قسم بہت عظمت والی ہے یقیناً وہ عزت والا قرآن ہے جو پوشیدہ

ISW LSW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

کتاب میں ہے اُسے کوئی نہیں چھو سکتا سوائے (ان کے) جو پاک کر دیئے گئے ہیں (اس کا) اُتارا جانا (بلاواسطہ) تمام جہانوں کے پروردگار کی طرف سے ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۸۔ فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دائرۂ دُرودِ شریف

قسط : ۱

اے برادران وخواہرانِ روحانی! چشمِ بصیرت کے سامنے یہ حقیقت روشن ہے کہ قرآنِ حکیم میں درود کا مضمون اور اس کی حکمت ایک مکمل دائرے کی طرح واقع ہے، اس کی معرفت کے لئے سب سے پہلے سورۂ احزاب (۳۳: ۴۳) میں دیکھیں:

هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا۔

ترجمہ: اللہ وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی یعنی فرشتۂ قلم، فرشتۂ لوح، اسرافیل، میکائیل، جبرائیل (بتوسّطِ محمدؐ و آلِ محمدؑ) تاکہ تم کو جہالت و نادانی کی تاریکیوں سے نکال کر نورِ علم و حکمت کی طرف لے آئیں، اور خدا مومنین پر بڑا مہربان ہے۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ درود کا مقصد علم و حکمت کا نور ہے۔

اسی سورۂ احزاب (۳۳: ۵۶) میں ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

ترجمہ: یقیناً خدا اور اس کے فرشتے نبیؐ (اور ان کی آلؑ) پر درود بھیجتے ہیں (تاکہ وہ تم کو پہنچائیں) تو اے ایماندارو تم بھی نبیؐ کے توسط سے اسی درود کے لئے درخواست کرو، اور فرمانبرداری کرو جیسا کہ اس کا حق ہے تاکہ تم کو درود کے ذریعے نورِ علم و حکمت حاصل ہو۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی　　　　جمعہ ۹۔ فروری ۲۰۰۱ء

دائرۂ دُرودِ شریف

قسط ۲:

بحوالۂ مضمونِ سابق اللہ وہی ہے جو تم پر درود بھیجتا ہے اور اسکے فرشتے بھی یعنی فرشتۂ قلم = نورِ محمدی، فرشتۂ لوح = نورِ علیؑ، جدّ، فتح، خیال (بتوسّطِ محمدؐ و آلِ محمدؐ)۔

اور سورۂ توبہ (۹: ۱۰۳) میں ارشاد ہے:۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

ترجمہ: (اے رسولؐ) تم ان کے مال کی زکوٰۃ لو اور اسکی بدولت ان کو (گناہوں سے) پاک صاف کرو اور ان کے واسطے صلوٰت = دعائے خیر دو یقیناً تمہاری صلاۃ انکے واسطے باعثِ اطمینان ہے اور خدا سب کچھ سنتا اور جانتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ سے درود کا مطلب اور زیادہ روشن ہو گیا، اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ درود شریف ایک خاص نورانی عبادت ہے، آپ کثرت سے درود شریف کو پڑھتے رہیں اور عالمِ غیب سے فیوض و برکات پر یقین رکھیں۔ درود کی عجیب و غریب خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود مومنین پر درود بھیجتا ہے، اس کے فرشتے بھی، رسولِ پاکؐ بھی، اور امامِ زمانؑ بھی، اور مومنین ہر وقت اس کے لئے درخواست کرتے رہتے ہیں۔

امامِ زمان علیہ السلام کی خوشنودی اس امر میں ہے کہ آپ عبادت میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس کے ظاہری معنی اور باطنی حکمت کو بھی سمجھ لیں۔

ن۔ن۔(حبِّ علی) ہونزائیؔ   جمعہ ۹۔فروری ۲۰۰۱ء

قصّہ حضرت طالوت علیہ السّلام

سورۂ بقرہ (۲: ۲۴۶-۲۴۷) میں ارشاد ہے:۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰىۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآىٕنَاؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًاؕ قَالُوْۤا اَنّٰى یَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَیْنَا وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ یُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَیْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِؕ وَ اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۠

ترجمہ: (اے رسول) کیا تم نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں (کی

حالت) پر نظر نہیں کی جب انہوں نے اپنے نبی (شموئیل) سے کہا کہ ہمارے واسطے ایک بادشاہ مقرر کیجئے تاکہ ہم خدا کی راہ میں جہاد کریں (پیغمبر نے) فرمایا کہیں ایسا تو نہ ہو کہ جب تم پر جہاد واجب کیا جائے تو تم نہ لڑو، کہنے لگے جب ہم اپنے گھروں اور اپنے بال بچوں سے نکالے جا چکے تو پھر ہمیں کون سا عذر باقی ہے کہ ہم خدا کی راہ میں جہاد نہ کریں۔ پھر جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو ان میں سے چند آدمیوں کے سوا سب نے لڑنے سے منہ پھیرا اور خدا تو ظالموں کو خوب جانتا ہے، اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بیشک خدا نے (تمہاری درخواست کے مطابق) طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا۔ تب کہنے لگے اس کی حکومت ہم پر کیوں کر ہو سکتی ہے حالانکہ سلطنت کے حقدار اس سے زیادہ تو ہم ہیں کیوں کہ اسے تو مال کے اعتبار سے بھی فارغ البالی (تک) نصیب نہیں۔ (نبی نے) کہا خدا نے اسے تم پر فضیلت دی ہے اور (مال میں نہ سہی مگر) علم اور جسم کا پھیلاؤ تو اسی کا خدا نے زیادہ فرمایا ہے اور خدا اپنا ملک جسے چاہے دے اور خدا بڑی گنجائش والا (اور) واقف کار ہے۔ اور انکے نبی نے ان سے یہ (بھی) کہا اس کے (منجانب اللہ) بادشاہ ہونے کی پہچان ہے کہ تمہارے پاس وہ صندوق آجائے گا جس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تسکین دہ چیزیں اور ان تبرکات سے بچا کھچا ہوگا جو موسیٰؑ و ہارونؑ کی اولاد یادگار چھوڑ گئی ہے اور اس صندوق کو فرشتے اٹھائے ہوں گے اگر تم ایمان رکھتے ہو تو بیشک اس میں تمہارے واسطے (پوری) نشانی ہے۔

امامِ اقدس واطہرؑ کا جسمِ بسیط اور علمِ مُحیط

اللہ تعالیٰ نے حضرتِ امام علیہ السلام کو جثۂ ابداعیہ عطا فرمایا ہے جس کی تجلی گاہ ساری کائنات ہے، لہٰذا یہ لطیف جسم حدودِ کائنات میں بسیط ہے، اور ساتھ ہی ساتھ ایسا ہمہ گیر علم دیا ہے، جو ہر چیز پر محیط ہے، کیونکہ امام علیہ السلام اللہ جَلَّ شانُہٗ

کا زندہ اسمِ اعظم اور مظہرِ کُل ہے، آپ قرآنِ حکیم میں قصۂ طالوتؑ کو چشمِ بصیرت سے پڑھیں، حضرتِ شموئیلؑ نبی اور امامِ مستودع تھا، انہوں نے خدا کے حکم سے طالوتؑ کو مَلِک (امام) بنایا، امام کے مِن عِند اللہ مقرر ہونے کی تین نشانیاں بتائی گئیں ہیں: اوّل جسمِ بسیط، دوم علمِ محیط، سوم صندوقِ سکینہ کا لانا، یہ مجموعۂ روحانیت کی مثال ہے، امامِ عالیمقام کے یہ معجزات اور دیگر معجزات صرف عارفین ہی باطنی طور پر دیکھ سکتے ہیں، اور باقی مومنین و مومنات سب کے سب علم الیقین کی روشنی میں اپنے امام کو پہچان لیتے ہیں، بفرمودۂ قرآن علم الیقین بھی چشمِ بینا کی طرح کام کرتا ہے (۱۰۲: ۵۔ ۷)۔

ن ر ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۲ ر فروری ۲۰۰۱ء

اللہ تعالیٰ کا خزینۃُ الخزائن

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے بے شمار خزانے ہیں اور ان سب پر ایک عظیم خزانہ محیط ہے، جس کا نام عنوانِ ہذا میں خزینۃ الخزائن درج کیا گیا ہے، کیونکہ خدا کی چیزیں انتہائی منظم ہوا کرتی ہیں، آپ سب کو جیسا کہ اس حقیقت کا علم ہو چکا ہے کہ خزانۂ "کُل" کا ذکر قلبِ قرآن (۳۶ : ۱۲) میں موجود ہے، اور اسکی بابرکت معرفت عالمِ شخصی میں ہے، آپ تمام عزیزانِ عالمِ شخصی کے حقائق و معارف کو مرتبۂ علم الیقین میں حاصل کر رہے ہیں، علم الیقین معرفت کا پہلا زینہ ہے، علم الیقین کے ساتھ ساتھ باقاعدہ عبادت، ذکر اور گریہ و زاری کرنے سے ان شاء اللہ ایک دن عین الیقین کی منزل آئے گی، عاجزی، دل کی نرمی اور گریہ و زاری ہمیشہ کے لئے ضروری چیزیں ہیں، حقیقی مومن کا قلب بہت ہی نرم ہوا کرتا ہے، دل کی نرمی میں خدا کی رحمت نازل ہوتی رہتی ہے، کیونکہ قساوتِ قلبی (دل کی سختی) سے کئی اخلاقی اور روحانی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، حقیقی مومن ہمیشہ اپنے رب کو یاد کرتا رہتا ہے، جس سے اس کا دل صاف پاک، نرم اور مطمئن رہتا ہے، الحمد للہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۱۳ فروری ۲۰۰۱ء

حضرتِ داؤد علیہ السّلام

قسط : ۱

داؤدؑ بنی اسرائیل کے مشہور اور جلیل القدر نبی اور بادشاہ تھے، حضرت شموئیلؑ کے زمانہ میں جب جالوت نے بنی اسرائیل کو قتل و غارت کیا تو انہوں نے طالوتؑ کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنا کر جالوت کا مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا، طالوتؑ کی فوج میں حضرتِ داؤدؑ اور ان کے چھ بھائی بھی تھے، پرانے زمانے کے قاعدہ کے مطابق جالوت نے طالوتؑ کے لشکر میں ممتاز بہادروں کو مُبارزت (مقابلہ) کے لئے بُلایا، حضرتِ داؤد علیہ السّلام میدان میں نکلے، آپ نے تین پتھر فلاخن میں رکھ کر مارے، جالوت سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق تھا، صرف ماتھا کھلا تھا، پتھر وہیں جا کر لگے اور اس کا کام تمام ہو گیا، حضرت داؤدؑ کی یہ بہادری دیکھ کر طالوتؑ نے ان کو اپنا داماد بنا لیا اور اس کے بعد یہی بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوئے۔

حضرتِ داؤدؑ کی حکومت شام، عراق، فلسطین اور شرقِ اُردن کے تمام علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی اور خداوندِ تعالیٰ نے نبوّت کے خلعت سے سرفراز کیا تھا، حضرت داؤد پر اللہ تعالیٰ نے زبُور اتاری تھی، آپ اس کو ایسی خوش آوازی کے ساتھ تلاوت کرتے تھے کہ پرندے اور ارد گرد کے پہاڑ آپ کے ہمنوا ہو جاتے تھے، اور آپ کے ساتھ مل کر خدا کی تسبیح و تحمید کے ترانے گاتے تھے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   بدھ ۱۴؍ فروری ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

حضرتِ داؤد علیہ السّلام

قسط : ۲

حضرتِ داؤد علیہ السّلام کا ذکر قرآنِ حکیم کے سولہ مقامات پر آیا ہے، سورۂ انبیاءٗ (۲۱ : ۸۰) میں ارشاد ہے:-

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ۔

ترجمہ: اور ہم ہی نے داؤدؑ کو تمہاری جنگی پوشش (زرہ) کا بنانا سکھا دیا تاکہ تمہیں ایک دوسرے کے وار سے بچائے، تو کیا تم اب بھی شکر گزار نہ بنو گے؟

یہ اجسامِ لطیف کا ذکر ہے جو داؤدِ زمان (امامِ آلِ محمدؐ) بنا دیتا ہے، خدا مومنین پر اسی جسمِ لطیف کا احسان رکھتا ہے، کیونکہ کوئی بھی جنگ جسمِ لطیف پر اثر انداز نہیں ہو سکتی ہے، جبکہ وہ جنّ اور فرشتہ کی طرح لطیف اور غیر مرئی ہے، وہ اگر چاہے تو مرئی بھی ہو سکتا ہے، یہی جسمِ لطیف لباسِ جنّت بھی ہے اور جُثّۂ ابداعیہ بھی، یہی جسم کائنات میں ہر جگہ پہنچ سکتا ہے، اور جسمِ لطیف ہی بہشت کی بادشاہی کا پرواز کرنے والا تخت ہے، اور یقین جانو کہ جُثّۂ ابداعیہ رُوحانیت کا سب سے بڑا معجزہ ہے، ہم نے جسمِ لطیف کے بارے میں بار بار لکھا ہے، آپ رُوحانی سائنس کے عجائب و غرائب وغیرہ کو پڑھیں اِن شاء اللہ جسمِ لطیف سے متعلق کافی معلومات حاصل ہوں گی۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

یہ انسانِ لطیف ہے یا جِنّ و پری ہے، یا خود فرشتہ ہے، ہاں یہ سب سے بڑا حیران کُن معجزہ ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۱۵ر فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حضرتِ داؤد علیہ السّلام

قسط : ۳

جو لوگ قرآنِ حکیم کے عاشقِ صادق ہیں وہ کلامِ الٰہی کو اس کی اپنی حکمت کے ساتھ پڑھنے کے لئے سعیِ بلیغ کرتے رہتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے زندہ اسمِ اکبر کے ذریعے سے ان کی مدد کرتا ہے، پس وہ قرآنی حکمت سے فیضیاب ہوتے رہتے ہیں، وہ قرآن کے حوالے سے کہتے ہیں کہ اللہ کا نور عالمِ دین (عالمِ شخصی) میں خلافت کے نام سے طلوع ہوا تھا، وہ رہتی دنیا تک جاری اور باقی ہے، یہی اشارۂ حکمت ہے کہ قرآنِ عظیم نے حضرت داؤدؑ کو بھی خلیفۃ اللہ کہا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ خلافتِ الٰہیّہ جو حضرتِ آدمؑ کو عطا ہوئی تھی وہ رہتی دنیا تک موجود ہے، مگر نبوّت آنحضرتؐ پر ختم ہوئی، جبکہ آسمانی کتاب کی وراثت ائمۂ آلِ محمدؐ میں باقی ہے، پس یہی وارثِ کتابِ سماوی جو خدا اور رسولؐ کی طرف سے ہے اللہ کا وہ نور ہے جو قرآنِ حکیم کے عاشقانِ صادق کے عالمِ شخصی میں طلوع ہو جاتا ہے اور اسی کی روشنی میں قرآن کے تاویلی معجزات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

قرآنِ پاک میں فیصلہ کُن آیات کو پڑھنا ہے تو آیاتِ نور کو غور سے پڑھو، مثلاً سوال ہے: یہ حقیقت ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ایسے میں وہ پاک ذات عالمِ دین، عالمِ شخصی اور عالمِ انسانیت کے لئے نور ہے یا نہیں؟ اور اپنی کتابِ عزیز قرآن کا نور ہے یا نہیں؟ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا کائنات کی ہر چیز کے لئے نور ہے اور قرآن کے لئے نہیں، جبکہ آیۂ قد جاء کُم میں یہ ارشاد ہے کہ خدا کی طرف سے نور

آیا ہے اور کتابِ مبین، یقیناً یہ خدا کا نورِ قرآن کی باطنی حکمت دکھانے کی غرض سے آنحضرتؐ میں تھا اور آپؐ کے بعد یہ نور حضرتِ مُؤَوِّل (اساسؑ) میں منتقل ہو گیا، اور اب یہ نورِ پاک امامِ زمان علیہ السلام میں جلوہ گر ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۱۵۔ فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حضرتِ داؤد علیہ السّلام

قسط : ۴

سورۂ سبا (۳۴ : ۱۳) میں ارشاد ہے :-

اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُکۡرًا ؕ وَ قَلِیۡلٌ مِّنۡ عِبَادِیَ الشَّکُوۡرُ ۔

اس آیۂ شریفہ کے کم سے کم معنی دو ہیں، ایک مثالی معنی ہیں اور دوسرے ممثولی :-

۱۔ اے داؤد کی اولاد ! (اے سلیمان اور اس کی کابیاں) تم اللہ کی ان نعمتوں کی جو بے مثال ہیں عملی طور پر شکر گزاری اور قدر دانی کرو، کیونکہ ایسی اعلیٰ نعمتیں بہت کم بندوں کو نصیب ہوتی ہیں۔

۲۔ اے داؤدِ زمانؑ کی خاص رُوحانی اولاد ! تم کو جو اللہ کی رُوحانی نعمتیں حاصل ہوئی ہیں وہ بہت ہی خاص اور بے مثال ہیں، لہٰذا تم ان کی بہت خاص طور پر شکر گزاری کرو، اور وہ عملی شکر گزاری ہے، یعنی تم ان عظیم نعمتوں سے دین کی خدمت کرو، کیونکہ ایسے لوگ بہت کم ہیں جن کو یہ نعمتیں ملی ہیں۔

داؤدِ زمانؑ کی روحانی اولاد کو عملی شکر گزاری کا حکم دینے میں یہ حکمت بھی ہے کہ وہ بحدِّ قوت سلیمانؑ کی طرح ہیں، پھر وہ علم و عمل سے سلیمانؑ جیسے ہو سکتے ہیں، کیونکہ جہاں خدا شکر کرنے کا حکم دیتا ہے وہاں نعمتیں موجود ہوتی ہیں یا موجود ہو سکتی ہیں، وہ غیر معمولی نعمتوں کے سوا شکر گزاری کا حکم نہیں دیتا ہے، بہت ممکن ہے کہ ہر امام اپنے وقت کا داؤدؑ ہو اور وہ ستر ہزار اجسامِ لطیف بنائے، ہر جسمِ لطیف ایک عالمِ شخصی ہو اور

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اس میں کائنات بھر کی بہشت ہو، اور مذکورہ آیت کا یہ مطلب ہو کہ اے اہلِ ایمان تم جو بحدِ قوتِ سلیمانؑ ہو، علم و عمل کی شکرگزاری سے بحدِّ فعلِ سلیمانؑ ہو جاؤ اور جنّ دانس پر بادشاہی کرو، کیونکہ قرآنِ حکیم میں جو تسخیرِ کائنات کا ذکر ہے وہ تسخیرِ کُلّ کُلّیات ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعۃ المبارک ۱۶۔ فروری ۲۰۰۱ء

حضرتِ داؤد علیہ السّلام

قسط: ۵

انسانِ کامل کے عالمِ شخصی میں جب نفخِ صور اور رُوحانی قیامت کا عالمگیر معجزہ جاری ہوتا ہے تو اس وقت نہ صرف پہاڑوں اور پرندوں کی روحیں بلکہ کُلّ کائنات کی ہر ہر چیز کی رُوح فرشتۂ جَدّ (اسرافیل) کے قیامت انگیز معجزے سے قیامت گاہ میں حاضر ہو کر انسانِ کامل کی ہم نوائی میں اللہ کی حمدیہ تسبیح پڑھتی ہے، دیکھو قرآن (۲۱: ۷۹)، (۳۴: ۱۰)، (۳۸: ۱۷)، (۲۴: ۴۱)۔

صورِ اسرافیل کی ہم آہنگی میں آسمان و زمین کی ہر چیز خدا کی تسبیح پڑھتی ہے (۵۷: ۱)۔ (۵۹: ۱)۔ (۶۱: ۱) یقیناً صورِ اسرافیل کی تسبیح خوانی میں سرتاسر عالمِ ذرّ بھی ہمنوائی کرتا رہتا ہے، اور عالمِ ذرّ سے کوئی چیز خارج نہیں، اور یہی قصہ حضرت داؤدؑ کا بھی ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر انسانِ کامل کی روحانی قیامت میں کُلّ کائنات کی ہر ہر چیز کو بحکمِ خدا روحاً (بشکلِ ذرّۂ لطیف) تسبیح کُناں حاضر ہو جانا ہے، اس بیان میں ایک طرف سے انسانِ کامل کی روحانی قیامت کی معرفت ہو رہی ہے، دوسری طرف سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ رُوح کے بغیر کوئی چیز نہیں، اور ہر چیز کی نمائندہ رُوح ذرّۂ لطیف میں آتی ہے، اگرچہ کائنات کی ہر چیز ہمہ وقت زبانِ حال سے تسبیح کرتی ہے، لیکن جب روحانی قیامت برپا ہوتی ہے تو اس وقت معجزۂ اسرافیلی سے ہر شی زبانِ قال سے تسبیح پڑھتی ہے۔

اے عزیزان! آپ میں سے کوئی شخص ان عظیم بھیدوں کو معمولی باتیں قرار دیکر

ناشکری اور ناقدری نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ پھر یہ نعمت ہم سے اٹھالی جائے، کیونکہ یہ معمولی چیز نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ آپ شکرگزاری میں گریہ وزاری کرتے رہیں تاکہ یہ نعمت کچھ وقت تک جاری رہے!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ
ہفتہ ۱۷ فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عارفانہ موت اور قیامت

قسط: ۱

اللہ تعالیٰ کی سُنّتِ قدیم (۴۰ : ۸۵) کے مطابق اس دَور میں سب سے پہلے حضرت آدم خلیفۃُ اللہ ؑ عارفانہ موت سے مرکر زندۂ جاوید ہو گیا تھا، اور حضرتِ جعفر بن منصور الیمن کے بقول اس دَور کے آدم کا نام تخوم بن بجلاح بن قوامہ بن ورقۃ الرّدیادی تھا، اگر ہم ان کو خدا کا خلیفۂ اوّل قرار دیں تو یہ ہمارا تصوّرِ سنّتِ الٰہی کے خلاف ہوگا، اس لئے کہ گویا ہم نے یہ سمجھا کہ پہلے خدا کی سُنّت میں خلافت نہیں تھی پھر بعد میں اس کی سنّت میں تبدیلی آگئی، توبہ توبہ، نَعُوذُ بِاللہ، اللہ کی سنّت قدیم ہے اور اس میں کوئی تبدیلی ہرگز نہیں۔

سورۂ مائدہ (۵ : ۲۷) میں جہاں آدم ؑ کے دو بیٹوں ہابیل ؑ اور قابیل کا قصّہ ہے اس میں ایک بڑا ضروری سوال باقی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے شروع شروع میں جس طرح ظاہری قصہ سنا تھا وہی یاد رہا تھا، اب اس وقت سوچنے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا کے اصل معنی کیا ہیں؟ کیونکہ قرآنِ حکیم کے یہ مبارک کلمات تاویلی حکمت کے بغیر نہیں ہو سکتے ہیں، قَرَّبَ = اس نے نزدیک کیا، قَرَّبَا = ان دونوں نے نزدیک کیا، پھر بھی سوال اپنی جگہ پر ہے۔

آدم ؑ نے اپنے دونوں بیٹوں کو الگ الگ یا ایک ساتھ اسمِ اعظم کی سپیشل عبادت سکھلا دی تھی، دونوں کوشش کرتے رہتے تھے، لیکن قابیل پرہیزگاری میں

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

پیچھے تھا، لہٰذا ھابیلؑ عارفانہ موت اور قیامت کی قربانی کے لئے قبول ہوگیا، مگر قابیل اس مقصد میں ناکام ہوگیا، اب دو باتیں ممکن ہیں، کہ قابیل نے اپنے بھائی ھابیلؑ کو یا تو نفسانی طور پر قتل کیا یا جسمانی طور پر۔

قابیل کے دل میں پہلے اپنے بھائی سے حسد پیدا ہوا پھر دشمنی، پھر قتل کیا اس لئے اپنے دینی بھائیوں سے حسد رکھنا بہت بڑا گناہ ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

یک شنبہ ۱۸ فروری ۲۰۰۱ء

عارفانہ موت اور قیامت

قسط: ۲

سورۂ مومن کے آخر (۴۰: ۸۵) میں ارشاد ہے:

سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ۔

ترجمہ: یہی اللہ کی مقرر سُنّت ہے جو ہمیشہ اس کے خاص بندوں (کے عالمِ شخصی) میں جاری رہی ہے، اور اس موقع پر کافر لوگ خسارے میں پڑ گئے۔ یہاں کافروں کے خسارے کا ذکر اس لئے ہے کہ عالمِ شخصی میں مومنین کو خدا کی سُنّت کی جو معرفت حاصل ہوتی ہے اس کے عظیم فائدے بے شمار ہیں، پس حضرتِ آدم خلیفۃ اللہ علیہ السّلام کے عالمِ شخصی میں اللہ کی سنتِ قدیم کے مُطابق ہر گونہ معجزات کا ظہور ہوا تھا، اور حضرتِ ہابیل علیہ السّلام کے عالمِ شخصی میں بھی یہی سُنّتِ الٰہی گزری تھی، ہابیلؑ کی قربانی قبول ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ عارفانہ موت اور قیامت کی تمام قربانیوں سے گزر کر زندۂ جاوید ہو گیا، جبکہ قابیل حسد اور دشمنی کی وجہ سے ہر سعادت اور ہر درجہ سے محروم رہا۔

بحوالۂ کتابِ سرائر ص ۵۲: اور حضرتِ ہابیل علیہ السّلام نے اپنی جگہ ایک مقدّس اور بلیغ حد قائم کیا، جس کو حدودِ دین کی اصطلاح میں ستر یا حجاب کہا جاتا ہے، اور خود ہابیلؑ کہفِ تقیہ میں داخل ہو گیا، اور اپنے کام کو دشمنوں سے مخفی رکھا، اور پوشیدہ طور پر اپنے داعیوں کو پھیلا دیا، تاکہ اللہ کی توحید کی دعوت قائم ہو، اس کے بعد حضرتِ

شیثؑ اس کا جانشین ہوا اور شیثؑ کا نام ہِبَۃُ اللہ بھی ہے، جس کو خدا نے دشمنوں پر غلبہ دینے کا وعدہ فرمایا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؒ

پیر ۱۹؍ فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱

عارفانہ موت اور قیامت

قسط: ۳

اس سلسلے میں فرشتۂ عزرائیل کی معرفت بھی ضروری ہے جس کا نام قرآنِ پاک میں مَلَكُ الْمَوْت (فرشتۂ موت) ہے (۱۱:۳۲)۔ وہ بفرمانِ خداوندی ہر فردِ بشر پر مؤکل ہے یعنی ہمیشہ مقرر ہے، جو کچھ عالمِ اکبر میں ہے اور جو کچھ عالمِ دین میں ہے وہ سب کچھ عالمِ شخصی میں موجود ہے، چنانچہ انسان میں بحدِ قوت عظیم فرشتے موجود ہیں، ان کو روحانی اور علمی ترقی سے حدِ فعل میں لانے کی ضرورت ہے، مگر یہ اصول یاد رہے کہ ہر سردار فرشتے کے تحت لشکر کے طور پر بے شمار روحیں کام کرتی ہیں، پس یہ خدا کی بہت بڑی عجیب و غریب حکمت ہے کہ آپ میں جو قوتِ عزرائیلی ہے اس کے لشکر میں اکثر ایسے لوگوں کی روحیں ہیں جو آپ کے مخالف ہیں یا آپ سے حسد اور عداوت رکھتے ہیں پس جب حضرتِ ہابیلؑ جیتے جی عارفانہ موت سے مرنے لگا تو اس وقت لشکرِ عزرائیلی میں قابیل کی روح کا کردار نمایاں تھا، لہٰذا ہابیلؑ کی موت تاویلاً قابیل کی وجہ سے ہوئی۔

غُراب کی ایک تاویل میں نے بتائی ہے، یہاں دوسری تاویل بتوفیقِ خداوندِ قدوس بتائی جاتی ہے کہ غُراب فرشتۂ عزرائیل ہے جو خدا کی طرف سے آ کر ہابیل کی قوتِ عزرائیلیہ سے مل کر کام کرنے لگا، غراب = کوا زمین میں کُریدتا تھا اور ایک دوسرے کوے کو دفناتا تھا، عملِ عزرائیلی بالکل ایسا ہی ہے، عالمِ شخصی سے کُرید کُرید کر گہرائی سے روح کو نکالنا، پھر کائناتی روح سمیت واپس جسم میں ڈالنا اور بارہا ایسا کرنا، یہ

ہے غراب کی دوسری تاویل، الحمدُ للہ!

ن-ن- (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۹ فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

خانۂ کعبہ = بیت المعمور = اساس (امام)

ISW
Institute for Spiritual Wisdom
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سورۂ ابراہیم (۱۴: ۳۵-۳۷) میں ارشاد ہے۔

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا
وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا
مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ
بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً
مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ۔

ترجمہ: اور (وہ وقت یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے (خدا سے) عرض کی تھی کہ پروردگار! اس شہر (مکہ) کو امن وامان کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس بات سے بچا لے کہ بتوں کی پرستش کرنے لگیں۔ اے میرے پروردگار! اس میں شک نہیں کہ ان بتوں نے بہتیرے لوگوں کو گمراہ بنا چھوڑا، تو جو شخص میری پیروی کرے تو وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تو درگزر کرنے والا مہربان ہے۔ اے ہمارے پروردگار! میں نے ایک بیابان وادی میں اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے محترم گھر کے پاس لا بسایا ہے تاکہ اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ برابر یہاں نماز پڑھا کریں تو تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر اور

انہیں طرح طرح کے پھلوں سے روزی عطا کر تاکہ یہ لوگ (تیرا) شکر کریں۔

تاویلی حکمت: شہرِ مکہ = امن وامان کی جگہ = حظیرۂ قدس جو امامِ زمانؑ کی معرفت اور امن وامان کا مقام ہے، اصنام پرستی = پیشوایانِ باطل کی پیروی۔ ابراہیمؑ کا قول: جو شخص میری پیروی کرے وہ مجھ سے ہے، یعنی وہ حقیقت میں میری روحانی اولاد ہے، وہ ان تمام روحانی معجزات کو دیکھے گا جن کو میں نے دیکھا ہے، یہی حقیقی پیروی ہے۔

معزّز گھر = کعبہ = بیت المعمور = اساسؑ = امامِ زمانؑ کا نور جو حظیرۂ قدس میں ہے، حضرتِ ابراہیمؑ نے خدا کے حکم سے اپنے فرزندِ جگر بند حضرتِ اسماعیلؑ (امام = اساس) کو خانۂ کعبہ کے پاس بیابان میں ٹھہرایا تھا، اس کی حکمت یہ ہے کہ عارف کو امامِ زمانؑ کی معرفت عالمِ شخصی کی زمین پر مکمل نہیں ہوتی ہے (اگرچہ یہ زمین اپنے دل آویز مناظر کی وجہ سے بہشتِ برین کا ایک زندہ نمونہ ہے) جب تک کہ وہ حظیرۂ قدس میں نہیں پہنچتا، حالانکہ وہ ایک بیابان مقام جیسا لگتا ہے، اور اسی تصوّر میں بڑی بڑی حکمتیں ہیں، ان شاءاللہ موقع کی مناسبت سے بعض حکمتیں بیان کریں گے۔

حضرتِ ابراہیمؑ نے اپنی دعا کے سلسلے میں عرض کی: تاکہ یارب! یہ میری اولاد = ائمہؑ نماز یعنی دعوت کو قائم کریں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان اماموں کی طرف مائل کر دے، اور ان کو روحانی، علمی، عقلی اور عرفانی ثمرات سے رزق عطا کر، تاکہ یہ لوگ تیرا شکر کریں یعنی تیری قدرت اور علم وحکمت کو سمجھیں اور شکر گزاری اور قدر دانی کریں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۲۱ فروری ۲۰۰۱ء

حظیرۂ قدس کے عظیم حکمتی اشارے

قسط: ۱

حظیرۂ قدس کا سب سے عظیم علمی و عرفانی سرچشمہ کتابِ مکنون ہے، جس میں قرآنِ کریم کے تمام تاویلی اسرار جمع ہیں، ان عظیم الشّان بھیدوں میں سے ایک خاص بھید یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ کائنات کو لپیٹ کر فنا کر دے گا اور اس کی جگہ ایک نئی کائنات کو پیدا کرے گا، آپ کو خدا کے اس امر کی بہت سی شہادتیں مل سکتی ہیں، اسمائے صفات سے بھی، آیاتِ قرآن سے بھی، کیونکہ جو راز کتابِ مکنون میں ہے وہ قرآن میں بھی ہے، اور جو کچھ قرآن میں ہے وہ اللہ کے اسمائے صفات میں بھی ہے، کائنات میں بھی ہے اور انسان میں بھی ہے، مثال کے طور پر قرآن (۱۳: ۳۹) میں دیکھو:۔

يَمۡحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثۡبِتُ وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡكِتٰبِ۔

اللہ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے، اُمّ الکتاب اسی کے پاس ہے۔ اگر کسی شخص کو اس آیۂ شریفہ میں کوئی سوال پیدا ہوتا ہے تو اس کا جواب خود اسی آیت کے آخر میں موجود ہے، وہ ہے اُمُّ الکِتٰب۔ اُمُّ الکِتٰب علیؑ کا نام ہے، نیز سورۂ قصص کے آخر (۲۸: ۸۸) میں دیکھیں۔

كُلُّ شَيۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهٗ۔

ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے وجہُ اللہ (علیؑ) کے۔ آیۂ کریمہ کے آخر (وجہُ اللہ) میں جواب موجود ہے ہر اس سوال کے لئے جو اس آیت سے متعلق

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ہو۔

قرآنِ مقدس (۱۴: ۴۸) میں دیکھ لیں: ایک دن اس کائنات کی جگہ دوسری کائنات ہوگی، سورۂ انبیاء (۲۱: ۱۰۴) میں زیادہ غور سے دیکھیں: اللہ تعالیٰ نے جس طرح کائنات کو اس سے پہلے بنائی تھی اسی طرح دوبارہ بنانے والا ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
بدھ ۲۱ فروری ۲۰۰۱ء

حظیرۂ قدس کے عظیم حکمتی اشارے

قسط: ۲

حظیرۂ قدس عالمِ شخصی کا وہ بلند ترین مقام ہے جس کے کئی مقدس نام ہیں، جیسے ظہور گاہِ امامِ مبینؑ (۳۶: ۱۲)، معرفت کی غرض سے نزدیک لائی ہوئی بہشت، آدمؑ کی جائے پیدائش، نوحؑ کا وہ مقام جہاں کشتیٔ نجات ٹھہر گئی تھی یعنی جہاں کوہِ جودی ہے، جہاں آدمؑ و حواؑ کی بہشت ہے، جہاں تک ادریسؑ کو بلند کیا گیا تھا، جہاں مقامِ ابراہیمؑ ہے، جہاں حجرِ ابیض ہے، جہاں کوہِ طور ہے، جہاں مریمؑ نے حضرتِ عیسیٰؑ کو جنم دیا تھا، جہاں عیسیٰؑ اور مریمؑ کو بلند مقام اور چشموں کی جگہ دی گئی تھی، جہاں مقامِ محمود اور مقامِ معراج ہے، جہاں عالمِ وحدت ہے، جہاں مرتبۂ فنا فی اللہ ہے، جہاں خدا اپنے بندۂ مقرب کی آنکھ، کان، ہاتھ اور پاؤں ہو جاتا ہے، جہاں عارف کنزِ مخفی کو حاصل کر لیتا ہے، جہاں مونوریالٹی کا راز سمجھ میں آتا ہے، جہاں عارف اپنے آپ کو آدمؑ کے ساتھ دیکھتا ہے کبھی فرشتہ اور ساجد، کبھی آدمؑ اور مسجود۔

اگر میں حظیرۂ قدس کے اسرار کو اس سے آگے بیان کر دوں تو میرے بعض شاگرد ناوقت انا الحق کا نعرہ لگائیں گے، اور وہ مولا کو منظور نہیں، اس لئے یہی طریقہ بہتر ہے کہ شرابِ معرفت کم کم پیا کریں، تاکہ کوئی شخص حد سے نہ گزرے۔

شرابِ معرفت صد بار خوردم
زجامِ مصطفیٰ الحمدُللہ

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی — جمعرات ۲۲ فروری ۲۰۰۱ء

حظیرۂ قدس کے عظیم حکمتی اشارے

قسط: ۳

سورۂ دہر (۷۶: ۱) ترجمہ: کیا انسان پر زمانِ ساکن (دہر) میں سے ایک وقت ایسا بھی گزرا ہے جب وہ کوئی قابلِ ذکر چیز نہ تھا؟ کیا یہ لامکان کا ظہور ہے؟ یا یہ معجزۂ ازل ہے؟ یا حالتِ فنا ہے؟ یا ایک ساتھ ابداع و انبعاث ہے؟ کیا اسی مقام پر انسان کی جائے ابتداء اور جائے بازگشت ہے؟

سورۂ انعام (۶: ۹۴) میں ٹھیک طرح سے سوچنے کی ضرورت ہے، جس طرح نفسِ واحدہ سے سب لوگ پھیل گئے تھے اسی طرح سب کے سب اس میں جمع ہو جاتے ہیں اور ان سب کا مجموعہ، نمائندہ اور جانوں کی جان نفسِ واحدہ ہوتا ہے، یہی روحِ کاملہ عارفانہ موت اور روحانی قیامت کے تمام مراحل سے گزر کر حظیرۂ قدس میں پہنچ جاتی ہے، اور اسرارِ معرفت کا مشاہدہ کرتی ہے، یہ عظیم راز فراموش نہ ہو کہ قربِ خاص ہی مقامِ وصل اور مقامِ فنا ہے، جب انسان فنا فی اللہ ہو جاتا ہے، تو اس کے لئے سب سے بڑے معجزے ہوتے ہیں۔

جب خدا اپنے عارف کی آنکھ ہو جاتا ہے تو وہ خدا کو دیکھتا اور پہچانتا ہے، خداوندِ تعالیٰ اپنے نورِ مُنزّل (مظہر) کی صورت میں دیدار دیتا ہے، کبھی خواب میں، کبھی بیداری میں، خصوصاً حظیرۂ قدس میں ہر دیدار عظیم حکمتی اشاروں سے پُر ہے، اور جب خدا عارف کا ہاتھ ہو جاتا ہے، تو وہ کتابِ مکنون کو ہاتھ میں لے سکتا ہے،

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

جس کا راز انتہائی عظیم الشّان ہے، اے عزیزان! ان اسرار کو بیان کرتے کرتے خوف سے میری جان نکلتی ہے کہ کہیں ان کی ناشکری اور ناقدری نہ ہو جائے، ایسا نہ ہو کہ ہم جس کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں، آپ میرے لئے بھی دعا کریں کہ مجھ میں فخر پیدا نہ ہو جائے۔

جب مومنین و مومنات دیدار کی ان باتوں پر یقین کر کے عاشقانہ آنسو بہائیں گے تو ان شاء اللہ ان کو بھی پاک دیدار نصیب ہوگا، آمین!

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

جمعۃ المبارک ۲۳، فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

حظیرۂ قدس کے عظیم حکمتی اشارے

قسط: ۴

مَشرِقَین (دو مشرق) عقلِ کُلّ اور نفسِ کُلّ۔

مَغرِبَین (دو مغرب) ناطقؑ اور اساسؑ۔

مشارقِ انوارِ علم وحکمت، مغاربِ انوارِ علم وحکمت۔

وہ مقدس ومبارک زمین جس کے سورج، چاند اور انجم علم وحکمت کے ساتھ بار بار طلوع وغروب ہوتے رہتے ہیں، جس کے شمس وقمر اور ستارگان کیلئے واحد مشرق ومغرب ہے، سُبحان اللہ!

اس کے ناموں میں سے ایک نام وادیٔ مقدّسِ طُویٰ ہے (۲۰ : ۱۲)، طُویٰ کا اشارہ ہے جہاں ساری کائنات لپیٹ لی جاتی ہے، قرآن میں دیکھیں: نَطوِی (۲۱ : ۱۰۴) مَطوِیّات (۳۹ : ۶۷)۔

یہ وہ بہشت ہے جس میں داخل ہو جانے سے بنی آدم اپنے باپ آدمؑ کی صورت پر ہو جاتے ہیں، اور آدمؑ رحمان کی صورت پر تھا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

ہفتہ ۲۴۔ فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

حظیرۂ قدس کے عظیم حکمتی اشارے

قسط: ۵

ارضِ مقدّس کے خورشید و ماہ اور انجم کے مسلسل طلوع و غروب میں ہمیشہ کتابِ مکنون کے اسرار چمکتے نظر آتے ہیں، پھر بھی یہ بھید ختم نہیں ہوتے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ

اور میں تمام ستاروں کے یکجا مغرب کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم جانو تو یہ بہت بڑی قسم ہے، اس قسم کی عظمت سمجھنا علم سے مشروط ہے (۵۶: ۷۵-۷۶) یہ وہ سرزمین ہے جس میں خدا نے ہر عالمِ شخصی کے لئے برکتیں رکھی ہیں (۲۱: ۷۱؛ ۷: ۱۳۷) یقیناً یہ وہ مکانی اور لامکانی بہشت ہے جو کائنات کے طول و عرض پر محیط ہے، اور اس میں برکتیں ہی برکتیں ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کو اس بہشت کا وارث بنائے گا، اس میں علم و حکمت اور معرفت کے ثمرات ہوں گے۔

کتابِ مکنون ایک بے مثال نور ہے جو اس بہشتِ بریں میں شمس و قمر اور انجم کی صورت میں علم و حکمت کی ضیا پاشی کرتی رہتی ہے، مزید براں یہ یدُ اللہ کے ہر فعل کا نمونہ پیش کرتی رہتی ہے، جیسے کائنات کو لپیٹنا اور پھر اس کو پھیلانا، اور کوئی خداوندی انعام کسی کو دینا وغیرہ۔

کتابِ مکنون کے اسرارِ عظیم بہت زیادہ ہیں، یہ مومنین و مومنات کا وہ نمائندہ نور ہے جو ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا (۵۷: ۱۲) نیز (۶۶: ۸) اس

نور کا ایک زبردست معجزہ یہ بھی ہے کہ کبھی آسمان اور زمین کو ایک کر کے دکھاتا ہے اور کبھی الگ الگ کر دیتا ہے، یہ نور صراطِ مستقیم اور سلامتی کے راستوں پر چلنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے، تمام تاویلاتی اشارے اسی نور کی طرف سے ہوتے ہیں، کیونکہ یہ قلمِ اعلیٰ کا نمائندہ ہے۔

ن ۔ ن ۔ (حبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۲۵ ؍ فروری ۲۰۰۱ء

حظیرۂ قدس کے عظیم حکمتی اشارے

قسط: ۶

سورۂ نحل (۱۶: ۱۲) میں ارشاد ہے: ترجمہ: اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو مُسخّر کر رکھا ہے اور سب تارے بھی اسی کے حکم سے مُسخّر ہیں اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

حظیرۂ قدس عالمِ وحدت ہے، لہٰذا وہاں سورج، چاند، سب ستارے مجموعاً نورِ واحد ہیں، جو شمس و قمر اور تمام انجم کے کاموں کو یہی نور انجام دیتا ہے، اور یہی کتابِ مکنون بھی ہے، جس میں آسمان و زمین کی ہر چیز مُسخّر کی گئی ہے، کائنات اور اس کی تمام اشیاء کی تسخیر کی جملہ مثالیں اور نمونے اور تمام حکمتی اشارے کتابِ مکنون (نورِ واحد) میں موجود ہیں، مثالوں اور اشاروں کو سمجھنے کے لئے زبردست علم و حکمت کے ساتھ ساتھ تائیدِ غیبی کی بھی سخت ضرورت ہے، لیکن کتابِ مکنون کو صرف وہی لوگ چھو سکتے ہیں جو اس عظیم مقصد کے لئے پاک کئے گئے ہیں (مُطَهَّرِينَ = ۵۶: ۷۹)۔

امامِ زمان علیہ السّلام نے اس دفعہ کراچی میں کئی بار ارشاد فرمایا: "دانا ہو جاؤ" یہ پاک فرمان اگرچہ جملہ جماعت کے لئے ہے، تاہم جو لوگ دینی علم و حکمت کے عاشق ہیں، ان کے لئے مبارک بادی ہے کہ ان کو پہلے ہی سے اس عظیم الشّان عمل کی توفیق عطا ہوئی ہے، الحمدُ لِلّٰہ! جب بھی حضرتِ امامؑ اپنے کسی مرید کو اسمِ اعظم عطا فرماتا ہے، اس کا عظیم مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ مرید روحانی ترقی کر کے اپنے مولاد

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آقا سے روحانی علم وحکمت حاصل کرے، اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بڑا کام دنیوی کاموں کی غرض سے نہیں دیا جاتا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
پیر ۲۶؍ فروری ۲۰۰۱ء

اللہ تعالیٰ نے

امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے

قسط: ۱

سورۂ حدید (۵۷ : ۲۸) میں ارشاد ہے: ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو (جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے) اور اس کے رسول (محمدؐ) پر (حقیقی معنوں میں) ایمان لاؤ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دُہرا حصّہ عطا فرمائے گا اور تمہیں ایک نور عطا فرمائے گا جس کی روشنی میں تم چلو گے اور تمہارے قصور معاف کر دے گا اللہ بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔

سوال: معلوم ہوا کہ یہ پاک و مبارک نور چلنے کی غرض سے ہے لیکن سوال ہے کہ کہاں کہاں چلنا ہے؟ ارشاداتِ قرآنی کے مطابق جواب ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نورِ ہدایت ہے جس کی روشنی میں صراطِ مستقیم پر چلنا ہے، سلامتی کے راستوں پر چلنا ہے، اور عالمِ شخصی میں چلنا ہے، جیسا کہ حکیم پیر ناصر خسروؒ اپنے دیوان میں فرماتے ہیں:-

بر جانِ من چو نورِ امامِ زمان بتافت
لَیلُ السَّرار بودم و شمسُ الضُّحیٰ شُدم

جب میری روح = جان (میرے عالمِ شخصی) پر امامِ زمانؑ کا نور طلوع ہوا میں (قبلاً) شبِ تاریک تھا (اب میں) روزِ روشن کی طرح ہو گیا۔

اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ خدا کے حکم سے امامِ زمانؑ کا نور ہر کامیاب

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

عالمِ شخصی میں طلوع ہوتا ہے، کیونکہ ہر عارف کے لئے خود شناسی اور خدا شناسی عالمِ شخصی ہی میں ہے، عارفِ رومی کہتا ہے:۔

گنجِ نہانی طلب، از دل واز جانِ خویش

تا نہ شوی بے نوا، بر درِ دکانِ خویش

گنجِ مخفی کو اپنے دل اور اپنی جان سے طلب کر، تاکہ تو اپنی مقفّل اور بند دُکان کے دروازے کے سامنے مفلس بن کر بیٹھ نہ جائے۔

ن۔ن۔(حبِّ علی) ہونزائی

منگل ۲۷ر فروری ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اللہ تعالیٰ نے

امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے

قسط: ۲

سورۂ مائدہ (۵ : ۱۵) میں ارشاد ہے:۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔

ترجمہ: تمہارے پاس (یعنی تمہارے ظاہر و باطن میں) اللہ کی طرف سے نور آیا ہے اور کتابِ مبین آئی ہے۔ جب اللہ کا نور اہلِ ایمان کے پاس آیا تو یقیناً ظاہر کے مقابلے میں باطن یعنی عالمِ شخصی زیادہ منوّر ہوا، اور ظاہر میں جتنی بھلائی ہوئی وہ بھی روحوں کی اصلاح کی وجہ سے تھی، پس اللہ کا یہ پاک نور آنحضرتؐ کے مبارک و مقدس عالمِ شخصی میں تھا، اور آپؐ کے بعد آپ کے جانشین یعنی حضرتِ علیؑ میں یہ نور جلوہ گر ہوا، اور کتابِ مبین ظاہر میں محدود نہیں بلکہ وہ تنزیلاً ظاہر میں اور تاویلاً باطن میں ہے، کیونکہ عالمِ شخصی بے حد ضروری ہے، جبکہ یہ عالمِ ظاہر اور عالمِ دین دونوں کا مجموعہ ہے۔

عالمِ شخصی کی زبردست اہمیت کا راز مولا علیؑ کے مشہور شعر سے کھلتا ہے، جس کا ترجمہ ہے: کیا تیرا یہ گمان ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جسم ہے؟ درحالیکہ تجھ میں عالمِ اکبر لپٹا ہوا ہے، اسی طرح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی انسان کو ایک مستقل عالم قرار دیا ہے، اس کے یہ معنی ہیں کہ انسان ایک دائمی عالم ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اللہ تعالیٰ نے اس مادّی کائنات کے لئے ایک مادّی نور یعنی سورج کو مقرر کیا ہے، پھر اس کی قدرت اور حکمت کا یہ تقاضا ہوا کہ عالمِ شخصی جو ایک زندہ عالم ہے اس کے لئے ایک زندہ نور ہو، پس اللہ تعالیٰ نے امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کے لئے نورِ کامل و مکمل مقرر فرمایا، الحمدُ لِلّٰہ علیٰ مَنِّہٖ وَاحسانِہٖ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

منگل ۲۷ ؍ فروری ۲۰۰۱ء

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اللہ تعالیٰ نے

امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے

قسط : ۳

قرآنِ عظیم سرتاسر معجزاتِ الٰہی سے مملو (بھرا ہوا) ہے، ان تمام معجزوں میں آیاتِ نور کے معجزات سب سے زیادہ حیرت انگیز اور سب سے زود فیصلہ کُن ہیں، اور بہت بڑی عجیب و غریب حکمت یہ ہے کہ ان سب آیات و معجزات کا ایک مرکزِ وحدت بھی ہے، وہ ہے آیۂ مصباح (۲۴: ۳۵) جس کا مضمون ہے: اللہ ساری کائنات کا نورِ ہدایت ہے، اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ ذاتِ سُبحان کی تعریف ہے یعنی آیا اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ بذاتِ پاکِ خود سورج، چاند، انجم اور بجلی کی طرح اس مادّی کائنات کا نور ہے؟ یا یہ اس کے نمائندہ نور (مظہر) کی تعریف ہے؟ آپ ہرگز یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا کا کوئی نمائندہ نور نہیں، جبکہ قرآن میں اللہ کی طرف سے نور آنے کا ذکر ہے، آپ خود آیۂ مصباح میں غور سے دیکھیں تو کم سے کم تین بار اللہ کے نمائندہ نور کا ذکر ہے: اوّل: مَثَلُ نُوْرِهٖ میں، دوم: نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ میں، سوم: يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ میں۔

پس یہ حقیقت روشن ہو گئی کہ عالمِ شخصی میں خدا کا نمائندہ نور امامِ زمان علیہ السلام ہے، چونکہ امامِ زمانؑ اللہ کا زندہ اسمِ اعظم بھی ہے، لہٰذا عارف کے عالمِ شخصی میں تمام تر معجزات امامِ زمانؑ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۲۸ فروری ۲۰۰۱ء

ISW Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

اللہ تعالیٰ نے
امامِ زمان علیہ السلام کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے
قسط: ۴

سورۂ حدید (۵۷: ۱۲-۱۴) میں مومنین و مومنات کے جس نور کا ذکر آیا ہے، وہ امامِ زمان علیہ السلام کا نورِ اقدس ہی ہے، اور یہ دنیا ہی میں کسی عارف کے عالمِ شخصی کا معجزۂ عرفانی کا قصہ ہے اور مقامِ جبین (حظیرۂ قدس) ہے، آپ سورۂ تحریم (۶۶: ۸) میں بھی دیکھیں، قرآنِ حکیم کے ان دونوں مقدس حوالوں میں اسرارِ معرفت کا بہت بڑا خزانہ موجود ہے۔

نور کے دوڑنے میں کیا راز ہے؟ البتہ اس میں یہ اشارہ ہے کہ نور ہمہ رس ہے اور ہر چیز پر محیط ہے، ہر دور اور ہر زمانے میں موجود ہے، اور اگر یہ مانا جائے کہ نہ صرف پچاس ہزار سال کا ایک دَور ہے بلکہ چھ کروڑ برس کا بھی ایک بڑا دَور ہے، نور اپنی سعی (دوڑ) سے یہ بتاتا ہے کہ اس کے علمی و عرفانی احاطے سے کوئی دَور اور کوئی شی باہر نہیں وہ ہر چیز سے باخبر ہے، سورۂ حدید (۵۷: ۱۳) کے مطابق ہر ایسی روحانی قیامت کے بعد مومنین اور منافقین کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جاتی ہے، جس میں ایک دروازہ ہوتا ہے، جس کے اندر کی طرف رحمت ہی رحمت ہے اور باہر کی طرف عذاب۔

آپ ان مقالوں میں درج شدہ تمام آیاتِ کریمہ کو خوب غور کے ساتھ قرآن میں پڑھیں بے حد ضروری ہے۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   بدھ ۲۸ فروری ۲۰۰۱ء

اللہ تعالیٰ نے

امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے

قسط: ۵

سورۂ یونس (۱۰: ۸۷) کا ترجمہ ہے: اور ہم نے موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ کے پاس وحی بھیجی کہ مصر (عالمِ شخصی) میں اپنی قوم کے (رہنے سہنے کے) لئے گھر بناؤ۔ اس حکم میں یہ حکمت ہے کہ پیغمبر اور امام اپنے مومنین کے لئے کبھی ظاہری اور مادّی گھر بنا کر نہیں دیتے، بلکہ ان کو روحانی گھروں میں بساتے ہیں، یعنی ان کو عالمِ شخصی میں تیار شدہ اجسامِ لطیف عطا کرتے ہیں، اور اللہ کا یہ حکم کہ تم اپنے ان گھروں کو قبلہ بناؤ یعنی تم اپنے جسمِ لطیف کو ترقی دے کر خانۂ خدا بنا سکتے ہو (تمہارا جسمِ لطیف جُثّۂ ابداعیہ ہو سکتا ہے) یہ ہوا اپنے گھروں کو قبلہ بنانا۔

یہ سب سے عظیم کارنامہ اس لئے ممکن ہوگا کہ خدا اور اس کے محبوب رسولؐ نے امامؑ کو عالمِ شخصی کی روحانی ترقی کیلئے مقرر کیا ہے اور یہی امامِ عالی مقامؑ عالمِ شخصی میں نمائندۂ نور ہے، اور آخر میں مومنین کو خوشخبری دینے کا حکم ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر زمانے کے مومنین کو اپنے امامؑ سے ایسے انعامات حاصل ہوں گے۔

مصر = ہر وہ شہر جس کی حد بندی ہو، ایک معروف شہر کا نام (قاموس القرآن) مصر یہاں تاویلاً عالمِ شخصی ہے۔

نوٹ: اپنے اپنے جسمِ لطیف کو قبلہ (خانۂ خدا) بنانے میں ناطقؑ، اساسؑ، اور امامؑ سب سے آگے اور رہنما ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی — جمعرات یکم مارچ ۲۰۰۱ء

اللہ تعالیٰ نے

امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے

قسط: ٦

عالمِ شخصی میں امامِ زمان علیہ السلام کی مکمل اور اعلیٰ معرفت حاصل کرنے کے لئے رضاکارانہ طور پر عارفانہ موت اور روحانی قیامت سے گزرنا پڑتا ہے، جس میں حیاتِ سرمدی ہے، اور اس سب سے عظیم کارنامے کا خداوندی حکم قرآنِ حکیم (۸: ۲۴) میں موجود ہے:۔

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول تمہیں اس چیز (یعنی اسمِ اعظم کی عبادت) کی طرف دعوت کرے جو تمہیں ابدی زندگی بخشنے والی ہے اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے قلب کے درمیان حائل ہے (یہاں ایک عظیم تاویلی راز پوشیدہ ہے)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات یکم مارچ ۲۰۰۱ء

اللہ تعالیٰ نے

امامِ زمانؑ کو عالمِ شخصی کا نور مقرر کیا ہے

قسط: ۷

سورۂ نساء (۴: ۱۷۴-۱۷۵) ترجمہ: لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیلِ روشن آگئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک (مجسّم) نور نازل کیا ہے (چونکہ نور ہمیشہ زندہ شخصیت میں ہوتا ہے اس لئے نورِ مجسّم کہنا درست اور حقیقت ہے) پس جن لوگوں نے درحقیقت خدا پر ایمان لایا اور اسی کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لی ان کو اللہ اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے کے سیدھے راستے پر ان کو چلائے گا۔

دلیلِ روشن یقیناً حضرتِ رسولؐ ہیں، اور نورِ مبین علیؑ (امام) ہے، نور یا تو زندہ فرشتۂ سماوی ہوتا ہے یا زندہ فرشتۂ ارضی ہوتا ہے، جبکہ عالمِ بالا میں نورِ محمدی فرشتۂ عقل اور قلم ہے، نورِ علیؑ فرشتۂ نفسِ کُل اور لوحِ محفوظ ہے، یعنی خدا کی ہر خاص چیز نور اور زندہ فرشتہ ہے، پس امامِ زمانؑ نورِ عالمِ شخصی بھی ہے، فرشتۂ سماوی بھی ہے، فرشتۂ ارضی بھی ہے، اور اللہ کی وہ بولنے والی کتاب بھی ہے جو اللہ کے پاس ہے (۲۳: ۶۲؛ ۴۵: ۲۹) جو اہلِ ایمان کا نامۂ اعمال بھی ہے۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

جمعرات یکم مارچ ۲۰۰۱ء

دنیا پر آخرت کو ترجیح نہ دینا سب سے بڑی جہالت ہے

ترجمۂ آیۂ شریفہ (۱۰: ۷-۸): حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی ہی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور جو لوگ ہماری آیات سے غافل ہیں اُن کا آخری ٹھکانا دوزخِ جہالت ہوگا ان بُرائیوں کی پاداش میں جن کا اکتساب وہ کرتے رہے۔

سوال: یہ آیات کونسی ہیں جن سے لوگ غافل ہیں؟ آیاتِ قرآنی؟ آیاتِ کائنات؟ آیاتِ ذات (عالمِ شخصی)؟ نہیں یہ بات نہیں، قرآنی آیات سے مسلمانانِ عالم کیسے غافل ہو سکتے ہیں، ذات و کائنات پر سائنسدان تحقیق کر رہے ہیں، اور یہ کوشش جاری ہے، اب رہیں صرف وہ آیات جن کا ذکر حضرت مولانا علی علیہ السلام کے ارشاد میں ملتا ہے، مولا نے فرمایا:

اَنَا اٰیَاتُ اللّٰہِ الْکُبْرٰی الَّتِیْ اَرَاھَا اللّٰہُ فِرْعَوْنَ۔

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی آیاتِ کُبریٰ ہوں جو اللہ نے فرعون کو دکھائیں اور فرعون نے عصیان اور نافرمانی کی۔

پس مولا علیؑ امامِ زمانؑ اور مجموعۂ حضراتِ ائمہؑ کے معنی میں اللہ کی عظیم آیات ہیں، اور اب معلوم ہوا کہ لوگ اللہ کی ان آیاتِ کبریٰ سے غافل ہیں، امامؑ اور ائمہؑ خدا کے سب سے بڑے معجزات (آیات) ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی جمعہ ۲۔ مارچ ۲۰۰۱ء

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط: ۱

قرآنِ حکیم، احادیثِ نبوی اور ارشاداتِ ائمہ علیہم السّلام میں معرفت کے خزانے بھرے ہوئے ہیں، انہی خزانوں سے بزرگانِ دین کی کتابیں بھی معمور اور ذیلی خزانوں کی صورت میں ہیں، اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرتِ امامؑ کے بعض عالی ہمّت عُشّاق چشمِ باطن سے معرفت کے معجزات کا مشاہدہ کریں تاکہ علم الیقین کے درجے میں جو کچھ سنا تھا اس کی تصدیق عین الیقین سے کر سکیں، کیونکہ یقین کے تینوں درجے مومنین ہی کے لئے ہیں۔

کتابِ سرائر وغیرہ کے مطابق قرآنِ حکیم میں جس طرح آدمؑ کا قصہ ہے، وہ بطریقِ حکمت بے شمار آدموں کا قصہ ہے، کیونکہ آدمؑ نفسِ واحدہ ہے اور ہر قیامت کے لئے ایک نفسِ واحدہ ہوتا ہے، جس میں صورِ قیامت کی طاقت سے تمام نفوسِ خلائق جمع ہو کر اس کی روحانی اولاد قرار پاتے ہیں، بقولِ حکیم پیر ناصر خسرو قؔ خدا کے وہاں بے پایان قیامات ہیں، تو پھر آدموں کا بھی کوئی شمار نہیں، جبکہ ہر آدمؑ میں خدائی روح بذریعۂ قیامت داخل ہو جاتی ہے۔

سوال: اگر ہم یہ مانتے ہیں کہ یہ آدمؑ سراندیب میں ہوا تھا، تو پھر بہشت سے آدمؑ کے ہبُوط کے کیا معنی؟

جواب: بہشت سے بہت سی روحیں آدمؑ پر نازل ہوتی تھیں، انہی

روحوں کو وہ آدمِ مجسم جس کا عالمِ جسمانی میں ھبوط ہوا، ارشادِ قرآنی ہے:۔

قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا (۲: ۳۸)۔

ہم نے کہا کہ تم سب اُس سے اتر جاؤ۔ اس حکم میں کئی حکمتیں ہیں۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۲۔ مارچ ۲۰۰۱ء

ISW
LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط: ۲

ھُبوطِ آدمؑ دراصل سب سے بڑا اور سب سے پوشیدہ اور انتہائی پیچیدہ راز رہا ہے، کیونکہ اس عظیم واقعہ سے متعلق بہت سے مشکل سوالات موجود ہیں، جیسے: کیا آدمؑ کسی مکانی بہشت سے زمین پر اتر آیا تھا یا لامکانی بہشت سے؟ کیا وہ کسی بہت ترقی یافتہ سیارے پر تھا؟ کیا وہ قبلاً عالمِ شخصی کی جنّت میں تھا؟ کیا وہ اس سے پہلے جسمِ لطیف کی جنّت میں تھا؟ جب جنّت کے بڑے درجات آٹھ ہیں اور بڑے درجے کے ذیلی درجات بہت ہیں، تو بتاؤ کہ آدمؑ کس نام کی جنّت سے دنیا میں آیا؟

یہ میرا ذاتی نظریہ ہے کہ آدمؑ تنہا ایک فرد نہ تھا، بلکہ وہ نفسِ واحدہ (کلِّ کُلّیات) تھا، یعنی وہ ایسا عالمِ شخصی تھا کہ ساری کائنات مُسخّر ہو کر اس میں گم چکی تھی، پس آدمؑ خلیفۂ خدا کلِّ کُلّیات تھا، لہٰذا وہ ہر قسم کی جنّت اور اس کے جملہ درجات پر محیط تھا۔

جب آدمؑ کے جانشین کو تیار کرنے کا وقت آیا تو اس کے لئے سُنّتِ الٰہی کے مطابق روحانی قیامت برپا ہونے لگی، چنانچہ آدم خلیفۃُ اللہ میں الٰہی روح کے نام سے جو نور تھا وہ بحکمِ خدا آدمؑ کے جانشین میں منتقل ہو گیا، تو تمام حدودِ دین اور کُل فرشتوں نے حاملِ نورِ ہٰذا کو سجدہ کیا، اور آخر میں آدمِ اوّل نے بھی اس آدمِ ثانی کو سجدہ کیا، یہی ہے دینِ خدا کا قانون۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   سنیچر ۳ مارچ ۲۰۰۱ء

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط : ۳

سورۂ لقمان (۳۱ : ۲۸) میں اللہ تعالیٰ کا پاک ارشاد ہے:۔

مَا خَلْقُكُمْ وَلَا بَعْثُكُمْ إِلَّا كَنَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۔

اس آیۂ شریفہ کی سِرّی حکمت و معرفت کی کلید سمیع اور بصیر میں پوشیدہ ہے، یعنی فرمانِ خداوندی ہے کہ اگر تم نے خدائے سمیع و علیم کے دین کی مدد اپنے ہر قول و فعل سے کر دی تو خدا تمہاری بہت بڑی مدد کر دے گا، وہ یہ کہ تمہاری روح الایمان اور روح العشق کو نفسِ واحدہ سے وابستہ کر دیگا، تاکہ تم عارفانہ موت اور روحانی قیامت میں اس کیساتھ ہو جاؤ اور اسی کے سانچے میں ڈھل کر اپنے باپ آدمؑ کی طرح ہو سکو، اور تمہارا عالمِ شخصی وہ ذاتی بہشت ہو جائے جس کا طول و عرض کائنات کے برابر ہے، پس تم اپنی اُس بہشت میں خلیفہ بھی ہو اور بادشاہ بھی، تم آیتِ استخلاف (۲۴ : ۵۵) کی اصل حکمت تک رسائی کر لو اور بہشت کی بادشاہی کی معرفت بھی حاصل کر د۔

اس جہانِ آب و گِل میں قانونِ فطرت کی یہ دائمی حقیقت سب کے سامنے اظہر من الشمس ہے کہ جمادات بذریعۂ فنا نباتات کے سانچے میں ڈھل کر روحِ نباتی کو حاصل کرتی ہیں، نباتات کے لئے ترقی کا سانچا حیوانات میں موجود ہے، حیوانات کی ترقی کا رُخ انسان کی طرف ہے اور تمام انسانوں کی ترقی کا سانچا انسانِ کامل ہے جس میں جو بھی بذریعۂ فنا ڈھل جاتا ہے وہ انسانِ لطیف یا فرشتہ ہو جاتا ہے۔

ن.ن. (حُبِّ علی) ہونزائی ادِت ۴، مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط: ۴

سورۂ اعراف (۷: ۱۸۰) میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ....

کتابِ کوکبِ دُرّی، بابِ سُوم، منقبت ۲۹ میں حضرتِ علی علیہ السلام کا ارشاد ہے:۔

اَنَا الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّدْعٰى بِهَا۔

یعنی میں خدا کے وہ اسماءِ حُسنیٰ ہوں جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو انہی اسماء سے پکارا جائے۔

جس عظیم الشّان چیز کی تعریف خدا خود فرماتا ہے اس کی تعریف ہم ہزار سالہ زندگی میں بھی نہیں کر سکتے ہیں، پھر بھی یہ ہمارا عُذرِ لنگ ہے کہ ہم ایسی چیز کو اپنی جانِ عزیز سے بھی زیادہ اور اپنی پیاری اولاد سے بھی زیادہ محبوب کیوں نہیں رکھتے ہیں؟ پس عزیزساتھیو! اگر ہمارے قلوب میں اسماءُ الحُسنیٰ کا کچھ عشق ہے تو چلو ان کی معرفت کے لئے سعیٔ بلیغ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماءُ الحُسنیٰ اسمائے عظام ہیں، جن کو آپ اپنی مخصوص دعا کے آخر میں پڑھتے ہیں، جن کی برکت سے ہماری روحوں کی تجدید ہوتی رہتی ہے، یہ سب اسماء جس طرح علیؑ میں جمع تھے اسی طرح امامِ زمانؑ میں بھی تمام

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اسماءُ الحُسنٰی (اسمائے عظام) جمع ہیں، اور ایسا ہونا خدا کا بہت بڑا احسان بھی ہے اور عظیم انعام بھی۔

ہم بار بار کہتے ہیں کہ اللہ کی خاص چیزیں زندہ، گویندہ (ناطق) عقلی اور نورانی ہوا کرتی ہیں، جیسا کہ اللہ کا قلم نورِ محمّدی بھی ہے، فرشتۂ عقلِ کُل بھی ہے، نورِ عرش بھی ہے، اور لوحِ محفوظ علیؑ کا نور ہے جو فرشتۂ نفسِ کُل بھی ہے، اللہ کی کرسی بھی ہے، اور روح الارواح (کائنات گیر روح) بھی ہے، پس اسماء الحُسنیٰ انوار بھی ہیں، اور نورِ علی نور کا سلسلہ بھی اور دورِ محمّدی کے اسمائے عظام بھی ہیں۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائیؔ

پیر ۵ رمارچ ۲۰۰۱ء

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط : ۵

حضرتِ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ کا بابرکت ارشاد ہے :۔

اَعرَفُکُم بِنَفسِہٖ اَعرَفُکُم بِرَبِّہٖ۔

ترجمہ : تم میں جو شخص سب سے زیادہ اپنی روح کو پہچانتا ہے وہی تم میں سب سے زیادہ اپنے رب کو پہچانتا ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ اہلِ ایمان کے لئے معرفت کے بہت سے درجات ہیں، تاکہ وہ رفتہ رفتہ معرفت میں بہت آگے جاسکیں، معرفت کا ہم معنی لفظ یقین بھی ہے جو تین بڑے درجوں میں ہے، یعنی علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین، حق الیقین حظیرۂ قدس کے عظیم الشان معجزات میں ہے۔

میں ایک طرف سے اسرار بیان کرنے سے بہت ڈرتا بھی ہوں کہ کہیں ان کی ناشکری اور ناقدری نہ ہو، اور دوسری طرف سے کوئی طاقت مجھے مجبور کرتی رہتی ہے کہ تم اپنے عزیزوں کے لئے ہر راز کو بیان کرو، اور علم وحکمت اور معرفت خاص طور پر ان کو بتاؤ، جن کو بتانا چاہئے۔

عزیزانِ من ! آپ کو خوب علم ہے کہ یہ نعمتیں معمولی نہیں ہیں، اس لئے ہمیں شکرگزاری میں اشکبار ہونا ہے، اللہ ہمیں توفیق وہمت عطا فرمائے، آمین !

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   پیر ۵، مارچ ۲۰۰۱ء

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط : ٦

حضرتِ مولانا علی صلواتُ اللہ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے :۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۔

ترجمہ : جس شخص نے اپنی روح کو پہچان لیا اس نے اپنے پروردگار کو پہچان لیا۔ انسان میں وہ اعلیٰ روح کب آتی جس کی معرفت حضرتِ ربُّ العزّت کی معرفت ہو سکے؟ انسان میں روحِ نباتی، روحِ حیوانی اور روحِ انسانی یہ تین روحیں اپنا اپنا کام کرتی رہتی ہیں، مگر یہ ربّ تعالیٰ کی معرفت کی آئینہ داری نہیں کر سکتی ہیں، لہٰذا اس پُر حکمت ارشاد میں کوئی بہت بڑا راز پوشیدہ ہے، وہ عظیم راز مرتبۂ عشق و فنا ہے، یعنی جب تک کوئی انسان ہادیٔ برحق (امامِ زمانؑ) میں فنا ہو کر اپنی انائے عُلوی کو امامؑ میں نہیں پہچانتا، وہ اپنے ربّ کو نہیں پہچان سکتا ہے، صاحبانِ عقل کے لئے یہی بیان کافی ہے، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

حضرتِ مولانا امام محمد باقر علیہ السّلام کے فرمانِ مبارک کو کبھی بھول نہ جانا! (ماقیل فی اللہ) کوئی شک نہیں کہ اشیائے کُل کا خزانہ امامِ مبینؑ ہی ہے تو یقیناً ربُّ العزت کی معرفت کا کنزِ مخفی بھی آپ ہی ہیں، دعائم الاسلام، جلدِ اوّل، صـ۲۵ پر یہ حدیثِ شریف درج ہے :۔

مَنْ مَاتَ لَا یَعْرِفُ اِمَامَ دَھْرِہٖ حَیًّا مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً

ترجمہ: جو شخص مرجائے درحالیکہ وہ اپنے زمانے کے امامِ حیّ و حاضرؑ کو نہیں پہچانتا تھا تو وہ شخص جاہلیت کی موت مرگیا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
بموقعِ عیدُ الاضحیٰ
منگل ۶ / مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط: ۷

سورۂ نساء (۴: ۵۴) میں اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد ہے:۔

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا۔

ترجمہ: ہم نے تو ابراہیمؑ کی اولاد کو کتاب اور حکمت (عقل کی باتیں) عطا فرمائی اور ان کو بہت بڑی سلطنت بھی دی۔

آلِ ابراہیمؑ کی توضیح: حضرتِ اسماعیلؑ اساسِ مستقر اور ان کی نسل سے امامانِ مستقر، اور حضرتِ عمران (ابوطالبؑ امامِ مقیم)، حضرتِ محمد رسول اللہ (صلعم)، ائمۂ آلِ محمد علیہم السّلام، دوسری طرف حضرتِ اسحاقؑ اساسِ مستودَع اور ان کی نسل سے امامانِ مستودع اور کئی انبیاء علیہم السّلام تھے، یہ تمام حضرات آلِ ابراہیمؑ ہیں۔

مذکورۂ بالا آیۂ کریمہ میں آلِ ابراہیمؑ پر اللہ تعالیٰ کے تین عظیم احسانات کا ذکر ہے:

اوّل، آسمانی کتاب اور اس کی وراثت، دوم: حکمت، یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے، سوم: عظیم سلطنت، یہ ہر زمانے میں امامِ برحقؑ کی روحانی سلطنت ہے، اللہ تعالیٰ نے آلِ ابراہیمؑ پر عظیم احسانات اس لئے فرمائے کہ لوگ ان سے رجوع کریں، اطاعت و فرمانبرداری اور عشق و محبت سے ان میں فنا ہو جائیں، کیونکہ لوگ ان وسائل کے بغیر از خود روحانی سفر نہیں کر سکتے ہیں۔ آلِ ابراہیمؑ کا سلسلہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے توسط سے جاری و باقی ہے اور انہی حضرات کو آسمانی کتاب کی وراثت حاصل ہے۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   بموقعِ عیدُالاضحیٰ، منگل ۶، مارچ ۲۰۰۱ء

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط : ۸

سورۂ بقرہ (۲ : ۲۵) :-

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا
قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ
فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

ترجمہ با تاویلی مفہوم : اور جو لوگ حقیقی معنوں میں ایمان لائے اور انہوں نے منشائے الٰہی کے مطابق نیک کام کئے ان کو اے پیغمبر خوشخبری دیدو کہ ان کے لئے بہشت کے وہ علمی باغات ہیں یعنی کلمۂ باری اور کلماتِ تامات جن کے نیچے تائیدِ الٰہی کی نہریں جاری ہیں جب انہیں ان علمِ الٰہی کے باغات کا کوئی میوہ کھانے کو ملے گا تو اس سے ان پر یہ راز کھل جائے گا کہ وہ اس سے پہلے بھی بہشت میں رہ چکے تھے وہ یقین سے کہیں گے کہ ہم پہلے بھی یہ علمی میوہ کھا چکے تھے الغرض بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے اسرار ان پر منکشف ہو جائیں گے۔

اور بہشت میں ان کے لئے جسماً، روحاً اور عقلاً پاک کی گئیں بیویاں ہیں وہاں نہ صرف بیویاں بلکہ ان کے شوہر بھی جسمِ لطیف میں تین قسم کی پاکیزگی کے ساتھ ہوں گے یعنی جسمِ لطیف، روحِ شریف اور عقلِ کامل اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، الحمدُ لِلّٰہ ربّ العٰلمین!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   بدھ ۷، مارچ ۲۰۰۱ء

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط: ۹

سورۂ اعراف (۷: ۵۴):-

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ: درحقیقت تمہارا ربّ اللہ ہی ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اپنے تختِ سلطنت پر جلوہ فرما ہوا جو رات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے جس نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کئے سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو! عالمِ خلق اور عالمِ امر دونوں اسی کے ہیں۔ بڑا بابرکت ہے اللہ تمام عوالمِ شخصی کا مالک و پروردگار۔

تاویل: یقیناً تمہارا ربّ اللہ ہے، جس نے عالمِ دین کے آسمانوں اور زمین کو چھ ناطقوں کے ادوار میں پیدا کیا، جن کی مُدّت تقریباً چھ ہزار برس کے برابر ہوتی ہے، پھر اس نے عرش پر استویٰ کیا، یعنی چھ ناطقوں کے ادوار کے بعد دورِ حضرتِ قائم میں مساواتِ رحمانی اور یک حقیقت کے اسرار سمجھانے کا کام شروع کیا، اور ابھی معلوم نہیں کہ اس دور میں کیسے کیسے معجزات رونما ہوں گے، ہونا یہ چاہئے کہ جسمِ لطیف

کا ایک زبردست لشکر آسمان سے اتر آئے اور قیامۃُ القیامات برپا ہو جائے، اور وہ سب کچھ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن) میں ارشاد فرمایا گیا ہے، اِن شاءَ اللہُ تعالیٰ۔

آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور محمد رسول اللہؐ یہ چھ ناطق حضرات علیہم السلام اللہ کے وہ چھ زندہ دن تھے، جن میں خدا نے عالمِ دین کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور حضرتِ قائم اللہ کا وہ ساتواں دن ہے، جس میں اس نے عرش پر استویٰ کیا یعنی دورِ قیامت کے تمام معجزات کا کام کیا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۸۔ مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تحائفِ معرفت برائے عاشقانِ نورِ امامت

قسط: ۱۰

سورۂ فرقان (۲۵: ۴۵-۴۶):-

اَلَمۡ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوۡ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَیۡہِ دَلِیۡلًا ثُمَّ قَبَضۡنٰہُ اِلَیۡنَا قَبۡضًا یَّسِیۡرًا۔

ترجمہ: (اے رسولؐ) کیا تم نے (عالمِ علوی میں) اپنے رب کی طرف نہیں دیکھا؟ کہ اس نے کیونکر عالمِ امر کا سایہ عالمِ خلق میں پھیلا دیا اگر وہ چاہتا تو اسے ایک ہی جگہ ٹھہرا ہوا کر دیتا پھر ہم نے آفتاب کو اس کا رہنما بنا دیا پھر ہم نے اس کو تھوڑا تھوڑا کر کے اپنی طرف کھینچ لیا۔

اس ارشادِ مبارک کی مجموعی تاویل یہ ہوتی ہے کہ عالمِ خلق جو عالمِ کثیف ہے وہ عالمِ امر (عالمِ لطیف) کا سایہ ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:-

وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمۡ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا (۱۶: ۸۱)۔

ترجمہ: اور خدا ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کے سائے بنائے۔ یہ آیت دراصل ہر دانا شخص کو اللہ تعالیٰ کے عظیم اور خاص احسانات کی طرف توجہ دلاتی ہے، لہٰذا مادی چیزوں کے سائے صرف مثال کی حد تک محدود ہو سکتے ہیں اور بس۔

نیز یہ بات بھی معلوم ہی ہے کہ ہر مادّی چیز کا سایہ تاریک اور بیجان ہوتا ہے، اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے اپنی جس اعلیٰ مخلوق کا پُرحکمت سایہ بنا کر اپنے بندوں پر خاص احسان فرمایا ہے، وہ عالمِ شخصی میں عالمِ امر کی ہر چیز کا نورانی نمونہ ہو سکتا ہے اور قادرِ مطلق ایک ہی آئینۂ نور میں ہر چیز کی مثال اور نورانی نمونہ دکھا سکتا ہے۔

بہشت کی اعلیٰ نعمتوں میں ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (۵۶ : ۳۰) دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں کی بھی تعریف ہے، اس کی تاویل ہے نورِ علم کے ذریعے سے دور دور تک پھیلی ہوئی اللہ کی نعمتوں تک رسائی اور حصول۔

ن۔ ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی
جمعرات ۹۔ مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۱

ہمارے عظیم المرتبت پیروں اور دینی بزرگوں کو امام شناسی کا سب سے بڑا انعام تاویلی حکمت کی صورت میں ملتا تھا، آپ ان حضرات کی مقدس تعلیمات کو خوب غور سے پڑھیں اور یہ بتائیں کہ ان کے مبارک الفاظ و کلماتِ حکمت سے لبریز ہیں یا نہیں؟ آپ حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے مقدس ارشادات کے حوالے سے یہ بتائیں کہ ہمارے پیروں کے گنانوں کا قرآن سے کیا رشتہ ہے؟ نیز آپ یہ بتائیں کہ امامِ عالی مقامؑ کے پاک اور فیصلہ کن فرمان کے مطابق امامؑ کے مریدوں کیلئے روحانی ترقی کس حد تک یا کہاں تک ممکن ہو سکتی ہے؟

میرے خیال میں حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے نہ صرف اپنے قولِ مبارک ہی سے اپنے تمام مریدوں کو روحانی اور علمی ترقی کی ترغیب و تشویق دی ہے، بلکہ پاک امامؑ نے اس سلسلے میں جماعتی ادارہ جات وغیرہ کی شکل میں بھی بہت کچھ کیا ہے، میرا یہ بھی خیال ہے کہ اسماعیلی تاریخ میں کبھی کسی امام نے اتنے زیادہ مومنین و مومنات کو اسمِ اعظم کے سب سے عظیم انعام سے نہیں نوازا تھا، حضرتِ مولانا امام آقا سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: "پیر صدرالدین نے تمہیں جو گنان بنا کر دئے ہیں وہ ہندوستانی زبان میں قرآن کا نچوڑ ہیں (۵ جولائی ۱۸۹۹ء، کلامِ امامِ مبین، حصّۂ اول ص ۸۵)۔

نوٹ: قرآن کے نچوڑ کا دوسرا نام حکمت اور تاویل ہے۔

ن ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی — جمعہ ۹ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۲

حضرتِ مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

"انسان میں سے فرشتہ بن جانے کا یقینی امکان ہے، لیکن اس عظیم کامیابی کے لئے بڑی سخت محنت درکار ہے۔"

"پیر صدرالدین بھی تم جیسا ایک آدمی تھا، اس میں اور تم میں ظاہراً اور جسماً کوئی فرق نہ تھا، وہ ظاہر میں ہر لحاظ سے تم جیسا تھا، مگر پیر صدرالدین عقلمند، دانا، سچا اور پاک باطن تھا، پیر صدرالدین کہیں اکیلے بھی جا رہے ہوتے تو تب بھی سمجھتے تھے کہ خدا میرے ساتھ ہے، تم بھی سخت محنت کرو اور پیر صدرالدین جیسے بنو۔"

"تمہارا اصل مقام کتنا بڑا بلند ہے اس سے تم لاعلم ہو۔" "تم جب جب سجدہ کرو تو دعا مانگو کہ خدایا! ہمیں اصل مقام پر پہنچاؤ۔"

"محنت کر کے (حقیقی) علم سیکھو اور عالی ہمتی سے کام لو، جس میں ہمت ہو وہ ساتویں آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔"

"جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں، لیکن جو حقیقی ہیں وہ اس راستے (یعنی حقیقت) پر چلتے ہیں، جیسے ماضی میں حضرتِ علیؑ، پیر صدرالدین، ناصر خسرو، پیر شمس، مولانا رومی، اس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے، یہ راستہ نادان کے لئے بہت مشکل ہے۔"

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

"عیسیٰؑ حقیقتی تھا وہ خدا میں فنا ہوا، تم بھی فنا فی اللہ ہو جاؤ"[7]

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

جمعہ ۹؍ مارچ ۲۰۰۱ء

۱؎ امام سلطان محمد شاہؑ، کلامِ امامِ مبین (بمبئی، ۱۹۵۰ء)، جلدِ اوّل، ص ۲۲۹۔ (زنجبار، ۱۷-۸-۱۹۰۵ء)۔

۲؎ ایضاً، ص ۱۱۴۔ (زنجبار، ۱۳-۹-۱۸۹۹ء)۔

۳؎ ایضاً، ص ۱۳۹۔ (جام نگر، ۶-۴-۱۹۰۰ء)۔

۴؎ ایضاً، ص ۳۵۵۔ (دارالسّلام، ۲۹-۹-۱۸۹۹ء)۔

۵؎ ایضاً، ص ۱۵۲۔ (احمد آباد، ۱۳-۱۰-۱۹۰۳ء)۔

۶؎ ایضاً، ص ۳۵۴۔ (دارالسّلام، ۲۹-۹-۱۸۹۹ء)۔

۷؎ ایضاً، ص ۳۵۰۔ (دارالسّلام، ۲۹-۹-۱۸۹۹ء)۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۳

مولا فرماتے ہیں :۔

"جیسے کوئی انسانی بچہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے یا گم جاتا ہے تب وہ روتا رہتا ہے کہ کب ماں کے پاس جا پہنچوں، تم بھی ایسے بنو۔" "تم ابھی تک روحانیت سے دور دنیا ہی میں بیٹھے ہو، اس لئے تمہیں دل سے رونا چاہئے۔"

"اس دنیا میں دو قسم کے مومن ہیں جس میں ایک جسم کے ہیں اور دوسرے روح کے ہیں، جو جسم کے مومن ہیں وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں، یعنی وہ اس دنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں، ان کی جگہ زمین میں ہوتی ہے، یہ بڑائی کے مومن ہیں، وہ بالآخر زمین (خاک) ہی میں جاتے ہیں، دوسرے جو روح کے مومن ہیں، وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے جاتے ہیں، وہ رکتے نہیں، وہ مسلسل آگے بڑھتے ہی رہتے ہیں، ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔"

"بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے وہاں تک روح کو پہنچنا چاہئے۔"

"ہمارے فرامین کی تاویل کر کے جماعت کو سمجھا دینا یہ واعظین کا خاص کام ہے۔"

مولا کا ایک بڑا اہم فرمان یہ بھی ہے: "تم سب پر واجب اور لازم ہے کہ دین کی باتیں ایک دوسرے کو سناؤ (اگر) نہیں سناؤ گے تو گناہ ہوگا۔" "ماسٹر (ٹیچر) کو

قابل اور ہوشیار ہونا چاہئے نیز روحانی علم سے بھی واقف کار ہونا ضروری ہے[۷]"۔

یہاں سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ امامؑ اپنی جماعت کو روحانی علم اور تاویل سکھانا چاہتے ہیں، آیا اس فرمان میں ایسا نہیں ہے؟ کیا کسی اسماعیلی کو امامؑ کے اس ارشاد میں کوئی شک ہے؟ اگر اسماعیلی مذہب میں تاویل کرنا صرف امامؑ ہی کا کام ہے تو پھر مولا کیوں فرماتے ہیں کہ ہمارے فرامین کی تاویل جماعت کو سکھا دینا۔

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

ہفتہ ۱۰۔ مارچ ۲۰۰۱ء

[۱] امام سلطان محمد شاہؑ، کلامِ امامِ مبین (بمبئی، ۱۹۵۰ء)، جلدِ اوّل، ص ۳۵۵۔ (دارالسّلام، ۲۹-۹-۱۸۹۹ء)۔

[۲] ایضاً، ص ۱۷۰۔ (راجکوٹ، ۲۱-۱۰-۱۹۰۳ء)۔

[۳] ایضاً، ص ۲۰۰۔ (کچھ بدریسر، ۲۳-۱۱-۱۹۰۳ء)۔

[۴] ایضاً، ص ۱۶۵۔ (وڈھوان کیمپ، ۱۹-۱۰-۱۹۰۳ء)۔

[۵] ایضاً، جلدِ دوم، ص ۳۲۱۔ (کمپالا، ۱۷-۵-۱۹۴۵ء)۔

[۶] ایضاً، جلدِ اوّل، ص ۱۳۲۔ (جام نگر، ۴-۴-۱۹۰۰ء)

[۷] ایضاً، ص ۲۲۱۔ (کچھ ناگلپور، ۲۹-۱۱-۱۹۰۳ء)۔

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۴

مولا فرماتے ہیں :-

"ہمارا گھر آلِ رسول (صلعم) کا گھر ہے اور ہم ان کی آل ہیں، اس کا ثبوت کتاب اور قرآنِ پاک میں ہے۔"

"حاضر امام کے لئے نیت اور حُب کے بغیر کوئی بھی چیز قبول نہیں ہوتی، یہ قرآنِ حکیم اور احادیثِ صحیحہ سے بھی ثابت ہے۔"

"جماعت کے پاس ہم مرتضیٰ علیؑ کے نور حاضر و ناظر بیٹھے ہیں، اس لئے آپ کو سچا یقین رکھنا چاہئے، ہم اس دنیا میں جامۂ جسم پہنتے ہیں اور تبدیل کرتے ہیں لیکن ہمارا نور ازل سے ایک ہی نور چلا آیا ہے، اس لئے آپ کو نورِ واحد دیکھنا چاہئے۔"

"آپ اپنے دل میں اپنی اصل روح یعنی ہمارے نور کو دیکھیں ... جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے، جسم کو دیکھنے والا بُت پرست ہے، ہر ایک انسان کی روح تک امام کا نور رسا ہے، مومن کا دل امام کے رہنے کا محل ہے اور اس سعادت کا انحصار عشق پر ہے اگر وہ خود دکھائی دے تو یہ امام کی خوبی اور نوازش ہے کیونکہ امام زندہ اور با اختیار نور ہے۔"

"آپ کا مرتبہ کتنا بڑا بلند ہے؟ اس کا آپ کو علم نہیں، سلمان فارسی (جو اہلِ بیت (سے ہوا تھا) آپ جیسا تھا، پیغمبرؐ فرماتے تھے کہ سلمان فارسی اہلِ

بیتِ اطہار جیسا نورانی تھا، وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا، سلمان فارسی بھی آپ جیسا انسان تھا، آپ بھی علم و عبادت سے سلمان فارسی جیسے بن سکتے ہیں، آپ علم و عبادت کے ذریعے سے پیر صدر الدّین جیسے ہو سکتے ہیں، جانور جیسے ہوں تو آپ کو کیا فائدہ ہوگا؟[۵]"

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی
ہفتہ ۱۰۔ مارچ ۲۰۰۱ء

۱ امام سلطان محمد شاہؒ، کلامِ امامِ مبین (بمبئی، ۱۹۵۰ء)، جلدِ اوّل، ص ۴۔ (بمبئی، ۱-۹-۱۸۸۵ء)۔
۲ ایضاً، ص ۶۔ (بمبئی، ۸-۹-۱۸۸۵ء)۔
۳ ایضاً، ص ۸۔ (بمبئی، ۸-۹-۱۸۸۵ء)۔
۴ ایضاً، ص ۳۰۸۔ (بمبئی، ۴-۴-۱۹۰۸ء)۔
۵ ایضاً، ص ۱۳۹۔ (جام نگر، ۶-۴-۱۹۰۰ء)۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۵

مولا فرماتے ہیں:-

"تم میں سے اکثر نے مذہب کی ایسی کتابیں نہیں پڑھی ہیں، تم ان کتابوں کو پڑھو گے تو تمہیں سمجھ آئے گی، اور تم میں خرابی نہیں ہوگی، وہ کتابیں پڑھنے سے تمہاری عقل گواہی دے گی کہ تمہارا دین سچا ہے اور اس سے تمہیں تسلی ہوگی، دیوانِ شمس تبریزؒ اور مثنوی مولانا رومی پڑھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ دوسرے ملکوں میں تمہارا دین کیسا چلتا ہے، تمہارا مذہب ہر ایک ملک میں ہے۔"

"پیر صدرالدین نے تمہیں تمہاری زبان میں علم سکھایا، اسی طرح ہماری طرف سے راہ دکھانے والوں نے جن کی زبان جیسی تھی انہیں اسی زبان میں نصیحت کی، فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسی کتابیں پڑھو... دین کا مطلب برابر سمجھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ دین کے بزرگ کیسے تھے اور وہ خدا کے نزدیک کس طرح پہنچے، تم فلسفۂ الٰہیہ (حکمت) پڑھو تو خداوندِ تعالیٰ کے نزدیک ہو سکتے ہو، شمس تبریزؒ، پیر صدرالدین اور مولانا رومی نے فلسفۂ الٰہیہ بہت پڑھا تھا اور قرآن شریف کو معنی و تاویل کے ساتھ پڑھا تھا، فقط پیر شمس، پیر صدرالدین اور مولانا رومی ایسے بن سکے ایسا مت سمجھو، تم بھی محنت کر کے پڑھو تو ایسے بن سکتے ہو، ان جیسا مرتبہ حاصل کرنے کے لئے عالی ہمتی چاہیے۔"

"قرآن شریف بھی حکمت اور دانائی سے پڑھو تو واجب ہے ... حکمت کے ساتھ پڑھو گے تو فائدہ ہوگا۔"[1]

"تم فرصت کے وقت دنیوی عشق کی باتیں یا کتابیں مت پڑھو، فرصت کے وقت دین کی نصیحتوں کی کتابیں پڑھو یا گنان وعلم (کی کتابیں) پڑھو، جس سے تمہیں فائدہ ہو۔"[2]

"ہماری تاریخ پڑھو، شجرہ پڑھو اور پوری تاریخ پڑھو، ہمارے آباؤ اجداد فاطمی اسماعیلی ائمہ جنہوں نے مصر میں دو سو سے تین سو سال تک حکومت کی ہے، ان کی تاریخ پڑھو۔"[3]

"حقیقی علم کی کتابیں پڑھ کر اس پر عمل کروگے تو فرشتے بن جاؤ گے۔"[4]

"مذہبی کتابیں پڑھو، فرامین پڑھو تو روشنی ہوگی، دن کے وقت کام کرو، اور رات کو کتابیں پڑھو۔"[5]

"دین کی باتیں ایک دوسرے سے خط وکتابت کے ذریعے منگاؤ، جس طرح بیوپار دھندے کے لئے ایک دوسرے سے خط وکتابت کرتے ہو، اسی طرح دینی معلومات کے لئے خط وکتابت کرو، اور ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح کا میل جول رکھو۔"[6]

"ہمارے فرامین پر دھیان دو، اس کے معنی نکالو اور سمجھو، ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دوگے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔"[9]

ن۔ ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی   ہفتہ ۱۰ / مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱۔ امام سلطان محمد شاہ، کلامِ امامِ مبین (بمبئی، ۱۹۵۰ء)، جلدِ اوّل، ص ۳۱۶۔ (زنجبار، ۱۴-۹-۱۸۹۹ء)۔

۲۔ ایضاً، ص ۳۱۶۔ (زنجبار، ۱۴-۹-۱۸۹۹ء)   ۳۔ ایضاً، ص ۳۱۸۔ (زنجبار، ۱۴-۹-۱۸۹۹ء)۔

۴۔ ایضاً، ص ۳۳۹۔ (دارالسلام، ۲۷-۹-۱۸۹۹ء)۔ ۵۔ ایضاً، ص ۳۲۴۔ (زنجبار، ۱۶-۹-۱۸۹۹ء)۔

۶۔ ایضاً، ص ۲۱۷۔ (کچھ ناگلپور، ۲۸-۱۱-۱۹۰۳ء)۔ ۷۔ ایضاً، جلدِ دوم، ص ۸۳۔ (زنجبار، ۱۸-۲-۱۹۲۵ء)۔

۸۔ ایضاً، جلدِ اوّل، ص ۳۳۸۔ (دارالسلام، ۲۷-۹-۱۸۹۹ء)۔

۹۔ ایضاً، ص ۳۴۱۔ (دارالسلام، ۲۸-۹-۱۸۹۹ء)۔

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۶

دینی تعلیم کے سلسلے میں مولا فرماتے ہیں:۔
"واعظین اور مذہبی اسکولوں کے اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ گنان اور فرمان کا روحانی مطلب سکھائیں، کیونکہ صرف گنان اور فرمان سکھا دینا کافی نہیں ہے۔"

امام علیہ السلام سے ہماری روحیں فدا! اگر گنان اور فرمان میں کوئی روحانی مطلب (یعنی تاویل یا حکمت یا کوئی اشارہ) نہ ہوتا تو مولا ایسا نہ فرماتا، پس معلوم ہوا کہ گنان اور فرمان کے روحانی معنی بھی ہیں، اور یہی حکمت اور تاویل ہے، پھر میرا کوئی اسماعیلی بھائی کس طرح کہہ سکتا ہے کہ تاویل کرنا صرف امامؑ ہی کا کام ہے، ارے پیارے بھائی جان! اس فرمانِ مبارک میں غور کرو کہ اگر گنان اور فرمان میں کوئی روحانی مطلب نہ رکھا ہوتا، تو کوئی واعظ روحانی مطلب کو کہاں سے لاکر بیان کرتا؟

نیز یہ بھی سوچنا ضروری ہے کہ اگر تاویل امامؑ سے نچلے درجات تک نہ آتی تو بزرگانِ دین کی کتابوں میں اتنی ساری کتابی تاویلات نہ ہوتیں، اور ائمۂ آلِ محمدؑ اپنے ارشادات میں تاویل کے بھیدوں کو ظاہر نہ کرتے، لیکن ایسا نہیں ہے، اس کے برعکس حقیقتِ حال یہ ہے کہ ہر امامؑ نے اپنے وقت میں تاویل کا ایک حصہ ظاہر کیا، تاویل کا اصل دروازہ اساس (علیؑ) ہے، تاہم ہر زمانے کا امام علیؑ کا جانشین ہوتا ہے، اور تاویل کی ظہورگاہ عالمِ شخصی ہے، اور حضرتِ امامؑ مُؤوِّل (تاویل کرنیوالا)

ہے، اور امامِ زمانؑ تاویلی معجزات کرتا ہے، اور ہر معجزہ ظاہر میں یا باطن میں دکھانا مقصود ہوتا ہے، اور یہ سچ ہے کہ امامؑ کے تاویلی معجزات کو صرف عارف ہی دیکھتا اور پہچانتا ہے، جو شخص علم الیقین کی آنکھ سے اندھا ہے وہ عین الیقین سے بھی اندھا ہے، یعنی جو کتابی تاویل سے انکار کرتا ہے وہ باطنی تاویل کو نہیں دیکھ سکتا۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۱۱ مارچ ۲۰۰۱ء

۱ امام سلطان محمد شاہ، کلامِ امامِ مبین (بمبئی، ۱۹۵۰ء)، جلدِ دوم، ص ۸۵۔ (زنجبار، ۱۹-۲-۱۹۲۵ء)۔

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۷

اے نورِ عینِ من! حضرتِ علیؑ = امام علیہ السلام کے مبارک اسماء والقاب میں سے ایک لقب "آیات اللہ" ہے، یعنی خدا کے معجزات، آپ کوکبِ دُرّی وغیرہ میں دیکھ سکتے ہیں، یقیناً امامِ اقدس واطہرؑ اللہ کا نور اور سرچشمۂ معجزات ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

سَنُرِیۡھِمۡ اٰیٰتِنَا فِی الۡاٰفَاقِ وَفِیۡۤ اَنۡفُسِھِمۡ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمۡ اَنَّہُ الۡحَقُّ (۴۱: ۵۳)۔

ترجمہ با تاویلی مفہوم: ہم آئندہ ان کو اپنے معجزات امام شناسی سے متعلق آفاق میں بھی اور خود ان کے عالمِ نفسی میں بھی دکھاتے رہیں گے تا آنکہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ یعنی امامؑ برحق ہے۔

جب کسی عاشق پر عارفانہ موت اور روحانی قیامت واقع ہونے لگتی ہے تو ظاہری اور باطنی معجزات ایک ساتھ شروع ہو جاتے ہیں، یہ مقام منزلِ اسرافیلی بھی ہے اور منزلِ عزرائیلی بھی، یہ وہ اعلیٰ مقام ہے جہاں تمام فرشتوں نے حضرتِ آدمؑ کے لئے سجدہ کیا تھا، اگرچہ آگے چل کر خطیرۂ قدس میں بھی بڑے بڑے فرشتوں نے آدمؑ کے لئے سجدہ کیا تھا۔

ظاہری معجزات کی کچھ تفصیل یہ ہے: صورِ اسرافیل کا قیامت انگیز معجزہ جس کو صرف عارف ہی سنتا ہے، جس کا بے مثال تذکرہ قرآن میں بڑا عجیب و غریب ہے، اور

یہ قصۂ حضرتِ داؤدؑ میں بھی انتہائی حیران کُن ہے اور عالمِ ذرّ کے تمام ذرّاتی معجزات، جیسے یاجوج ماجوج کا خروج، ستاروں کا گرنا، جنّ وانس اور وُحوش وطیور کا جمع ہونا، عالمِ ذرّ کے تمام معجزات، تقریباً ایک ہفتہ تک قبضِ روح اور واپس بدن میں روح ڈالنے کا عمل، القابض اور الباسط کا معجزہ، بہت سے عوالمِ شخصی اور بہت سی کائناتیں بنانے کی قدرتِ خداوندی کا معجزہ، مسلسل حشر اور نشر کا معجزہ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۱۱۔ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۸

قرآنِ حکیم میں قیامت کے بہت سے اسماء آئے ہیں، اور ہر اسم کے عنوان کے تحت قیامت کا ایک بیان موجود ہے، اور مولا علیؑ جو خدا اور رسولؐ کی طرف سے سب لوگوں کا امامؑ، نور اور صاحبِ تاویل ہے، اس نے فرمایا کہ قیامت تاویلاً وہ خود ہی ہے (بحوالۂ کوکبِ دُرّی، بابِ سوم، منقبت ۲۷) پھر یقیناً قیامت سر تا سر امام شناسی کے اسرار سے لبریز ہے اور یہ حقیقت ہے، واللہ مضامینِ قرآن میں سے کوئی مضمون ایسا نہیں جس کے باطن میں امام شناسی کے جواہر بھرے ہوئے نہ ہوں۔

اے نورِ عینِ من! امامِ علیؑ زمان ہے اور علیؑ وجہُ اللہ ہے، جس کے بارے میں قرآنِ حکیم فرماتا ہے: فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ جس طرف بھی تم رُخ کرو گے اسی طرف اللہ کا رُخ ہے۔ یعنی عالمِ قرآن میں ہر طرف وجہُ اللہ کی جلوہ نمائی ہے۔ لہٰذا بالواسطہ یا بلاواسطہ امامِ عالی مقامؑ کے ذکرِ جمیل کے بغیر کوئی آیت نہیں ہے۔

اے عزیزان! مولا علی صلوات اللہ علیہ نے اپنے بابرکت اور پُرحکمت ارشادات میں جس عظیم الشان طریقے سے قرآنی تاویلات کو بیان فرمایا ہے وہ اساسی اور کلیدی تاویلات ہیں، لہٰذا ہر عاشق کا یہ فریضۂ عشق ہے کہ وہ اپنے معشوق کے ارشادات کو بار بار پڑھے، تا آنکہ اس کو ہر ارشاد کا مطلب یاد ہو، اور ان کی برکتیں شروع ہو جائیں۔

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امامؑ اپنے مریدوں کو دو مرحلوں میں علمِ تاویل سکھاتا ہے: اوّل مرتبۂ علم الیقین میں، دوم مرتبۂ عین الیقین میں، پس مولانا علیؑ اپنی ذاتِ عالی صفات کی شان میں جو کچھ ارشاد فرماتا ہے وہ آپ کے لئے بنیادی امام شناسی بھی ہے اور کلیدی تاویل بھی، جیسے ارشاد ہے کہ علیؑ آیات اللہ ہے، وہ قیامت ہے، وہ ناقور ہے، ذوالقرنین ہے، لوحِ محفوظ ہے، ذَالِكَ الْكِتَابُ ہے، وغیرہ۔

ن۔ن۔(حُبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۲۔ مارچ ۲۰۰۱ء

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۹

آپ کے لئے قرآنِ حکیم میں سوال تھا کہ ذوالقرنین کون ہے؟ سن لو حضرتِ مُؤوّلِ قرآن یعنی قرآنِ ناطق (علیؑ) نے کیا فرمایا؟ اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ = یعنی میں اس اُمّت کا ذوالقرنین ہوں۔

سورۂ کہف (۱۸: ۸۳-۹۹): ذوالقرنین کے لفظی معنی = دو سینگوں والا، مراد صاحبِ صورِ قیامت، کیونکہ ایک دن کسی اعرابی نے رسول اللہؐ سے پوچھا یا رسول اللہ! صور کیا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا: وہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک مار کر زوردار آواز نکالی جاتی ہے، یہ ایک عام شخص کی عقل کے مطابق آنحضرتؐ کا جواب فرمانا تھا۔

صورِ اسرافیل دو حصّوں میں بھی ہے اور وہ ایک ہی سلسلہ بھی ہے، جہاں صورِ قیامت کو پہلی بار اور دوسری بار پھونکنے کا ذکر ہے (۳۹: ۶۸) اس کی مثال دو سینگ پھونکنے کی ہوئی، اور یہ حقیقی صورِ اسرافیل پر ایک حجاب ہو گیا، جس طرح تمام چیزیں مثالوں کے حجابات میں پوشیدہ ہوتی ہیں۔

مولا علیؑ نے واضح الفاظ میں بھی فرمایا: میں قیامت ہوں، میں ناقور ہوں، میں قیامت کا برپا کرنے والا ہوں، مگر یہ جو فرمایا کہ "اس اُمّت کا ذوالقرنین ہوں" یہ ساری اُمّت سے امتحان ہے، اس کا مطلب یہ ہوا کہ جب تک اُمّت ہے تب تک اس کا ذوالقرنین (یعنی امامؑ) ساتھ ہے، جب تک دنیا میں اللہ کی کتاب (قرآن) ہے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تب تک اللہ کا نور بھی ہے (۱۵:۵) ذوالقرنین کا قصہ قرآن میں ہے اور اس کی معرفت عالمِ شخصی میں ہے۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

پیر ۱۲۔ مارچ ۲۰۰۱ء

ISW
LS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۱۰

آپ کے لئے ایک بڑا مشکل سوال یہ بھی تھا کہ آیا ہر چیز امامِ مبینؑ میں ہے یا لوحِ محفوظ میں ہے؟ تو مولائے پاک نے تاویلاً جواب عطا فرمایا کہ انا اللوح المحفوظ۔ یعنی میں ہی لوحِ محفوظ ہوں۔

نورِ محمدی قلمِ اعلیٰ ہے اور نورِ علیؑ لوحِ محفوظ ہے، نورِ محمدی کو خدا نے جو قلمِ قدرت بنایا وہ فرشتۂ عقلِ کُلّی بھی ہے اور نورِ عرش بھی، اور نورِ علیؑ سے جو لوحِ محفوظ ہے وہ نفسِ کُلّی کا فرشتہ بھی ہے اور کرسی کے نام سے عالمگیر نور بھی ہے اور یہاں یہ حکمت بھی خوب یاد رہے کہ کبھی محمدؐ و علیؑ کا نور ایک ہوتا ہے اور کبھی دو نور ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آسمانِ عقلِ کُل اور زمینِ نفسِ کُل ایک بھی ہیں اور دو بھی، اسی طرح قلم و لوح دو بھی ہیں اور ایک بھی، یہی حقیقت عرش و کرسی کی بھی ہے، اور خود محمدؐ و علیؑ کا معجزہ بھی ایسا ہی ہے، شاید یہ لوگوں سے بہت بڑا امتحان ہے، یا عاشقوں کو حیران کر دینے کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔

علم و معرفت کے دعویدار سب کے سب اس رازِ معرفت کے جاننے سے عاجز ہیں، لوگ شاید یہ خیال کرتے ہوں گے کہ اتفاق سے حدیثِ بخاری کے سب سے بڑے ذخیرے میں علیؑ سے متعلق احادیث کم آئی ہیں، یہ لوگ کتنے سادہ لوح ہیں، درحالیکہ بخاری میں ایک مختصر حدیثِ شریف ایسی حکمت سے مملو بھی ہے کہ اس کا وزن سو

کائناتوں سے بھی زیادہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے حضرتِ علیؑ سے فرمایا:
اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ = تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔
تادیل: تیرا نور میرے نور سے ہے اور میرا نور تیرے نور سے ہے، سبحان اللہ! (صحیح بخاری، جلد اوّل، کتاب الانبیاء، باب ۲۹۱)۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی
منگل ۱۳؍ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۱۱

حضرتِ مولانا علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا:۔

اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ اَلْفُ کِتَابٍ مِنْ کُتُبِ الْاَنْبِیَاءِ۔ یعنی میں وہ شخص ہوں جس کے پاس انبیاء علیہم السّلام کی کتابوں میں سے ہزار کتابیں موجود ہیں۔

اَنَا الْمُتَکَلِّمُ بِکُلِّ لُغَتٍ فِی الدُّنْیَا۔ یعنی میں وہ شخص ہوں جو دنیا کی ہر لغت و زبان میں کلام کرتا ہے۔ ارشاد فرمایا:۔

اَنَا صَلٰوۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ زَکٰوتُھُمْ وَحَجُّھُمْ وَجِھَادُھُمْ: یعنی میں مومنین کی نماز اور ان کی زکات اور ان کا حج اور ان کا جہاد ہوں۔

اس حقیقت کی پہلی دلیل یہ ہے کہ کوئی بھی دینی فریضہ علیؑ کے عشق و محبت کے بغیر قبول نہیں، دوسری دلیل یہ ہے کہ ہر فریضہ کی تاویل کو کتابِ وجہِ دین میں دیکھو امامؑ اور حدودِ دین کی معرفت کا ذکر اور دعوتِ حق کا ذکر ہے، گویا تمام فرائض کا جوہر امامؑ کی معرفت ہے۔

سوال: امامؑ کس طرح دنیا کی ہر زبان میں کلام کرتا ہے؟

جواب: یہ معجزہ مولا کے لئے بہت آسان ہے، حضرتِ امام علیہ السّلام روح کا ایک ذرّہ نہیں بلکہ وہ کُلِ کُلیّات اور اپنے کائناتی نور میں نفسِ کُل ہے جس

کے سمندر میں دنیا کے سب لوگ اپنی اپنی زبانوں کے ساتھ مستغرق ہیں، جب ان میں سے کوئی شخص وقت آنے پر اپنی زبان میں امامؑ سے کلام کرتا ہے، اس اجنبی زبان میں امامؑ کے معجزانہ کلام کو سن کر یہ شخص حیرت زدہ ہو جاتا ہے، اور خود اپنی ہی زبان میں بہت سی غلطیاں کر کے امامؑ کے سامنے شرمندہ ہو جاتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ ہر زبان کے اندر ایک اصل زبان محفوظ ہے، تاکہ امامِ عالی مقامؑ روحانی قیامت یا بہشت میں اسی اصلی زبان میں اہلِ زبان کے ساتھ کلام کرے، تاکہ لوگوں کو بڑی حیرت ہو کہ حضرت امامؑ کیونکر ہماری زبان میں ایسی فصاحت و بلاغت کے ساتھ بولتے ہیں! اس محفوظ زبان کا ایک اور مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص امامؑ سے تاویل سننے کے قابل ہو جاتا ہے تو وہ تاویل اسی محفوظ زبان میں ہو۔

ن۔ن۔ (حبِّ علی) ہونزائی

منگل ۱۳۔ مارچ ۲۰۰۱ء

تاویلی حکمت امام شناسی کا انعام ہے

قسط: ۱۲

حضرتِ مولانا امیر المومنین علی علیہ السّلام نے فرمایا: اَنَا البَعُوضَۃُ الَّتِیۡ ضَرَبَ اللّٰہُ بِھَا مَثَلًا (۲: ۲۶)۔ یعنی میں وہ بَعُوضَہ ہوں جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے۔ مولاؑ کے حقیقی عاشقوں کے لئے یہاں ایک بڑا لطیف اور بڑا عجیب و غریب راز ہے، کیونکہ یہ کوئی ظاہری بعوضہ (مچھر) نہیں ہے، بلکہ صورِ اسرافیل یا آوازِ ناقور کی طرف ایک بہت ہی باریک صوتی اشارہ ہے جس کے بارے میں لوگ کچھ بھی نہیں جانتے ہیں، وہ ہے آدمی کے کان کا بجنا جو مچھر کی آواز کی مانند ہے۔

جب اللہ کے حکم سے کسی مومنِ سالک پر جیتے جی عارفانہ موت اور روحانی قیامت واقع ہونے کا وقت آتا ہے تو اسی کان کے بجنے میں بتدریج اضافہ ہونے لگتا ہے، پھر اسی آواز سے داعیٔ قیامت (۵۴: ۶؛ ۲۰: ۱۰۸) یَوۡمَئِذٍ یَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَہٗ۔ یعنی جس پر قیامت گزرتی ہو اسی کی زبان میں داعی ہوگا، پس مولاؑ نے فرمایا کہ میں ناقور بھی ہوں اور اسکی آواز کی اساس بھی ہوں، یعنی کان کا بجنا، کہ اسی سے دعوتِ قیامت اور ناقور شروع ہو جاتا ہے۔

دعوتِ قیامت میں سب سے پہلے یاجوج ماجوج کو بلایا جاتا ہے، اسی کے ساتھ عالمِ ذرّ کا ظہور طوفانی شکل میں ہوتا ہے، اب صورِ اسرافیل کی آواز کائنات

گیر ہو جاتی ہے، جس کا پہلا حصہ بڑا سخت اور تباہ کن اور دوسرا حصہ بدرجۂ انتہا شیرین مانندِ مستانہ پُرپلیو (بانسری)، یا کوئی بہشت کی شہنائی، مگر بے مثال، جان بخش، حیات آفرین، روح پرور، جس کی لذّت ناقابلِ فراموش، اے کاش! ایسی قیامت بار بار آتی! اے کاش! پھر وہ پُرپلیو (بانسری) ہم کب سُنیں گے؟ اے لشکرِ اسرافیلی! تم بڑے خوش نصیب ہو، تمہاری آواز سے فدا ہو جاؤں، بے مجھے اپنی اپنی مجلس میں رکھو، مجھے خوب رُلاؤ، خوب رُلاؤ۔

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

بدھ ۱۴؍ مارچ ۲۰۰۱ء

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

Table of Contents

آیاتِ قرآنی

نمبر شمار	سورہ:آیت	صفحہ نمبر
۱	۲-۱:۲	۶۰
۲	۲۵:۲	۱۱، ۲۵۲
۳	۲۶:۲	۲۷۸
۴	۳۸:۲	۲۴۳
۵	۱۱۵:۲	۳۶، ۲۷۰
۶	۱۲۹-۱۲۸:۲	۱۳۳
۷	۱۴۰:۲	۱۰۵
۸	۱۵۲:۲	۴۵
۹	۲۴۳:۲	۱۶۶
۱۰	۲۴۷-۲۴۶:۲	۲۰۱
۱۱	۲۵۵:۲	۲، ۵۷
۱۲	۲:۳	۵۷
۱۳	۸:۳	۱۶۹
۱۴	۳۳:۳	۱۴۵
۱۵	۵۲:۳	۱۳۵
۱۶	۶۹:۳	۱۴۶
۱۷	۱۰۳:۳	۱۰۹
۱۸	۱۲۵:۳	۷
۱۹	۱۹۱-۱۹۰:۳	۱۵۴
۲۰	۵۴:۴	۲۶، ۶۵، ۲۵۱
۲۱	۵۹:۴	۸۹
۲۲	۶۹:۴	۶۵
۲۳	۸۳:۴	۸۹
۲۴	۱۷۵-۱۷۴:۴	۲۴۰
۲۵	۱۵:۵	۵۴، ۷۶، ۱۱۰، ۱۴۸، ۲۳۴، ۲۷۳
۲۶	۱۶-۱۵:۵	۱۶۲، ۱۶۳
۲۷	۲۰:۵	۲۰، ۶۴
۲۸	۲۱:۵	۳
۲۹	۲۷:۵	۲۱۴
۳۰	۵۴:۵	۱۲۸
۳۱	۱۱۴-۱۱۲:۵	۱۳۷
۳۲	۳۲-۳۱:۶	۸۱
۳۳	۶۲:۶	۱۴۸
۳۴	۹۴:۶	۲۲۵
۳۵	۱۲۲:۶	۷۲
۳۶	۱۲۷:۶	۱۴۱
۳۷	۵۳-۵۲:۷	۱۲۰
۳۸	۵۴:۷	۲۵۳
۳۹	۱۳۷:۷	۳، ۲۲۸
۴۰	۱۵۱:۷	۱۶۸
۴۱	۱۷۲:۷	۱۴۵
۴۲	۱۷۹:۷	۷۴، ۱۶۵، ۱۹۳
۴۳	۱۸۰:۷	۱۲۷، ۲۴۷
۴۴	۲۴:۸	۲۳۹
۴۵	۳۲:۹	۷۸
۴۶	۳۳-۳۲:۹	۹۳، ۱۷۰
۴۷	۱۰۳:۹	۲۰۰
۴۸	۸-۷:۱۰	۲۴۱
۴۹	۲۵:۱۰	۱۴۱
۵۰	۲۶-۲۵:۱۰	۱۷۳
۵۱	۶۴-۶۲:۱۰	۸۷
۵۲	۸۷:۱۰	۲۳۸
۵۳	۷:۱۱	۶۹، ۱۵۱، ۱۵۲
۵۴	۱۰۸:۱۱	۳۹، ۱۴۱
۵۵	۶۴:۱۲	۱۶۸
۵۶	۹۲:۱۲	۱۶۸
۵۷	۳۹:۱۳	۲۲۲
۵۸	۴۳:۱۳	۱۳۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
۵۹	۴:۱۴	۱۸۵
۶۰	۵:۱۴	۱۵۱
۶۱	۲۵-۲۴:۱۴	۹۱، ۱۶۴
۶۲	۳۷-۳۵:۱۴	۲۲۰
۶۳	۴۸:۱۴	۱۱۹، ۲۲۳
۶۴	۲۱:۱۵	۲۰، ۳۹
۶۵	۹۱:۱۵	۵۳
۶۶	۱۲:۱۶	۲۳۰
۶۷	۲۱:۱۶	۷۲، ۱۶۵
۶۸	۴۳:۱۶	۷۷
۶۹	۸۱:۱۶	۲۵۵
۷۰	۸۹:۱۶	۱۵۶
۷۱	۴۴:۱۷	۲۱۲
۷۲	۷۰:۱۷	۱۸۱
۷۳	۷۱:۱۷	۹۴، ۱۶۷
۷۴	۷۲:۱۷	۲۴، ۱۹۶
۷۵	۸۹:۱۷	۱۳۹
۷۶	۵۴:۱۸	۱۳۹
۷۷	۶۰:۱۸	۱۷۲
۷۸	۹۹-۸۳:۱۸	۲۷۲
۷۹	۱۱۰:۱۸	۸۱
۸۰	۱۱:۱۹	۱۸
۸۱	۵۲:۱۹	۳
۸۲	۵۷:۱۹	۳
۸۳	۹۳:۱۹	۳۰
۸۴	۱۲:۲۰	۳، ۲۲۷
۸۵	۳۶-۲۹:۲۰	۱۶۰
۸۶	۳۹:۲۰	۱۸۱
۸۷	۱۰۸:۲۰	۲۷۸
۸۸	۱۱۱:۲۰	۵۷
۸۹	۷۱:۲۱	۳، ۲۲۸
۹۰	۷۹:۲۱	۲۱۲
۹۱	۸۰:۲۱	۲۰۶
۹۲	۸۴-۸۳:۲۱	۱۸۷
۹۳	۸۳:۲۱	۱۶۸
۹۴	۱۰۴:۲۱	۲۲۳، ۲۲۷
۹۵	۱۰۷-۱۰۴:۲۱	۱۲۴
۹۶	۱۰۵:۲۱	۱۲۵
۹۷	۱۰۷:۲۱	۱۲۳
۹۸	۲۸:۲۲	۱۵۱
۹۹	۷۸:۲۲	۱۳۴
۱۰۰	۵۰:۲۳	۳
۱۰۱	۶۲:۲۳	۷۶، ۲۴۰
۱۰۲	۳۵:۲۴	۲۳۶
۱۰۳	۴۱:۲۴	۲۱۲
۱۰۴	۵۵:۲۴	۲۶، ۹۵، ۱۲۵، ۲۳۵
۱۰۵	۴۴:۲۵	۷۴، ۱۶۵، ۱۹۳
۱۰۶	۴۶-۴۵:۲۵	۲۵۵
۱۰۷	۵۸:۲۵	۱
۱۰۸	۷۴-۷۳:۲۵	۱۷۹، ۱۸۰
۱۰۹	۲۱۴:۲۶	۱۰۷
۱۱۰	۹۳:۲۷	۷۰
۱۱۱	۲۰:۲۸	۱۶
۱۱۲	۸۸:۲۸	۲۲۲
۱۱۳	۱۶:۳۰	۸۲
۱۱۴	۳۰:۳۰	۱۴۵، ۱۸۱
۱۱۵	۲۰:۳۱	۱۳۰
۱۱۶	۲۸:۳۱	۲۳۵
۱۱۷	۱۱:۳۲	۲۱۸
۱۱۸	۱۷:۳۲	۱۸۲
۱۱۹	۴۳:۳۳	۱۹۹
۱۲۰	۴۶:۳۳	۷۸
۱۲۱	۵۶:۳۳	۱۹۹
۱۲۲	۱۰:۳۴	۲۱۲
۱۲۳	۱۳:۳۴	۲۱۰
۱۲۴	۱۰:۳۵	۶۶
۱۲۵	۳۲:۳۵	۱۰۸
۱۲۶	۱۲:۳۶	۴، ۱۳، ۲۵، ۷۰، ۲۰۴، ۲۲۴
۱۲۷	۴۱:۳۶	۶۹، ۱۵۲
۱۲۸	۶۰:۳۶	۱۴۷

نمبر شمار	سورہ: آیت	صفحہ نمبر
۱۲۹	۶۸:۳۶	۱۱۹
۱۳۰	۷۹:۳۷	۱۷۶
۱۳۱	۱۰۹:۳۷	۱۷۶
۱۳۲	۱۲۰:۳۷	۱۷۶
۱۳۳	۱۳۰:۳۷	۱۷۶
۱۳۴	۱۸۱:۳۷	۱۷۶
۱۳۵	۵۴:۳۸	۱۴۱
۱۳۶	۵۶:۳۹	۳۶
۱۳۷	۶۷:۳۹	۲۲۷
۱۳۸	۶۸:۳۹	۲۷۲
۱۳۹	۷۵-۷۳:۳۹	۱۷۵
۱۴۰	۱:۴۰	۵۷
۱۴۱	۹-۷:۴۰	۱۸۳
۱۴۲	۳۹:۴۰	۱۴۱
۱۴۳	۸۵:۴۰	۲۱۴، ۲۱۶
۱۴۴	۱:۴۱	۵۷
۱۴۵	۳۱-۳۰:۴۱	۱۱۵
۱۴۶	۳۲-۳۰:۴۱	۱۹۵
۱۴۷	۵۳:۴۱	۴۳، ۷۹، ۲۶۸
۱۴۸	۱:۴۲	۵۷
۱۴۹	۵۲-۵۱:۴۲	۱۸
۱۵۰	۵۲:۴۲	۵۴
۱۵۱	۵۳:۴۲	۷۰
۱۵۲	۱:۴۳	۵۷
۱۵۳	۸۴:۴۳	۱۲۹
۱۵۴	۱:۴۴	۵۷
۱۵۵	۱:۴۵	۵۷
۱۵۶	۲۹:۴۵	۷۶، ۲۴۰
۱۵۷	۱:۴۶	۵۷
۱۵۸	۳۱-۲۹:۴۶	۱۷
۱۵۹	۷:۴۷	۱۳۵
۱۶۰	۲۸:۴۸	۹۳
۱۶۱	۲۱-۲۰:۵۱	۲۲
۱۶۲	۵۶:۵۱	۷۰
۱۶۳	۶:۵۴	۲۷۸
۱۶۴	۳۰:۵۶	۲۵۶
۱۶۵	۳۳:۵۶	۱۴۱
۱۶۶	۳۴:۵۶	۳۹
۱۶۷	۷۵:۵۶	۳۶
۱۶۸	۷۶-۷۵:۵۶	۲۲۸
۱۶۹	۸۰-۷۵:۵۶	۱۳۱، ۱۹۷
۱۷۰	۷۹-۷۷:۵۶	۶۶
۱۷۱	۷۹:۵۶	۲۳۰
۱۷۲	۱:۵۷	۲۱۴
۱۷۳	۱۲:۵۷	۱۶، ۲۲۸
۱۷۴	۱۴-۱۲:۵۷	۱۲۶، ۲۳۷
۱۷۵	۲۸:۵۷	۱۵۰، ۲۳۲
۱۷۶	۱۲:۵۸	۵۵
۱۷۷	۱:۵۹	۲۱۴
۱۸۸	۱:۶۱	۲۱۴
۱۷۹	۸:۶۱	۷۸
۱۸۰	۹-۸:۶۱	۹۳، ۱۷۰
۱۸۱	۷-۵:۶۲	۱۸۹
۱۸۲	۸:۶۶	۱۶، ۱۲۷، ۲۲۸، ۲۳۷
۱۸۳	۱۱:۶۶	۱۷۴
۱۸۴	۲:۶۷	۴۱
۱۸۵	۷:۶۹	۲۸
۱۸۶	۱۲:۶۹	۳۶
۱۸۷	۲۲:۶۹	۳
۱۸۸	۱۵-۱:۷۲	۱۷
۱۸۹	۲۸:۷۲	۴
۱۹۰	۵:۷۳	۱۴۸
۱۹۱	۱:۷۶	۲۲۵
۱۹۲	۲:۷۶	۱۳۵
۱۹۳	۲۰:۷۶	۲۶، ۶۵
۱۹۴	۲۹:۷۸	۴
۱۹۵	۱۸:۸۳	۴
۱۹۶	۲۵-۱:۸۴	۱۱۴
۱۹۷	۷-۵:۱۰۲	۲۰۳
۱۹۸	۳-۱:۱۱۰	۹۴

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

احادیثِ شریفہ

نمبر شمار	حدیث	صفحہ نمبر
۱	من مات فقد قامت قیامته۔	۱۴
۲	یابنی عبدالمطلب اطیعونی تکونوا ملوک الارض وحکامها ۔	۲۴، ۶۳، ۱۰۷
۳	ان الاسلام بدء غریبا وسیعود غریبا۔	۵۶
۴	بعثت بجوامع الکلم۔	۵۶
۵	کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته۔	۶۳
۶	الخلق عیال اللّٰه۔	۷۴
۷	ان اللّٰه قال من عادی لی ولیا اٰذنته بالحرب وما تقرب الی عبدی بشیء احب الی مما افترضت علیه ومایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه، فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصربه ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها۔ (حدیثِ قدسی)	۸۷، ۱۵۲
۸	کنت اناوعلی نورا بین یدی اللّٰه . . . علی منی وانا منه۔	۱۲۳
۹	لما عرج بی الی السماء الرابعة رأیت علیا جالسا علی کرسی الکرامة والملا ئکة حافین به یعظمونه ویعبدونه ویسبحونه ویقدسونه فقلت حبیبی جبرائیل سبقنی أخی علی الی هذا المقام فقال لی:یامحمد ان الملا ئکة شکت الی اللّٰه . . . . ۔	۱۲۹
۱۰	یاابن ادم اطعنی اجعلک مثلی حیالا تموت وعزیزا لا تذل وغنیالا تفتقر۔ (حدیثِ قدسی)	۱۷۳
۱۱	موتوا قبل ان تموتوا۔	۱۹۰
۱۲	اعرفکم بنفسه اعرفکم بربه۔	۲۴۸
۱۳	من مات لا یعرف امام دهره حیا مات میتة جاهلیة۔	۲۴۹
۱۴	جاء اعرابی الی النبی صلعم فقال : ما الصور؟ قال:قرن ینفخ فیه۔	۲۷۲
۱۵	وقال النبی صلعم لعلی انت منی وانا منک۔	۲۷۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ارشادات واقوال

نمبر شمار	ارشاد/قول	صفحہ نمبر
	حضرت علی علیہ السّلام	
۱	من عرف نفسه فقد عرف ربه۔	۱۹، ۱۸۵، ۲۴۹
۲	انا دین اللّٰه حقا انانفس اللّٰه حقا لایقولها غیری ولا یدعیها مدع الا کذابا۔	۳۶
۳	اناالذی عظمنی اللّٰه فقال فی قسمه۔(فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ۔۵۶:۷۵)	۳۶
۴	اناالعلی الکبیر۔	۳۶
۵	اناجنب اللّٰه۔	۳۶
۶	انااذن اللّٰه۔	۳۶
۷	انا وجه اللّٰه۔	۳۶
۸	اسمی فی القرآن حکیما وفی التوراة کُلا وفی الانجیل حتما وفی الزبور بشرا وفی صحف ابراهیم اولا وآخرا۔	۳۶
۹	انابالغیب خبیر وبمایکون علیم وفی العالم قدیم وفی السمٰوٰت بصیر و بما فی الارضین عارف فتد بروا ایهاالمومنون۔	۳۶
۱۰	انا اٰیات اللّٰه۔	۸۲، ۲۷۱
۱۱	وتحسب انک جرم صغیر ؛ وفیک انطوی العالم الاکبر	۲۳۴
۱۲	انا اٰیات اللّٰه الکبریٰ التی ارٰها اللّٰه فرعون۔	۲۴۱
۱۳	انا الاسماء الحسنیٰ التی امر اللّٰه ان یدعی بها۔	۲۴۶
۱۴	انا الساعة۔	۲۷۱، ۲۷۲
۱۵	انا الناقور۔	۲۷۱، ۲۷۲
۱۶	انا ذوالقرنین هذه الامة۔	۲۷۱، ۲۷۲

نمبرشمار	ارشاد/قول	صفحہ نمبر
۱۷	انا اللوح المحفوظ۔	۲۷۱، ۲۷۴
۱۸	انا ذٰلک الکتاب لاریب فیه۔	۲۷۱
۱۹	انا الذی اقوم الساعة۔	۲۷۲
۲۰	انا الذی عندی الف کتاب من کتب الانبیاء۔	۲۷۶
۲۱	انا المتکلم بکل لغت فی الدنیا۔	۲۷۶
۲۲	انا صلوٰة المومنین وزکوٰتهم وحجهم وجهادهم۔	۲۷۶
۲۳	انا البعوضة التی ضرب اللّٰه بها مثلا۔	۲۷۸
	حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام	
۲۴	ما قیل فی اللّٰه فهو فینا وما قیل فینا فهوفی البلغاء من شیعتنا۔	۲۴۹
	حضرت امام جعفر الصّادق علیہ السّلام	
۲۵	. . . رجلا یطوف بالبیت وهو یقول: اللّٰهم اجعلی من الذین اذا ذکروا بایٰت ربهم لم یخروا علیها صما وعمیانا۔ ربی اجعلنی من الذین یقولون ربنا هب لنا من ازواجنا وذریتنا قرة اعین وجعلنا للمتقین اماما (۲۵:۷۳-۷۴)۔ فقال له ابوعبداللّٰه لقد سألت ربک شططا، سألته ان یجعلک اماما للمتقین مفترض الطاعة، فقال له بعض اصحابه: جعلت فداک! فیمن الأیة الاولی؟ قال: فیکم أنزلت، قال: فالثانیة؟ قال: فینا۔	۱۷۹
۲۶	انسان ایک مستقل عالم ہے۔	۲۳۴
	حضرت امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ	
۲۷	پیر صدرالدّین نے تمہیں جوگنان بنا کردئے ہیں، وہ ہندوستانی زبان میں قرآن کا نچوڑ ہیں۔	۲۵۷
۲۸	انسان میں سے فرشتہ بن جانے کا یقینی امکان ہے، لیکن اس عظیم کامیابی کیلئے بڑی سخت محنت درکار ہے۔	۲۵۸

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبر شمار	ارشاد/قول	صفحہ نمبر
۲۹	پیر صدر الدّین بھی تم جیسا ایک آدمی تھا . . . پیر صدر الدّین عقلمند، دانا، سچا اور پاک باطن تھا . . . تم بھی سخت محنت کرو اور پیر صدر الدّین جیسے بنو۔	۲۵۸
۳۰	تمہارا اصل مقام کتنا بڑا بلند ہے اس سے تم لاعلم ہو۔	۲۵۸
۳۱	تم جب جب سجدہ کرو تو دعا مانگو کہ خدایا! ہمیں اصل مقام پر پہنچاؤ۔	۲۵۸
۳۲	محنت کر کے (حقیقی) علم سیکھو اور عالی ہمتی سے کام لو، جس میں ہمت ہو وہ ساتویں آسمان پر پہنچ جاتا ہے۔	۲۵۸
۳۳	جو بے علم ہیں وہ حقیقت کو نظر انداز کر دیتے ہیں، لیکن جو حقیقی ہیں وہ اس راستے (یعنی حقیقت) پر چلتے ہیں، جیسے ماضی میں حضرت عیسیٰؑ، پیر صدر الدّین، ناصر خسروؒ، پیر شمسؒ، مولانا رومیؒ، اس طرح کے لوگ حقیقت کے راستے پر چلے	۲۵۸
۳۴	عیسیٰؑ حقیقتی تھا وہ خدا میں فنا ہوا، تم بھی فنا فی اللہ ہو جاؤ۔	۲۵۹
۳۵	جیسے کوئی انسانی بچہ اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے یا گم جاتا ہے تب وہ روتا رہتا ہے کہ کب ماں کے پاس جا پہنچوں! تم بھی ایسے بنو۔	۲۶۰
۳۶	تم ابھی تک روحانیت سے دُور دنیا ہی میں بیٹھے ہو، اسلئے تمہیں دل سے رونا چاہیئے۔	۲۶۰
۳۷	اس دنیا میں دو قسم کے مومن ہیں، جس میں ایک جسم کے ہیں اور دوسرے روح کے ہیں، جو جسم کے مومن ہیں وہ یہاں ہی خوش ہوتے ہیں یعنی وہ اس دنیا ہی میں رہنے میں خوش ہیں . . . دوسرے جو روح کے مومن ہیں، وہ ایسے ہوتے ہیں کہ دین کے کام میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے جاتے ہیں، وہ رکتے نہیں، وہ مسلسل آگے بڑھتے رہتے ہیں، ایسے لوگ بہشت سے بھی اوپر جائیں گے۔	۲۶۰
۳۸	بہشت سے بھی زیادہ پاک ایک جگہ ہے وہاں تک روح کو پہنچنا چاہیئے۔	۲۶۰
۳۹	ہمارے فرامین کی تاویل کر کے جماعت کو سمجھا دینا یہ واعظین کا خاص کام ہے۔	۲۶۰
۴۰	تم سب پر واجب اور لازم ہے کہ دین کی باتیں ایک دوسرے کو سناؤ (اگر) نہیں سناؤ گے تو گناہ ہوگا۔	۲۶۰
۴۱	ماسٹر (ٹیچر) کو قابل اور ہوشیار ہونا چاہیئے، نیز روحانی علم سے بھی واقف کار	۲۶۰

ISW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

صفحہ نمبر	ارشاد/قول	نمبر شمار
	ہونا ضروری ہے۔	
۲۶۲	ہمارا گھر آلِ رسول (صلعم) کا گھر ہے اور ہم ان کی آل ہیں، اسکا ثبوت کتاب اور قرآنِ پاک میں ہے۔	۴۲
۲۶۲	حاضر امام کیلئے نیت اور حُبّ کے بغیر کوئی بھی چیز قبول نہیں ہوتی، یہ قرآنِ حکیم اور احادیثِ صحیحہ سے بھی ثابت ہے۔	۴۳
۲۶۲	جماعت کے پاس، ہم مرتضیٰ علی کے نور حاضر و ناظر بیٹھے ہیں، اسلئے آپ کو سچا یقین رکھنا چاہیئے، ہم اس دنیا میں جامۂ جسم پہنتے ہیں اور تبدیل کرتے ہیں، لیکن ہمارا نور ازل سے ایک ہی نور چلا آیا ہے اسلئے آپ کو نورِ واحد دیکھنا چاہئے۔	۴۴
۲۶۲	آپ اپنے دل میں اپنی اصل روح یعنی ہمارے نور کو دیکھیں...جو کوئی روحانی عشق رکھتا ہے وہی خدا پرست ہے، جسم کو دیکھنے والا بُت پرست ہے....	۴۵
۲۶۲	آپ کا مرتبہ کتنا بڑا بلند ہے؟ اسکا آپ کو علم نہیں، سلمان فارسی (جو) اہلِ بیت (سے ہوا تھا) آپ جیسا تھا، پیغمبرؐ فرماتے تھے کہ سلمان فارسی اہلِ بیتِ اطہار جیسا نورانی تھا وہ اپنے اصل مقام پر پہنچا، سلمان فارسی بھی آپ جیسا انسان تھا، آپ بھی علم و عبادت سے سلمان فارسی جیسے بن سکتے ہیں....	۴۶
۲۶۴	تم میں سے اکثر نے مذہب کی ایسی کتابیں نہیں پڑھی ہیں، تم ان کتابوں کو پڑھو گے تو تمہیں سمجھ آئے گی، اور تم میں خرابی نہیں ہوگی... دیوانِ شمس تبریز اور مثنویٔ مولانا رومی پڑھو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ دوسرے ملکوں میں تمہارا دین کیسا چلتا ہے، تمہارا مذہب ہر ایک ملک میں ہے۔	۴۷
۲۶۴	پیر صدرالدّین نے تمہیں تمہاری زبان میں علم سکھایا، اسی طرح ہماری طرف سے راہ دکھانے والوں نے جن کی زبان جیسی تھی انہیں اسی زبان میں نصیحت کی، فضول باتوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسی کتابیں پڑھو....	۴۸
۲۶۵	قرآنِ شریف بھی حکمت اور دانائی سے پڑھو تو واجب ہے، حکمت کے ساتھ پڑھو گے تو فائدہ ہوگا۔	۴۹

نمبر شمار	ارشاد/قول	صفحہ نمبر
۵۰	تم فرصت کے وقت دنیوی عشق کی باتیں یا کتابیں مت پڑھو، فرصت کے وقت دین کی نصیحتوں کی کتابیں پڑھو یا گنان و علم (کی کتابیں) پڑھو، جس سے تمہیں فائدہ ہو۔	۲۶۵
۵۱	ہماری تاریخ پڑھو، شجرہ پڑھو اور پوری تاریخ پڑھو، ہمارے آباؤ اجداد فاطمی اسماعیلی ائمہ جنھوں نے مصر میں دو سو سے تین سو سال تک حکومت کی ہے، ان کی تاریخ پڑھو۔	۲۶۵
۵۲	حقیقی علم کی کتابیں پڑھ کر اس پر عمل کرو گے تو فرشتے بن جاؤ گے۔	۲۶۵
۵۳	مذہبی کتابیں پڑھو، فرامین پڑھو تو روشنی ہوگی، دن کے وقت کام کرو اور رات کو کتابیں پڑھو۔	۲۶۵
۵۴	دین کی باتیں ایک دوسرے سے خط و کتابت کے ذریعے منگاؤ، جس طرح بیوپار دھندے کیلئے ایک دوسرے سے خط و کتابت کرتے ہو	۲۶۵
۵۵	ہمارے فرامین پر دھیان دو، اس کے معنی نکالو اور سمجھو، ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دو گے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا۔	۲۶۵
۵۶	واعظین اور مذہبی اسکولوں کے اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ گنان اور فرمان کا روحانی مطلب سکھائیں، کیونکہ صرف گنان اور فرمان سکھا دینا کافی نہیں ہے۔	۲۶۶
	حضرت نور مولانا شاہ کریم الحسینی حاضر امام علیہ السّلام	
۵۷	دانا ہو جاؤ۔	۲۳۰
	حضرت جلال الدّین رومیؒ	
۵۸	ما آمده نیستیم این سایهٔ ماست	۱۷۵
۵۹	اوٓ مَناٗسَن اَپیٖ۔	۳۹
۶۰	اوٓمُش او۔	۳۹

اشعار

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۱	بحرِ قرآن بحرِ گوہر زا ہے عقلاء کیلئے تا کہ ہر عاقل یہاں سے اپنے دامن کو بھرے	۹
۲	تانہ بُردی رنجہا راگی بیابی گنج را عاقلان ازفکرِ قرآن گنج ہا را یافتند	۱۰
۳	گر عشق نبودی سخنِ عشق نہ بودی چندین سخنِ خوب کہ گفتی کہ شنودی	۱۵، ۱۷۴
۴	زِندانئے اُیَم یاد جۓ موّ بیلٹے تِل آلجم جنّت نکاٰ آر دِین نِمی زِندانُ لو ئیڈم	۱۵
۵	صفات وذاتِ او ہر دو قدیم است شدن واقف درو سَیرِ عظیم است	۳۹
۶	گنجِ نہانی طلب ازدل واز جانِ خویش تانہ شوی بے نوا بردرِ دکانِ خویش	۵۵، ۲۳۳
۷	اس مرتبۂ دل کو عارف ہی سمجھتا ہے گر پاک کرے کوئی تب عرشِ خدا ہے دل	۵۵
۸	صبحِ سعادت رسید دامنِ ماراکشید برسرِ گردون زدیم خیمۂ ایوانِ خویش	۵۷

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

نمبرشمار	شعر	صفحہ نمبر
۹	ہر دو عالم قیمتِ خود گفتۂ نِرخ بالا کن که ارزانی هنوز	۵۸
۱۰	منّت منه که خدمتِ سلطان ہمی کنم منّت شناس ازو که بخدمت بداشت است	۵۹
۱۱	بگردِ عالم اربحرِ محیط است دُرّ وہم گوهر ومرجان علیؑ بود	۶۲
۱۲	محمدؐ بُود قبله گاہِ عالم ولی برتختِ دل سلطان علیؑ بود	۶۲
۱۳	این سعادت بزورِ بازو نیست تانه بخشد خدائے بخشنده	۶۹
۱۴	بصورت زنده اما جان ندارند اگر دارند جان جانان ندارند	۷۲
۱۵	برجانِ من چو نورِ امامِ زمان بتافت لیل السّرار بودم وشمس الضّحیٰ شدم	۷۷، ۲۳۲
۱۶	ائیرَبَیَم دَسپَرا اغما ٗ لےٍ جاجی فدا اَینا ٗبَیَم دَستلا اغما ٗ لےٍ جاجی فدا (بُروشسکی نظم)	۹۸
۱۷	علم سے دشمنی نہ کر نادان! تا نہ ہو ظالما! تیرا نقصان یہ دشمنِ علم سب کا دشمن ہے وہ شقی ہے کہ ربّ کا دشمن ہے	۱۰۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	شعر	صفحہ نمبر
۱۸	زنورِ او تُو ہستی ہمچو پرتَو حجاب ازپیش بردارو تُواوشو	۱۱۰
۱۹	اِنَ لے عجب دُربنن کَون و مکان غیئچله ایپچیۂ نکون ڈوکٹ بَرین یارے ھُنربُٹ اُیَم	۱۱۱
۲۰	شرابِ معرفت صدبار خوردم زجامِ مصطفیٰ الحمدللّٰه	۲۲۴
۲۱	هوالاوّل هوالآخر هوالظّاہر هوالباطن منزّه مالکـ الملکی که بی پایان حشردارد	۲۴۲

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فہرستُ الاعلام

نمبر شمار	اسم	صفحہ نمبر
۱	حضرت آدمؑ (تخوم بن بجلاعؑ)	۵، ۱۷، ۲۸، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۷۵، ۹۶، ۱۱۲، ۱۲۳، ۱۴۵، ۱۲۳، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۵۱، ۲۰۸، ۲۱۴، ۲۱۶،۲۲۴، ۲۲۷، ۲۲۴، ۲۲۷، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۵۴، ۲۶۸
۲	حضرت ابراہیمؑ	۱۳۳،۱۴۳،۱۵۱،۱۷۶،۲۲۰،۲۲۱،۲۵۱،۲۵۴
۳	حضرت ابوذرؓ جندبؓ	۳۶
۴	حضرت ابوطالبؑ (عمرانؑ)	۱۰۸، ۱۲۳، ۲۵۱
۵	حضرت ادریسؑ	۲۲۴
۶	حضرت اسحاقؑ	۲۵۱
۷	حضرت اسرافیلؑ	۱۹۹، ۲۱۲
۸	حضرت اسماعیلؑ	۶۵، ۱۳۳، ۲۲۱، ۲۵۱
۹	حضرت ایوبؑ	۱۸۷
۱۰	حضرت جبرائیلؑ	۱۲۹، ۱۴۲، ۱۹۹
۱۱	حضرت امام جعفر الصادقؑ	۱۷۹، ۱۸۰، ۲۳۴
۱۲	حضرت جعفر بن منصور الیمنؒ	۲۱۴
۱۳	حضرت جلال الدّین رومیؒ	۲۳۳، ۲۵۸، ۲۶۴
۱۴	حضرت بی بی حواؑ	۲۲۴
۱۵	حضرت داؤدؑ	۲۸، ۱۱۸، ۱۲۵، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۶۹
۱۶	حضرت ذوالقرنینؑ	۲۷۲، ۲۷۳
۱۷	حضرت امام سلطان محمد شاہؑ	۸۶، ۱۲۰، ۱۹۲، ۲۵۷، ۲۶۲
۱۸	حضرت سلمان فارسیؓ	۲۶۲، ۲۶۳
۱۹	حضرت سلیمانؑ	۲۱۰، ۲۱۱

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبرشمار	اسم	صفحہ نمبر
۲۰	حضرت پیر شمسؒ	۲۵۸، ۲۶۴
۲۱	حضرت شمس تبریزؒ	۲۶۴
۲۲	حضرت شموئیلؑ	۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۵
۲۳	حضرت شیثؑ	۲۱۷
۲۴	حضرت پیر صدر الدّینؒ	۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۳، ۲۶۴
۲۵	حضرت طالوتؑ	۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۵
۲۶	حضرت عبداللہؑ	۱۲۳
۲۷	حضرت عبدالمطلبؑ	۶۳، ۱۲۳
۲۸	حضرت عزرائیلؑ	۶۰، ۲۱۸
۲۹	حضرت علیؑ	۳۶، ۶۲، ۸۲، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۲۳، ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۵۸، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۸۵، ۱۹۱، ۲۲۲، ۲۳۴، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۶۲، ۲۶۶، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۲، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۸
۳۰	حضرت عیسیٰؑ	۲۸، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۵۱، ۲۲۴، ۲۵۴، ۲۵۸، ۲۵۹
۳۱	حضرت محمدؐ	۵۶، ۶۲، ۷۸، ۱۰۸، ۱۲۹، ۱۳۳، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۹۱، ۱۹۹، ۱۰۰، ۲۰۰، ۲۳۲، ۲۵۱، ۲۵۴،۲۷۴
۳۲	حضرت امام محمد باقرؑ	۲۴۹
۳۳	حضرت مریمؑ	۲۲۴
۳۴	حضرت موسیٰؑ	۱۶، ۶۴، ۱۵۱، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۷۶، ۱۸۱، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۳۸، ۲۵۴
۳۵	حضرت میکائیلؑ	۱۹۹
۳۶	حضرت حکیم پیر ناصر خسروؒ ق س	۳۹، ۱۵۳، ۲۳۲، ۲۴۲، ۲۵۸
۳۷	حضرت نوحؑ	۱۵۱، ۱۷۶، ۲۲۴، ۲۵۴
۳۸	حضرت ہابیلؑ	۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۸
۳۹	حضرت ھارونؑ	۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۷۶، ۲۰۲، ۲۳۸

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اسمائے کتب

نمبر شمار	کتاب	صفحہ نمبر
۱	اردو جامع انسائیکلوپیڈیا	۴۶
۲	بائبل	۱۴۶
۳	ترجمۂ قرآن از فرمان علی	۱۳۱
۴	توراۃ	۱۸۹
۵	جامع ترمذی	۵۶
۶	حکمتِ تسمیہ اور اسمائے اہلِ بیت	۱۹۲
۷	خزینۂ جواہر	۲۶۵، ۲۶۶
۸	دعائم الاسلام	۱۷، ۲۴، ۱۰۸، ۱۲۸، ۱۷۹، ۲۴۹
۹	دیوانِ اشعار (حکیم پیر ناصر خسرو)	۷۷
۱۰	دیوانِ شمس تبریز	۲۶۴
۱۱	روحانی سائنس کے عجائب وغرائب	۲۰۶
۱۲	روشنائی نامہ	۳۹
۱۳	زبور	۱۲۴، ۱۲۵، ۲۰۵
۱۴	سرائر واسرار النطقاء	۳۶، ۱۲۹، ۱۴۶، ۲۱۶، ۲۴۲
۱۵	صحیح البخاری	۸۸، ۲۷۴، ۲۷۵
۱۶	علمی بہار	۷۱

نمبر شمار	کتاب	صفحہ نمبر
۱۷	عملی تصوّف اور روحانی سائنس	۸۸
۱۸	فیروز اللغات	۵۵
۱۹	قاموس القرآن	۲۳۸
۲۰	کلامِ امامِ مبین	۲۵۷، ۱۵۹، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷
۲۱	کوکبِ دُرّی	۸۲، ۱۲۳، ۱۳۱، ۲۴۶، ۲۶۸، ۲۷۰
۲۲	لغات الحدیث	۶۳
۲۳	مثنویٔ مولانا روم	۲۶۴
۲۴	وجہِ دین	۹۲، ۱۵۳، ۲۷۶
۲۵	ہزار حکمت (تاویلی انسائیکلوپیڈیا)	۶۳

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اصطلاحات

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۱	آتشِ سرد	۴۲
۲	آدمِ زمانؑ	۱۱۲، ۱۱۸، ۱۷۳
۳	آلِ ابراہیمؑ	۲۲، ۲۶، ۶۵، ۱۱۲، ۱۳۳، ۲۵۱
۴	آلِ محمدؐ	۲۲، ۲۶، ۶۵، ۱۱۲، ۱۷۶، ۱۸۰، ۲۰۰، ۲۵۱
۵	ابداع	۲۲۵
۶	اساسؑ	۲۰۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۷، ۲۳۸، ۲۶۶
۷	اساسِ مستقر	۲۵۱
۸	اساسِ مستودع	۲۵۱
۹	اسلامِ مجسّم	۵۶
۱۰	اسمِ اعظم/اسمِ اکبر	۳۲، ۶۰، ۷۷، ۹۱، ۹۲، ۱۰۹، ۱۱۵، ۱۳۸، ۱۴۷، ۱۶۵، ۱۹۱، ۱۹۵، ۲۰۳، ۲۰۸، ۲۱۴، ۲۳۰، ۲۳۶، ۲۳۹، ۲۵۷
۱۱	اسمِ اعظمِ شخصی	۱۶۴
۱۲	اسمِ اعظمِ لفظی	۱۶۴
۱۳	اسماءُالحسنٰی	۲۴۶،۲۴۷
۱۴	امامؑ	۲۲، ۲۸، ۴۶، ۵۱، ۶۵، ۶۹، ۷۴، ۸۶، ۹۱، ۹۲، ۹۴، ۱۰۶، ۱۰۹، ۱۱۶، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۳۴، ۱۴۲، ۱۴۸، ۱۵۲، ۱۷۹، ۱۹۱، ۱۹۲، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۱۰، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۳۰، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۴۲، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۷، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۶، ۲۷۷
۱۵	امامِ آلِ محمدؐ/ ائمۂ آلِ محمدؐ	۴۹، ۵۰، ۵۱، ۶۵، ۷۷، ۷۸، ۸۲، ۹۱، ۹۲، ۱۱۵،

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
		۱۲۸، ۱۵۲، ۱۶۴، ۱۶۷، ۱۷۶، ۱۹۱، ۲۰۶، ۲۰۸، ۲۵۱،۲۶۶
۱۶	امامِ المتّقین	۱۴۲، ۱۶۷، ۱۷۹
۱۷	امامِ النّاس	۱۴۲، ۱۶۷
۱۸	امامِ زمانؑ	۲۲، ۲۹، ۵۵، ۶۸، ۷۷، ۸۳، ۸۶، ۹۱، ۹۲، ۱۰۵، ۱۳۹، ۱۶۴، ۱۶۷، ۱۷۸، ۱۸۴، ۱۹۲، ۲۰۰، ۲۰۹، ۲۲۱، ۲۳۰، ۲۳۲، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۶، ۲۴۹، ۲۶۷
۱۹	امامِ مبینؑ	۴، ۱۳، ۲۱، ۲۵، ۳۰، ۵۳، ۶۹، ۷۰، ۱۱۷، ۱۳۲، ۱۳۸، ۱۷۲، ۱۸۴، ۲۲۴، ۲۴۹، ۲۷۴
۲۰	امامِ مستودع/امامانِ مستودع	۲۰۳، ۲۵۱
۲۱	امامانِ مستقر	۲۵۱
۲۲	امامِ مقیم	۲۵۱
۲۳	امرِ کن	۱۱۶
۲۴	انائے علوی	۱۰۳، ۲۴۹
۲۵	انبعاث	۲۲۵
۲۶	انسانِ لطیف	۲۰۷،۲۴۵
۲۷	انسانِ کامل	۲۳، ۲۸، ۱۴۲، ۱۴۵، ۲۱۲، ۲۴۵
۲۸	بقاباللہ	۱۷۳
۲۹	تسخیرِ کائنات	۳۱، ۸۵، ۱۳۰، ۲۱۱
۳۰	جثۂ ابداعیّہ	۵، ۱۵، ۱۶، ۲۸، ۲۰۲، ۲۰۶، ۲۳۸
۳۱	جدّ	۲۰۰، ۲۱۲
۳۲	جسمِ لطیف/اجسامِ لطیف	۱۱، ۱۶، ۲۸، ۳۴، ۱۸۸، ۲۰۶، ۲۱۰، ۲۳۸، ۲۴۴، ۲۵۲، ۲۵۳
۳۳	جحت/اجنّان	۴۶، ۶۰

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۳۴	حجتِ قائمؑ	۴۶، ۱۵۳
۳۵	حظیرۂ قدس	۳، ۶، ۳۰، ۵۳، ۷۰، ۹۱، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۴۳، ۱۴۶، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۷۲، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۳۰، ۲۳۷، ۲۴۸، ۲۶۸
۳۶	حق الیقین	۱۸۴، ۲۴۸
۳۷	خلافتِ الٰہیہ	۱۲۵، ۲۰۸
۳۸	خلیفۃُ اللہ/خلیفۂ خدا	۲۸، ۳۲، ۲۰۸، ۲۱۴، ۲۱۶، ۲۴۴
۳۹	خیال	۲۰۰
۴۰	داؤدِ زمانؑ	۲۰۶، ۲۱۰
۴۱	دورِ قائمؑ	۳۳، ۲۵۳
۴۲	دورِ قیامت	۴۹، ۵۱، ۲۵۴
۴۳	دینِ مجسّم	۵۶، ۹۴
۴۴	رجوع الی اللہ	۱۸۴
۴۵	روح الارواح	۶۲، ۱۴۲، ۱۵۲، ۲۴۷
۴۶	روحانی سائنس	۲، ۸۰، ۱۱۹، ۲۰۶
۴۷	روحانی سلطنت	۲۶، ۶۵
۴۸	روحانی قیامت	۳۱، ۳۷، ۴۲، ۶۰، ۹۳، ۹۴، ۱۱۴، ۱۱۸، ۱۲۰، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۸، ۱۳۰، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۶۶، ۱۹۵، ۲۱۲، ۲۲۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۶۸، ۲۷۷، ۲۷۸
۴۹	سیر الی اللہ	۳۲، ۱۶۳
۵۰	سیر فی اللہ	۱۶۳
۵۱	شعوری قیامت	۱۴۳
۵۲	صاحبِ جثۂ ابداعیہ	۵، ۱۵
۵۳	صاحبِ صورِ قیامت	۲۷۲

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۵۴	صاحبِ عرش	۶۶
۵۵	صورِ اسرافیل	۱۰۲، ۱۱۸، ۲۱۲، ۲۶۸، ۲۷۲، ۲۷۸
۵۶	صورِ قیامت	۲۴۲
۵۷	عارفانہ موت	۱۹۶، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۵، ۲۳۹، ۲۴۵، ۲۶۸، ۲۷۸
۵۸	عالمِ اصغر	۶۷
۵۹	عالمِ اکبر	۱۹، ۶۷، ۱۳۰، ۱۴۳، ۲۱۸، ۲۳۴
۶۰	عالمِ امر	۳۴، ۳۵، ۱۱۹، ۱۴۶، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۶
۶۱	عالمِ جبروت	۱۹
۶۲	عالمِ خلق	۳۴، ۱۱۹، ۲۵۳، ۲۵۵
۶۳	عالمِ ذرّ	۳۴، ۱۱۸، ۱۴۶، ۲۱۲، ۲۶۹، ۲۷۸
۶۴	عالمِ سفلی	۹۲، ۱۱۹، ۱۳۲
۶۵	عالمِ شخصی/عوالمِ شخصی	۳، ۷، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۴، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۴۴، ۶۷، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۸۳، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۱۰، ۱۱۴، ۱۱۶، ۱۱۸، ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۴۳، ۱۴۵، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۶۲، ۱۶۶، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۹۷، ۲۰۴، ۲۰۸، ۲۱۰، ۲۱۲، ۲۱۶، ۲۱۸، ۲۲۱، ۲۲۴، ۲۲۸، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۵، ۲۵۳، ۲۵۶، ۲۶۶، ۲۶۹، ۲۷۳
۶۶	عالمِ علوی/ عالمِ بالا	۹۲، ۱۰۹، ۱۱۹، ۱۳۲، ۲۴۰، ۲۵۵
۶۷	عالمِ لاہوت	۱۹
۶۸	عالمِ ملکوت	۸، ۱۹
۶۹	عالمِ ناسوت	۱۹
۷۰	عالمِ نفسی	۲۶۸

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبرشمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۷۱	عالمِ وحدت	۳۰، ۸۰، ۹۲، ۱۲۱، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۷۲، ۱۹۷، ۲۲۴، ۲۳۰
۷۲	عرش/عرشِ اعلیٰ	۶۲، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۱۰۹، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۷۲، ۱۷۵، ۱۸۳، ۱۸۴، ۲۷۴
۷۳	عقلِ کُلّ/عقلِ کُلّی	۶۲، ۹۶، ۱۲۳، ۱۷۲، ۲۲۷، ۲۴۷، ۲۷۴
۷۴	علم الیقین	۵۵، ۷۹، ۱۲۶، ۱۶۰، ۱۹۱، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۴۲، ۲۴۸، ۲۶۷، ۲۷۱
۷۵	علمِ تاویل	۱۲۰
۷۶	علمِ قیامت	۱۲۰
۷۷	علمِ لدنی	۱۷۸
۷۸	علیٔ زمانؑ	۲۷۰
۷۹	عیال اللہ	۱۶۷
۸۰	عین الیقین	۳۳، ۱۳۰، ۲۰۴، ۲۴۲، ۲۴۸، ۲۶۷، ۲۷۱
۸۱	غیر شعوری قیامت	۱۴۳
۸۲	فتح	۲۰۰
۸۳	فنافی اللہ	۶۶، ۱۶۹، ۱۷۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۵۹
۸۴	فنافی الامامؑ	۲۳، ۶۹، ۱۱۰، ۱۲۲
۸۵	قائمِ آلِ محمد	۵۶
۸۶	حضرتِ قائمؑ/قائم القیامت	۳۳، ۴۶، ۱۵۱، ۱۵۳، ۲۵۴
۸۷	قرآنِ ناطق/کتابِ ناطق	۵۳، ۶۰، ۷۶، ۲۷۲
۸۸	قرآنی بہشت	۵۴
۸۹	قرآنی سائنس	۲
۹۰	قلم/قلمِ اعلیٰ/قلمِ الٰہی	۲۰، ۵۳، ۶۰، ۶۲، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۷۲، ۱۹۹، ۲۲۹، ۲۴۰، ۲۴۷، ۲۷۴،

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۹۱	قوتِ عزرائیلیہ	۲۱۸
۹۲	کائناتِ اصغر	۳
۹۳	کائناتی بہشت	۱۹
۹۴	کتابِ مبین	۷۶، ۱۱۰، ۱۶۲، ۱۶۳، ۲۰۹، ۲۳۴
۹۵	کتابِ مکنون	۵۳، ۶۰، ۶۶، ۱۱۷، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۳۲، ۱۴۳، ۱۹۷، ۲۲۲، ۲۲۵، ۲۲۸، ۲۳۰
۹۶	کُرسی	۶۲، ۱۷۲، ۲۴۷، ۲۷۴
۹۷	کلماتِ تامّات	۲۵۲
۹۸	کلمۂ باری	۲۰، ۱۳۲، ۲۵۲
۹۹	کلمۂ تامّۂ امرِ کُلّ	۱۴۸
۱۰۰	کلمۂ تقویٰ	۶۰
۱۰۱	کلمۂ کُن	۵۳، ۱۳۲
۱۰۲	گریہ وزاری	۸۶، ۱۴۷، ۱۵۴، ۲۰۴، ۲۱۳
۱۰۳	گوہرِ عقل	۹۱
۱۰۴	لشکرِ اسرافیلی	۱۹۲، ۲۷۹
۱۰۵	لوح/لوحِ محفوظ	۵۳، ۶۰، ۶۲، ۷۰، ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۷۲، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۴۰، ۲۴۷، ۲۷۱، ۲۷۴
۱۰۶	مجمع البحرین	۱۷۲
۱۰۷	مستجیب	۱۴۶
۱۰۸	ملکی قلعہ	۸
۱۰۹	منزلِ اسرافیلی	۲۶۸
۱۱۰	منزلِ عزرائیلی	۲۶۸
۱۱۱	ناطق	۲۲۷، ۲۳۸، ۲۵۴

نمبر شمار	اصطلاح	صفحہ نمبر
۱۱۲	نفسِ امّارہ	۱۴۷، ۱۵۶
۱۱۳	نفسِ کُلّ / نفسِ کُلّی	۶۰، ۶۲، ۹۶، ۱۲۳، ۱۷۲، ۲۲۷، ۲۴۰، ۲۴۷، ۲۷۴، ۲۷۶
۱۱۴	نفسِ واحدہ	۳۰، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۵۲، ۲۲۵، ۲۴۲، ۲۴۴، ۲۴۵
۱۱۵	نفسانی موت/موتِ نفسانی	۵، ۱۴، ۱۱۴، ۱۲۶، ۱۹۰، ۱۹۱
۱۱۶	نورٌ علیٰ نور	۱۱۲، ۱۶۱، ۲۳۶، ۲۴۷
۱۱۷	نورِ عرش	۲۴۷، ۲۷۴
۱۱۸	نورِ علی	۶۰، ۶۲، ۱۲۳، ۱۷۲، ۲۰۰، ۲۴۰، ۲۷۴
۱۱۹	نورِ قرآن	۹
۱۲۰	نورِ مجسّم	۵، ۶، ۲۸، ۵۶، ۷۶، ۹۲، ۱۴۷، ۲۴۰
۱۲۱	نورِ محمدی	۶۰، ۶۲، ۱۲۳، ۱۳۴، ۱۷۲، ۲۰۰، ۲۴۰، ۲۴۷، ۲۷۴
۱۲۲	نورِ منزّل	۲۲۵
۱۲۳	نورِ ہدایت	۶۹، ۷۷، ۷۸، ۱۶۲، ۲۳۲، ۲۳۶
۱۲۴	نورانی مووی/نورانی موویز	۵۳، ۱۲۶
۱۲۵	نورانی ہدایت	۱۹۳
۱۲۶	واصل باللہ	۱۲۴
۱۲۷	وجہُ اللّٰہ	۳۶، ۱۱۶، ۲۲۲، ۲۷۰
۱۲۸	وحدتِ مجسّم	۲۸
۱۲۹	ولیِّ امر	۶۶
۱۳۰	یاجوج وماجوج	۲۶۹، ۲۷۸
۱۳۱	یک حقیقت/مونوریالٹی	۶، ۱۵۲، ۲۲۴، ۲۵۳
۱۳۲	یو۔ایف۔اوز	۵، ۴۲، ۴۳

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فہرستِ تصانیف وتراجم

پروفیسر ڈاکٹر علاّمہ نصیر الدّین نصیؔر ہونزائی (ایس۔آئی)

نمبر شمار	کتاب
	اردو تصانیف
۱	آٹھ سوال کے جواب
۲	اسمٰعیلی اصطلاحات
۳	المجالس المغربیہ ☆
۴	امام شناسی (حصّہ اوّل)
۵	امام شناسی (حصّہ دوم)
۶	امام شناسی (حصّہ سوم)
۷	ایثار نامہ
۸	تجرباتِ روحانی
۹	تجلّیاتِ حکمت
۱۰	تحفۂ لازوال برائے لٹل اینجلز اور ہائی ایجوکیٹرز ☆
۱۱	ثبوتِ امامت
۱۲	جماعت خانہ (حصّہ اوّل)
۱۳	جماعت خانہ (حصّہ دوم)
۱۴	جنگ خصوصی انٹرویو
۱۵	جواہرِ حقائق
۱۶	چالیس سوال
۱۷	چراغِ روشن اور حکیم پیر ناصر خسروؒ ق س ایک علمی کائنات
۱۸	چہل حکمتِ جہاد
۱۹	چہل حکمتِ شکرگزاری
۲۰	چہلِ کلید
۲۱	حروفِ مقطّعات ☆
۲۲	حظیرۃُ القدس عالمِ شخصی کی بہشت
۲۳	حقائقِ عالیہ
۲۴	حقیقی دیدار
۲۵	حکمتِ تسمیہ اور اسمائے اہلِ بیت
۲۶	حکیم پیر ناصر خسروؒ ق س اور روحانیت
۲۷	درختِ طوبیٰ ☆
۲۸	دُعا مغزِ عبادت

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبرشمار	کتاب
۲۹	دیوانِ نصیری (اردو)
۳۰	ذکرِ الٰہی
۳۱	رموزِ روحانی
۳۲	روح کیا ہے؟
۳۳	روحانی سائنس کے عجائب وغرائب
۳۴	زبورِ عاشقین
۳۵	زبورِ قیامت ☆
۳۶	ساٹھ سوال
۳۷	سپاسنامہ
۳۸	سراج القلوب
۳۹	سلسلۂ نورِ امامت
۴۰	سلسلۂ نور" علیٰ نور
۴۱	سوسوال (حصّۂ اوّل)
۴۲	سوسوال (حصّۂ دوم)
۴۳	سوسوال (حصّۂ سوم)
۴۴	سوسوال (حصّۂ چہارم)
۴۵	سوغاتِ دانش
۴۶	شہدِ بہشت
۴۷	صنادیقِ جواہر (حصّۂ اوّل)
۴۸	صنادیقِ جواہر (حصّۂ دوم)
۴۹	صنادیقِ جواہر (حصّۂ سوم)
۵۰	عشقِ حقیقی ☆
۵۱	عشقِ سماوی
۵۲	عطرافشان
۵۳	علم کی سیڑھی
۵۴	علم کے موتی
۵۵	علمی بہار (درسِ مکرّر)
۵۶	علمی خزانہ (حصّۂ اوّل)
۵۷	علمی خزانہ (حصّۂ دوم)
۵۸	علمی خزانہ (حصّۂ سوم)
۵۹	علمی خزانہ (حصّۂ چہارم)
۶۰	علمی خزانہ (حصّۂ پنجم)
۶۱	عملی تصوّف اور روحانی سائنس
۶۲	قانونِ کُلّ
۶۳	قائم شناسی (حصّۂ اوّل) ☆
۶۴	قائم شناسی (حصّۂ دوم) ☆
۶۵	قائم شناسی (حصّۂ سوم) ☆
۶۶	قرآن اور روحانیت

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	کتاب
٦٧	قرآن اور نورِ امامت
٦٨	قرآنِ پاک اسمِ اعظم میں
٦٩	قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت (حصّۂ اوّل)
٧٠	قرآنِ حکیم اور عالمِ انسانیت (حصّۂ دوم)
٧١	قرآنی سائنس (حصّۂ اوّل)
٧٢	قرآنی سائنس (حصّۂ دوم)
٧٣	قرآنی سائنس (حصّۂ سوم)☆
٧٤	قرآنی سائنس (حصّۂ چہارم)☆
٧٥	قرآنی علم و حکمت کے جواہر☆
٧٦	قرآنی مینار
٧٧	قرۃ العین
٧٨	قوانینِ قرآن
٧٩	کارنامۂ زرّین (حصّۂ اوّل)
٨٠	کارنامۂ زرّین (حصّۂ دوم)
٨١	کارنامۂ زرّین (حصّۂ سوم)
٨٢	کارنامۂ زرّین (حصّۂ چہارم)☆
٨٣	کتابُ العلاج (قرآنی علاج)
٨٤	کتابُ العلاج (علمی علاج)
٨٥	کتابُ العلاج (روحانی علاج)
٨٦	کنوز الاسرار
٨٧	کوزۂ کوثر
٨٨	گلہائے بہشت
٨٩	گنجِ گرانمایہ
٩٠	لُبِّ لُباب
٩١	لعل و گوہر
٩٢	مطالعۂ روحانیت و خواب
٩٣	معراجِ روح
٩٤	معرفت کے موتی (حصّۂ اوّل)
٩٥	معرفت کے موتی (حصّۂ دوم)
٩٦	مفتاح الحکمت
٩٧	مفید انٹرویو
٩٨	مناجاتِ علمی
٩٩	منصوبۂ کارنامہ
١٠٠	میزان الحقائق
١٠١	میوۂ بہشت
١٠٢	نقوشِ حکمت
١٠٣	ولایت نامہ
١٠٤	ہزار حکمت (تاویلی انسائیکلوپیڈیا)

ISW
IS
Institute for
Spiritual Wisdom
and
Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	کتاب
۱۰۵	ہشت بہشت ☆
۱۰۶	ہفت دریائے نورانیت ☆
۱۰۷	یا علیؑ مدد

بُروشسکی تصانیف

نمبر شمار	کتاب
۱۰۸	اَسقُرکےٹ بسی
۱۰۹	اِنائے بُروشسکی
۱۱۰	بُروشسکی اُردو ڈکشنری ☆
۱۱۱	بُروشسکی بُرجونِٹ
۱۱۲	بُروشسکی جواہر پارے
۱۱۳	بُروشو بَرکس
۱۱۴	بہشتے اَسقُرک
۱۱۵	دیکرَن
۱۱۶	دیوانِ نصیری
۱۱۷	سوینۓ برِک
۱۱۸	شِموال بوق
۱۱۹	نغمۂ اسرافیلی

فارسی تصانیف

نمبر شمار	کتاب
۱۲۰	آئینۂ جمال
۱۲۱	جواہرِ معارف

تراجم

نمبر شمار	کتاب
۱۲۲	پیر پندیاتِ جوانمردی
۱۲۳	تجہیز و تکفین
۱۲۴	شرافت نامہ
۱۲۵	فصولِ پاک
۱۲۶	کتابُ الولایہ
۱۲۷	گلدستہ ای از گلزارِ مولوی معنوی
۱۲۸	گلشنِ خودی
۱۲۹	مطلوب المومنین
۱۳۰	نورِ ایقان
۱۳۱	نورِ عرفان
۱۳۲	وجہِ دین (حصّہ اوّل)
۱۳۳	وجہِ دین (حصّہ دوم)
۱۳۴	وجہِ دین منتخب

☆ غیر مطبوعہ

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

www.monoreality.org

ISBN 190344040-8

9781903440407